بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

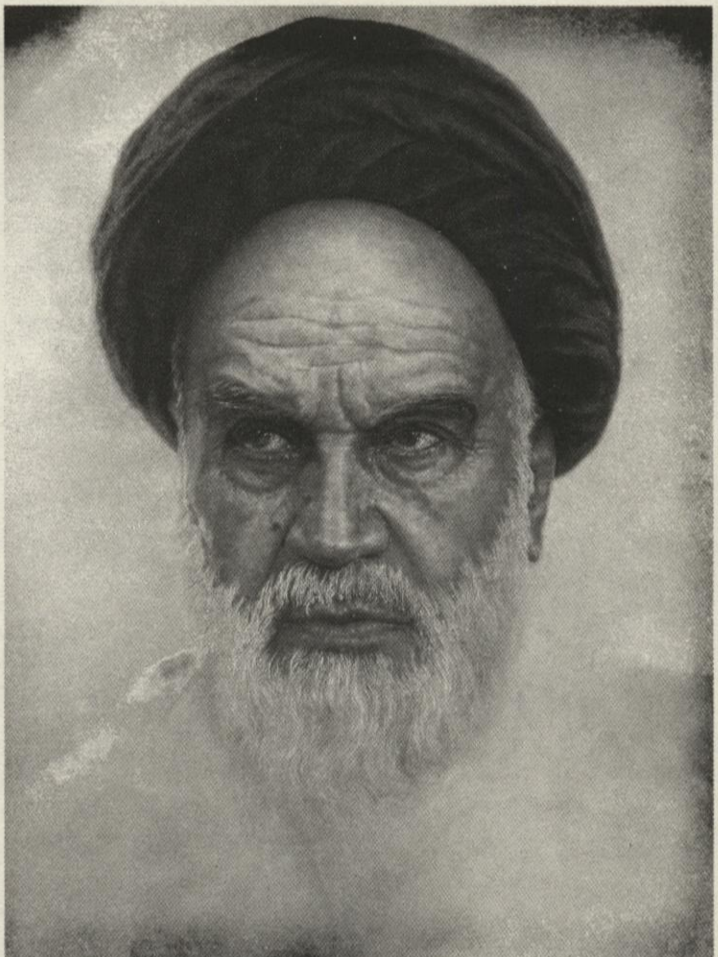

حج

اجتماعی اور سیاسی عبادت

حضرت امام خمینی قدس سرہ

موسسۂ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ :- امورِ بین الملل

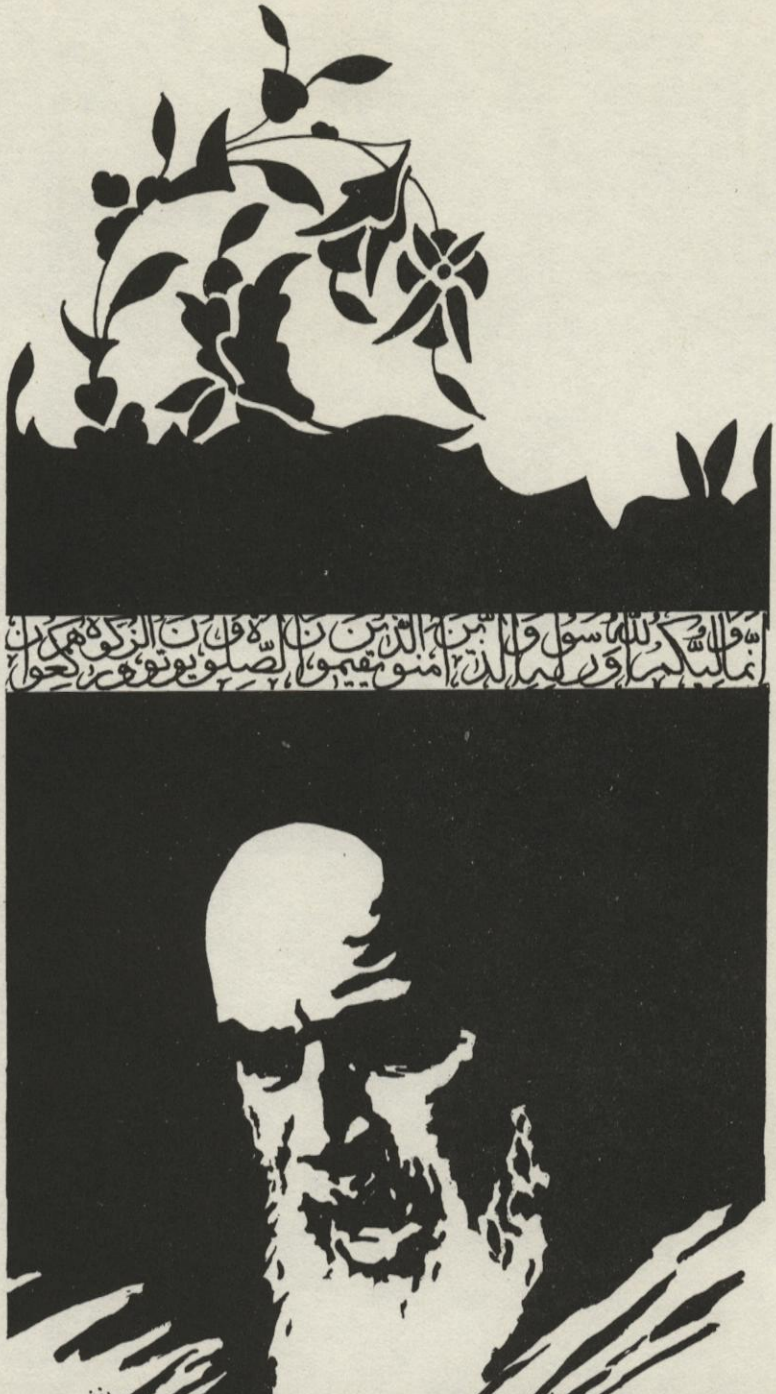
انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون
افشاری ـ ۷۳

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : حج اجتماعی اور سیاسی عبادت
از : حضرت امام خمینی قدس سرہٗ
ناشر : موسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینی قدس سرہ
(امورِ بین الملل)
تاریخِ اشاعت : شوال سنہ ۱۴۱۴ھ
تعداد :
قیمت : ۵۰ روپے غیر مجلّد : ۶۰ روپے مجلّد

اسلامی اجتماعات ہم بستگی و اخوت کا مظہر ہیں ۶۴
حج دُنیا میں بے نظیر عظیم کانفرنس ہے ۶۶
کوئی حکومت ایسی عظیم کانفرنس منعقد نہیں کر سکتی ۶۷
مسائل اسلام کے حل کے لئے یہ اجتماع واجب قرار دیا گیا ہے ۶۸
حج مسلمانوں کا اجتماع عام ہے ۷۰
اسلامی اقوام کی باہمی شناسائی کے لئے حج بہترین موقع ہے ۷۲

فصلِ پنجم: سیاسی مسائل پر غور و خوض کا مقام ۷۵

اسلام ۔ دینِ سیاست ۷۷
حج ۔ ایک سیاسی اجتماع ۷۸
حج کو مظلوموں کی پکار کا جواب دہ ہونا چاہیئے ۷۹
حج کے موقع پر سیاسی امور منظم طور پر انجام ہوں ۸۱
مظلوموں کی فریاد کی راہ میں حکومتیں حائل ہیں ۸۲
حج کے عظیم مقاصد میں سے ایک اُس کا سیاسی پہلو ہے ۸۳
حج ہماری نہیں اسلام کی سیاست ہے ۸۶
بڑی طاقتوں سے نجات کا ذریعہ اتحاد ہے ۸۸
مسلمانو! اسلام کی مدد کو پہنچو ۸۹

فصلِ ششم: حج و برائت ۹۳

حج میں مشرکین سے برائت حاصل کرنا عبادت ہے ۹۵
مشاہدہ مشرفہ میں برائت کرنا حاجی کی ذمہ داری ہے ۹۶
بُرائی کا جواب بُرائی سے نہ دیں ۹۷
مشرکین سے برائت الٰہی فریضہ ہے ۹۸

براءت از مشرکین میں سب شریک ہیں ۹۹
براءت از مشرکین۔ ہر دور میں ۱۰۱
براءت ۔ حج کا ایک توحیدی رکن ۱۰۲
براءت ۔ کفر و شرک سے اعلانِ جنگ ۱۰۳
امریکہ کی فرعونیّت سے براءت ۱۰۴
محروموں کی فریادِ براءت ۱۰۵
اعلانِ براءت ۔ اسلامی قوّتوں کے اجتماع کا ذریعہ ۱۰۹

فصل ہفتم: حج مقام انقلاب ۱۱۱

بڑے بتوں کو توڑنے کی تیاری ۱۱۳
حج مسلمانوں کے مفاد کے لئے قیام ۱۱۵
اسلامی ممالک سے شیاطین کے ہاتھ کاٹ دیں ۱۱۹
حج مسلمانوں کی بیداری اور اتحاد کا موقع ہے ۱۲۱
ہر بت کو توڑ دو ۱۲۲
سب کو بابائے توحید کی پیروی کرنی چاہیئے ۱۲۴
بیت اللہ الحرام قیام کے لئے ہے ۱۲۵
عالمِ کفر سے ربط ۔ اور ۔ کفر ۱۲۶
براءت ۔ اور فلسطین کی بیداری ۱۲۸

فصل ہشتم: سعودی حکمران اور حج ۱۳۱

ایرانیوں کے ساتھ حج پر سلوک ۱۳۳
امام خمینی رحمت اللہ علیہ کا شاہ خالد کا جواب ۱۳۳
حکومتِ حجاز کو ایرانی حجاج کو روکنے کا حق نہیں ۱۳۶

خدا و رسولؐ کے مہمانوں کو آزار نہ پہونچائیں ۱۳۸
سعودی حکمران، خدا کے مہمانوں کی میزبانی کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے ۱۳۹
واقعہ مکّہ سے رسولؐ اللہ کا دل ٹوٹ گیا ہے ۱۴۱
حجاز میں بہنے والے خون کو فراموش نہیں کر سکتے ۱۴۴
سانحہ حجاز سے مقدّس مقام کا احترام پامال ہوا ۱۴۶
حرم امن الٰہی کی تاریخی بے احترامی ۱۴۸
آلِ سعود نے جہانِ اسلام کو خون میں لت پت کیا ۱۴۹
اسلامی ممالک کی افواج حج سے لاتعلق رہیں؟ ۱۵۱
زائرین خانۂ خدا کا قتل، اسلامِ حقیقی کو روکنے کی سازش ۱۵۲

فصل نہم: **حج اور مسلمانوں کی بیداری** ۱۵۵

خانہ خدا سارے عالم کا گھر ہے ۱۵۷
حجاج وحدت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں ۱۵۸
مغرب سے دوری۔ اسلامی ثقافت پر اعتماد ۱۶۰
عصرِ حاضر میں علما اپنے عظیم کردار سے غافل نہ رہیں ۱۶۲
حج۔ مرکزِ معارف اسلامی ۱۶۵
حج کے دورانِ اسلامی جمہوریہ کے نورانی چہرے کو روشن کریں ۱۶۶
دشمنوں کی ناپاک سازش کو ناکام بنا دیں ۱۷۰
علمائے مذاہب جمع ہو کر اسلام کے مفادات کے بارے میں سوچیں ۱۷۱
علما حضرات عوام کو مسائلِ حج سکھائیں ۱۷۳
فصل دہم: **مختصر اقوال** ۱۷۷
برائت از مشرکین ۱۷۹
حج کے سیاسی پہلو ۱۸۳
اعمالِ حج کا فلسفہ ۱۸۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغازِ سخن

بجا طور پر منشائے ایزدی سے اس کا نام "روح اللہ" رکھا گیا۔ وہ اسلام کے نیم مُردہ جسم میں روح بن کر دوڑ گیا۔ اُس نے واقعاً احیائے اسلام کا کام یوں کیا کہ ہر سُننے، دیکھنے اور محسوس کرنے والے کی سماعت، بصارت اور احساس نے اس کی گواہی دی۔

اسلام کے احکام میں فقہا کی بصارت تو ضرور کچھ نہ کچھ باقی تھی لیکن اُس کے پیچھے اُن کے مقاصد کی بصیرت بہت حد تک عنقا تھی۔ جہاد، صبر، ایثار، شہادت جیسے الفاظ تو باقی تھے لیکن اُن کے اندر جیسے دِل کو دھڑکانے والی تاثیر نہیں رہ گئی تھی۔ ایسے میں "روح اللہ" نے قیام کیا۔ معلمین احکام کو بصارت کے ساتھ بصیرت عطا کی اور مفاہیم انسانی و اسلامی کے مبلغین کو دھڑکن عطا کر کے پھر سے زندہ کر دیا۔ (ہاں یہ حیاتِ تازہ عطا کرنے والے امام خمینیؒ ہیں)۔

انہی احکام اور مفاہیم میں سے "حج" بھی ہے۔ انھوں نے دیکھا کہ بے کیف سے ارادے ہیں، بے دَم سے سفر ہیں، بے جان سا طواف ہے، بے ہدف سے اجتماع ہیں اور شیطان کے لئے بے ضرر سی کنکریاں ہیں۔ تو وہ تڑپ اُٹھے، بے قرار ہو گئے، اُن کی زبان گویا ہوئی اور توانا قلم حرکت میں آگیا۔ انھوں نے اس الٰہی حکم کے مقاصد بیان کرنا شروع کئے۔ انھوں نے حج کو عظیم اسلامی کانفرنس قرار دیا۔ انھوں نے اس کی بے مقصدیت کو ختم کر کے اسے بامقصد بنانے کی دعوت دی، اس کا طریقہ بھی بتایا اور ماننے والوں کو اقدام کا حکم بھی دیا۔

اس سلسلے میں مختلف مواقع پر تحریر و تقریر کے ذریعے حضرت امامؒ نے جو کچھ سپرد قرطاس کیا یا صدائے حق رسا کے ذریعے حوالۂ فضا کیا اُسے موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ نے یکجا کرکے اور مختلف ذیلی عناوین میں تقسیم کر کے الگ سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ فیصلہ ایک قدم آگے بڑھا تو عصر حاضر کی مختلف زندہ زبانوں میں اس کے ترجمے کے مرحلے تک آن پہونچا۔ اُردو میں اس کا یہ ترجمہ بھی اسی مبارک فیصلے کا ثمر پُر بار ہے تاکہ اردو سمجھنے والی بحر آسا عظیم مسلم آبادی تک اسلامِ حقیقی کے ترجمان کے ان تحرک بخش کلمات کی بلاواسطہ رسائی ہو سکے۔

یہ ترجمہ قارئینِ کرام کے حضور موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ "امور بین الملل" کے شعبے کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے۔ اسے بہتر سے بہتر بنانے کے لئے قارئین کی مثبت تنقید ہمارے لئے یقیناً مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ادارہ مترجمین اور دیگر معاونین کی زحمت کا شکر گزار ہے۔

موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ، امور بین الملل

حج کیا ہے

فصل اوّل

حقیقتِ حج کی شناخت ۔ استقلال کا باعث

مشرقی ممالک، اسلامی ممالک جب تک اسلام کو پا نہیں لیتے باعزت زندگی نہیں گزار سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی جستجو کریں۔ اسلام ان سے دور ہو گیا ہے۔ ہم آج نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے؟ مغرب والوں اور ان ظالموں نے ہمارے ذہن غلط افکار سے اس قدر بھر دیئے ہیں کہ ہم نے اسلام کو گنوا دیا ہے۔ جب تک اسلام کو نہیں پا لیتے اصلاح ناممکن ہے۔ اُس مرکز یعنی کعبۂ معظمہ کہ جہاں ہر سال مسلمان جمع ہوتے ہیں، سے لے کر اسلامی ممالک کے آخر تک اسلام کا نام و نشان نہیں ملتا۔ وہ نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان مکہ معظمہ میں کہ جو ایسا مقام ہے کہ جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کے روحانی اجتماع کے لئے مرکز قرار دیا ہے۔ جمع تو ہوتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ وہ اس سے اسلامی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اس سیاسی مرکز کو ایسے امور میں تبدیل کر دیا ہے کہ جن کے سبب مسلمانوں کے تمام مسائل غفلت کا شکار ہو گئے ہیں۔

اسلام کو تلاش کرنا چاہیئے۔ مسلمان اگر حقیقتِ حج کو درک کر لیں، اسلام کی طرف سے حج میں جو سیاست اختیار کی گئی ہے۔ صرف اسی کو درک کر لیں تو حصولِ استقلال کے

لئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہم نے اسلام کو کھودیا ہے۔ وہ اسلام جو ہمارے پاس ہے اسے سیاست سے بالکل جُدا کر دیا گیا ہے۔ اس کا سر کاٹ دیا گیا ہے وہ چیز کہ جو مقصود اصلی تھی اس سے کاٹ کر جُدا کر دی گئی ہے اور بچا کھچا اسلام ہمیں تھما دیا گیا ہے۔ ہم سب کو یہ دن دیکھنا پڑ رہے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ راز اسلام کیا ہے۔ ہم سب مسلمان جب تک اسلام کو درک نہیں کر لیتے اپنی عظمت اور وقار حاصل نہیں کر سکتے۔

عظمتِ اسلام، آغاز اسلام میں تھی کہ جب ایک چھوٹی سی جماعت نے دو سپر طاقتوں کو ختم کر دیا تھا۔ وہ عظمتِ اسلام، کشور کشائی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ تعمیر انسانیت کی وجہ سے تھی۔ یہ خیال ہے، اشتباہ ہے کہ اسلام کشور کشائی کے لئے ہے۔ اسلام کشور کشائی نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمام ممالک کے لوگ انسان بن جائیں۔ اسلام خواہش مند ہے کہ جو انسان نہیں وہ انسان بن جائیں۔ ایک جنگ میں کچھ لوگوں کو قیدی بنایا گیا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ انھیں (مسلمانوں نے) باندھ رکھا تھا۔ انھیں رسول اللہؐ کے سامنے لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: "دیکھو مجھے چاہیئے کہ میں ان لوگوں کو زنجیروں کے ساتھ جنّت میں لے جاؤں"۔ اسلام معاشرے کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اگر اس نے تلوار استعمال کی ہے تو وہ صرف اس لئے کہ جو لوگ فاسد ہیں اور انھیں چاہیئے کہ معاشروں کی اصلاح ہو، انھیں ختم کیا جائے تاکہ دوسروں کی اصلاح ہو جائے۔ [1]

مسلمانوں کی حقائق اسلام سے بے خبری

ہم ایک ایسے دن اس غریب خانے میں مجتمع ہیں کہ جب تمام اسلامی ممالک سے مسلمانوں کا ایک جمّ غفیر مکّہ معظمہ میں جمع ہے۔ یہ ایک دینی اور سیاسی اجتماع ہے۔ اسلام ایک عبادی اور سیاسی دین ہے کہ جس کے سیاسی امور میں عبادت داخل ہے اور عبادی امور میں سیاست داخل ہے۔

یہ اجتماع کہ جسے اسلام نے مسلمانوں کی سہولت کے لئے مہیّا کیا ہے، ہر سال میں ایک مرتبہ اس کا انعقاد واجب ہے۔ یہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا گیا ہے کہ جو مکّہ معظمہ

اور مقاماتِ مقدسہ میں جمع ہونے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کے لئے اگرچہ وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں مُستحب قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عبادتِ الٰہی کو بجالائیں۔ ان اجتماعات کا اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمان مل کر ایک ایسی فضا میں کہ جہاں تکلفات نہ ہوں، جہاں پر شخصی اور انفرادی پہلوؤں کو نظرانداز کر کے ایک کفن اور دو مختصر چادروں کے ساتھ ان مقامات پر حاضر ہوں اور اہم بات یہ ہے کہ مسلم ممالک میں جو حوادث اور واقعات سال بھر میں رونما ہوتے ہیں۔ انھیں ایک دوسرے تک پہونچائیں، مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے فکر کریں۔ حجاز میں لاکھوں کا عظیم اسلامی اجتماع اسی مقصد کی خاطر ہے۔ جبکہ یہ عبادت بھی ہے۔ افسوس ہم مسلمان کہ جو اسلام اور اسلامی حقائق سے دور ہو گئے ہیں۔ اصلاً اس کی فکر نہیں کرتے کہ سب سے پہلے یہ کہ جو لوگ حج پر جا سکتے ہیں، وہ جائیں اور خانۂ خدا کی زیارت سے مشرف ہوں وہ لوگ جو صاحبانِ فکر و دانش، مصنفین، روشن فکر اور عالم ہیں، اس فضا میں اکھٹے ہوں، ساری دُنیا کے مسلمانوں کی مشکلات کا جائزہ لیں اور جو کچھ حل کر سکتے ہیں، حل کریں۔

اب صرف عام لوگ ہی حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہیں، حکومتوں کے ذمّہ دار افراد اور بزرگانِ قوم کہ جو موثر شخصیات ہیں اور وہاں پر جمع ہو کر، اسلام و مسلمین کے سیاسی و اجتماعی مسائل کا جائزہ لے سکتے ہیں، افسوس کہ وہ اس بات سے غافل ہیں۔ وہاں پر مشکلات کا جائزہ لینے کے بجائے اس میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے مسائل بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ انھوں نے قرآن کریم کو طاقِ نسیان کر دیا ہے۔ وہ دوسروں کے زیرِ پرچم چلے گئے ہیں۔ ہم مسلمان اگر قرآن کریم کی صرف اس ایک آیت "**واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا**" پر عمل پیرا ہوں تو تمام سیاسی اجتماعی، اقتصادی اور دیگر مشکلات کسی غیر کی مدد کے بغیر، رفع ہو سکتی ہیں۔ [۲]

ایّامِ حج کی آمد ہے۔ یہ عظیم عبادی، سیاسی اور اجتماعی فریضہ بڑی عبادات میں اہم خصوصیات کا حامل ہے اور خداوندِ تبارک و تعالیٰ نے دنیا کے مسلمانوں کو خاص شرائط کے ساتھ اس کی دعوت دی ہے تاکہ اس عظیم فریضے کو بجالاتے ہوئے ان امور سے کہ جو مسلم ممالک میں اجتماعی اور سیاسی حوالوں سے رونما ہوتے ہیں، باخبر ہوں۔ مشکلات کے بارے میں ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کریں اور حتیٰ الامکان انھیں حل کرنے کی کوشش کریں۔

افسوس: اکثر مسلمانوں نے غلط پالیسیوں، بعض عناصر کی غلط فہمیوں، بعض مفاد پرست ایجنٹوں کی چالبازیوں کی بنا پر اس عبادت کا سیاسی پہلو فراموش کر دیا۔

میں جناب عالی (حجۃ الاسلام موسوی خوئینی ہا) کو اپنے نمائندے کے طور پر محترم ایرانی حجاج کا سرپرست مقرر کرتا ہوں تاکہ آپ اپنی خاص سیاسی بصیرت کہ جس کے آپ حامل ہیں، کے ساتھ مختلف پہلوؤں پر محیط حجاج کے امور انجام دیں۔ اس عظیم الٰہی سنّت کو زندہ کرنے کے لئے اپنی تقریروں کے ذریعے اور دینی مراسم میں مسلمانوں کو اتحاد اور وحدتِ کلمہ کی طرف دعوت دیں۔ پیارے لبنان، مجاہد ایران اور مظلوم افغانستان میں ستمگروں اور ظالموں کی طرف سے جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں اُن سے انھیں آگاہ کریں۔ بین الاقوامی لٹیروں اور مجرموں کے مقابلے کے لئے تمام ممالک کے حجاجِ محترم کو اُن کی ذمّہ داریوں سے مطلع کریں۔ ۳

حج اور دنیا کے مستضعفین

حج کی حقیقت یہ ہے کہ آپ وہاں جائیں اور لوگوں کا دردِ دل سُنیں۔ دیکھیں کہ فقراء کس حالت میں ہیں۔ آپ بھی ویسی ہی حالت بنائیں۔ دُنیا کے مفلسوں کو دیکھیں اور پھر آپ بھی ان کے رنگ میں رنگے جائیں۔

لوگ اگر یہ توقع کریں کہ اب جبکہ ہم حج پر جارہے ہیں تو ہمارے لئے ایسی سہولتیں ہونی چاہیئں کہ جو ہمیں اپنے گھروں میں بھی میسر نہیں، تو یہ حج نہیں ہوسکتا۔ وہ حج کہ جسے خدائے تبارک وتعالیٰ نے بندوں پر واجب قرار دیا ہے یہ ہے کہ آپ جائیں اور لوگوں کی گزر وبسر کا جائزہ لیں۔ جس زمانے میں ہم گئے تھے اس وقت حجاز میں رہنے والوں کو ہم نے کسی حد تک دیکھا تھا۔ حاجی وہ حالات اب نہیں دیکھ سکتے۔ اس زمانے میں کہ جب ہم بس کے ذریعے مکہ ومدینہ کے درمیان سے گزرتے تھے۔ اس لق و دق بے آب وگیاہ، وسیع صحرا میں جہاں بھی گاڑی کھڑی ہوتی تھی، جھاڑیوں سے ایسے بچے جن کے تن پر لباس نہیں ہوتا تھا۔ ایسی عورتیں کہ جن کے پاس سوائے جسم ڈھانپنے کے، کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اور ایسے مرد کہ جن کی حالت انسان بیان نہیں کرسکتا وہ آتے تھے اور لوگوں سے بھیک مانگتے تھے۔ انسان کو چاہیئے کہ ان کی طرف نظر کرے، یہ

دیکھنے کے بعد پھر توقع کرے کہ اب جبکہ ہم حج پہ جارہے ہیں، کارواں جارہے ہیں اور معلوم نہیں کہ کس کس کے ساتھ جارہے ہیں، وہاں ہر چیز ہمارے لئے آمادہ ہونی چاہیئے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

آپ کچھ توجّہ ان مسائل کی طرف بھی دیں۔ علما کرام لوگوں کو ان مسائل کی طرف متوجّہ کریں کہ ان کی توقعات حد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیں۔

آپ کو جہاز کے ذریعے لے جاتے ہیں۔ گزشتہ زمانوں میں لوگ گدھوں پر جاتے تھے۔ کئی کئی روز سفر میں رہتے تھے۔ بعض جگہوں سے حج پر آنے جانے میں چودہ ماہ صرف ہوتے تھے۔ اب آپ جہاز میں دو تین گھنٹے آرام سے سفر کرنے کے بعد وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ گزشتہ زمانے میں وہاں پہلے سے کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا خود ہی زحمت کرکے رہنے کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ مکان بھی کثیف حالت میں ہوتے تھے۔ اب آپ کے لئے وہاں پر اچھے رہائشی مکانات بنا دیئے گئے ہیں۔

ہاں! آپ تو وہ حاجی اور مسلمان ہیں کہ جو مسلمانوں کی فریاد پر لبیک کہنے کے لئے گئے ہیں۔ آپ دُنیا کے مستضعفین کی مدد کو پہنچیں۔ اپنی اُمیدوں کو اس قدر بالا نہ لے جائیں کہ خدانخواستہ ایک وقت ایسا آئے کہ یہ سہولتیں بھی میسّر نہ آئیں۔ اُس وقت واقعاً مسائل بڑھ جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جائے۔[۴]

کج فہموں نے حج کو بے روح کردیا ہے

عید سعید قربان، دُنیا کے تمام مُسلمانوں اور ملّتِ عظیم و مجاہد ایران کو مبارک ہو کہ جنھوں نے اپنے عظیم انقلاب کے ذریعے، اپنے اسلامی وطن کی طرف بڑھنے والے عالمی لٹیروں کے ہاتھوں کو کاٹ دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ اور حضرت بقیۃ اللہ (ارواحنا لمقدمہ الفداء) کی حمایت سے خود کو مشرق و مغرب کے ظالموں کے تسلّط سے آزاد کروالیا ہے اور اپنے عظیم انقلاب کو ثمر آور بنانے کے لئے ہمّت سے زیادہ قربانیاں دیں ہیں اور اب بھی اپنی تحریک اور جانبازی کو جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ انشاءاللہ مُلک میں اسلام کے نورانی احکام کے اجراء کا بلند مقصد حاصل ہو سکے۔

درحقیقت اُس روز عیدِ سعید ومبارک ہوگی جب مسلمانوں کی بیداری اور علما اسلام کی فرض شناسی کے نتیجے میں تمام مسلمانانِ عالم ظالموں اور عالمی لٹیروں کے چنگل سے نجات حاصل کرلیں گے۔ یہ عظیم مقصد اس وقت حاصل ہوگا جب احکامِ اسلام کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ ستم اقوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ملتوں کو اسلامِ ناشناختہ سے آشنا کیا جائے گا۔ مواقع کو تقدیر ساز عظیم کام کے لئے غنیمت شمار کرتے ہوئے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ عظیم حج کانفرنس سے بڑھ کر اور بالاتر موقع اور کون سا ہوسکتا ہے۔ جسے خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے فراہم کیا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس تقدیر ساز عظیم فریضے کے مختلف پہلو ظالم حکومتوں کے انحراف کی وجہ سے اور پست فطرت درباری مُلّاؤں اور بعض عمامہ پوش اور مقدس نما لوگوں کی حماقتوں کی وجہ سے تمام اسلامی ممالک میں ابہام کے پردوں میں ہیں۔ ایسے احمق ہیں کہ اسلامی حکومت کی تشکیل کے بھی مخالف ہیں اور اسے طاغوتی حکومت سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ ایسے ناسمجھ اور احمق ہیں کہ عظیم فریضۂ حج کو انھوں نے ایک بے جان نمائش میں محدود کر دیا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی مشکلات کے ذکر کو خلافِ شرع بلکہ کُفر کی حد تک شمار کرتے ہیں۔ ظالم و منحرف حکومتوں سے وابستہ افراد ان مظلوموں کی فریاد کو جو دُنیا کے گوشہ و کنار سے اس مرکزِ فریاد میں جمع ہوتے ہیں، بے دینی اور خلافِ اسلام قرار دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو پسماندہ رکھنے، غارتگروں اور ہوسِ اقتدار رکھنے والوں کے لئے راہ ہموار کرنے کے بازی گروں نے اسلام کو مساجد اور عبادت گاہوں میں محصور کردیا ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے مسائل کی طرف متوجّہ کرنے کے عمل کو اسلام، مسلمانوں اور علماءِ اسلام کی ذمّہ داریوں کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

افسوس ان گمراہ کُن پروپیگنڈوں کا دامن اس قدر وسیع تھا اور ہے کہ مسلمانوں کے معاشرے میں، تمام اجتماعی اور سیاسی امور میں مداخلت علماء دین کی ذمّہ داریوں کے خلاف تصور کی جاتی ہے۔ سیاست میں مداخلت کو ناقابلِ بخشش گناہ سمجھا جاتا ہے۔ نمازِ جمعہ کو ایک خشک صورت میں محدود کر دیا گیا ہے اور اس حد سے تجاوز کو خلافِ اسلام سمجھا جاتا ہے۔ یہ کہنا چاہیئے کہ اسلام غریب الوطن ہے اور مسلمان اقوام پسماندہ اور حقائقِ اسلام سے بے خبر ہیں۔ ۵

علماء اسلام اور اسلامی و عوامی تحریک

آپ علما اسلام، مصنفین، دانشمندوں، ہنرمندوں، فلسفیوں، محققوں، عارفوں اور روشنفکر افراد کہ جنکا دل ان مسائل کو دیکھ کر کڑھتا ہے اور جنھیں اسلام و مسلمین کی حالت پر افسوس ہوتا ہے وہ کسی بھی علاقے میں ہوں اور کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، پر لازم ہے کہ اس عظیم خطرے کہ جس سے اسلام و مسلمان دوچار ہیں کے سدِّباب کیلئے کمرِ ہمّت باندھیں اور ہر ممکن وسیلے سے مساجد و محافل میں اور اجتماعاتِ عمومی میں مسلمانوں کو خبردار کریں اور ان کی غفلت دور کریں اور انھیں ایک اسلامی عوامی تحریک کے لئے تیار کریں۔ جاننا چاہیئے کہ یہ امر محال نہیں ہے مگر کوشش اور قربانی کی ضرورت ہے۔

ملّتِ ایران (خدا اسے عزّت دے) نے بہانوں کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ بڑی طاقتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اپنے انسانی حقوق کو واپس لیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ حق تعالیٰ کی قدرتِ لایزال پر بھروسہ کریں کہ جس نے حمایتِ حق کی شرط پر نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ خوف کو اپنی راہ میں حائل نہ ہونے دیں کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ" اسلامی اہداف کو حقیقی شکل دینے کے لئے ہمّت کریں۔ اس کا مقدمہ یہ ہے کہ منحرف اہلِ اقتدار اور اسلام دشمنوں کے اسلامی ممالک پر تسلّط کا خاتمہ کریں۔ داخلی و خارجی رکاوٹوں کو دور کریں۔ ان پارٹیوں، حکومتوں، گروہوں اور اشخاص کا مقابلہ کریں جو اسلامی تحریکوں کے مخالف ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اسلامی تحریکیں رُشد و کمال کی طرف گامزن ہیں۔ ساری اسلامی تحریکوں کو چاہیئے کہ ان کا مقابلہ کریں اور اسے اپنے پروگراموں کا سرنامہ قرار دیں۔ اطمینان رکھیں کہ خداوندِ تعالیٰ کے سچّے وعدے کے ساتھ پیشرفت اور پیش قدمی کی توفیق حاصل ہو گی اور مظلوم، ظالموں سے نجات پالیں گے۔

حج کے مبارک فریضے کی آمد آمد ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اس کے عرفانی، روحانی، اجتماعی، سیاسی اور ثقافتی پہلوؤں پر غور کریں، تاکہ یہ بات دیگر مؤثر اقدامات کے لئے راہ کھولنے

کا باعث بنے۔ ان موضوعات پر بہت سے فرض شناس دوستوں نے مطالب بیان کئے ہیں۔ میں بھی بعض پہلوؤں کی طرف صرف اشارہ کرتا ہوں شاید اس کی وجہ سے اس طرف کچھ توجہ ہو۔

اُن پُر اسرار اعمال میں اوّل احرام اور لبیک اللھم لبیک سے لیکر آخر مناسک تک عرفانی اور روحانی اشارے موجود ہیں کہ جن کی تفصیل اس گفتگو میں ممکن نہیں ہے۔ صرف تلبیات (لبیک اللھم لبیک) کی طرف کچھ اشارہ کرتا ہوں۔

لبیک لبیک کی تکرار ان افراد کی طرف سے حقیقت رکھتی ہے۔ جنھوں نے حق کی آواز کو گوشِ جاں سے سُنا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب اسمِ جامع کے ساتھ دیتے ہیں مسئلہ خدا کی بارگاہ میں حاضری اور محبوب کے جمال کے مشاہدہ کا ہے۔ گویا کہنے والا اپنے آپ سے بے خود ہو کر بار بار اس کی پُکار کا جواب دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نہ صرف الوہیت میں شریک کی نفی کرتا ہے بلکہ ہر قسم کے " شریک " کی مطلقاً نفی کرتا ہے۔ اس راز کو صرف اہل اللہ ہی جانتے ہیں۔ اہلِ معرفت کی نظر میں اس میں شریک کی نفی کرنے سے دیگر مراتب کی بھی نفی ہوتی ہے اس میں تمام مراتب پوشیدہ ہیں۔ " الحمد لک والنعمۃ لک " کہنے والا حمد و نعمت کو ذاتِ مقدس کے ساتھ مختص قرار دیتا ہے۔ اہلِ معرفت کی نظر میں توحید کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہر قسم کے شریک کی نفی کی جائے۔ ہر حمد و نعمت جو اس جہان ہستی میں تحقق پاتی ہے وہ فقط خدا ہی کی ہے۔ یہ مفہوم اور مقصد اعلیٰ ہر " موقف " " مشعر " اور " وقوف " میں، ہر حرکت و سکون اور عمل میں جاری ہوتا ہے۔ اس کے برعکس شرک کا ایک اور مفہوم ہے جو عام ہے، جس میں ہم دلوں کے اندھے سب مبتلا ہیں۔"

حج کے سیاسی پہلو سے غفلت

حج کے تمام پہلوؤں میں سے سب سے زیادہ غفلت اور لاپرواہی کا شکار ان عظیم مناسک کا سیاسی پہلو ہے۔ خیانت کاروں کی سب سے زیادہ فعالیت اس اَمر سے غافل کرنے میں رہی ہے اور رہے گی کہ اس کا یہ پہلو کسی گوشے میں مقید ہو جائے۔ آج کے دور میں، کہ جب دُنیا میں جنگل کا قانون چل رہا ہے۔ مسلمان گذشتہ زمانوں کی نسبت زیادہ ذمّہ دار ہیں کہ وہ اس پہلو کے بارے میں اظہار کریں اور اس سے متعلق ابہامات دُور کریں۔ کیونکہ بین الاقوامی بازی گر مسلمانوں کو غفلت میں ڈال کر انھیں پسماندہ رکھ کر نیز مفاد پرست حکمران، نادان اور غفلت زدہ افراد، درباری

و کج فہم مُلا اور جاہل عابد سب دانستہ و غیر دانستہ مل کر اس تقدیر ساز اور مظلوموں کے نجات دھندہ پہلو کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

فرض شناس، بیدار اور دل سوز افراد اسلام کی غربت کے پیش نظر اور احکام اسلام سے اس سیاسی پہلو کے متروک ہو جانے کے خطرے کے پیش نظر، خصوصاً حج کے دوران میں کہ جہاں یہ بُعد زیادہ نمایاں اور ظاہر ہے، اُٹھ کھڑے ہوں اور قلم بیان، گفتار اور تحریر کے ذریعے جدوجہد کریں۔ حج کے ایّام میں اس کی زیادہ کوشش کریں، کیونکہ ان مراسم کے اختتام پر دُنیا کے مسلمان جب اپنے شہروں اور علاقوں کی طرف لوٹتے ہیں تو وہ اس عظیم پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے وہاں کے مسلمانوں اور دنیا کے مظلوموں کو بیدار کر سکتے ہیں۔ امن کے دعویدار ستمگروں کے روز افزوں ظلم سے نجات حاصل کرنے کے لئے انھیں حرکت اور انقلاب کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر اس عظیم عالمی کانفرنس میں کہ جہاں مظلوم اسلامی اقوام کے، ہر مذہب، قوم، زبان، فرقے، رنگ اور جغرافیہ سے تعلق رکھنے والے تمام طبقات، ایک جیسے لباس میں ہر قسم کے تصنع اور بناوٹ سے پاک ہو کر اکٹھے ہوتے ہیں، اسلام اور مسلمانوں اور دُنیا کے تمام مظلوموں کے بنیادی مسائل حل نہ ہوں اور ظالم و جابر حکومتوں سے نجات پانے کی کوئی سبیل نہ کی جائے تو پھر چھوٹے چھوٹے علاقائی اور لوکل اجتماعات سے کچھ نہ بن پڑے گا اور کوئی ہمہ گیر راہِ حل ہاتھ نہ آئے گی۔ ۸

حج ابراہیمیؑ و محمدؐ کے حقیقی وارث

ہم حضرت باری تعالیٰ کے الطاف عالیہ اور حضرتِ بقیۃ اللہ امام زمانؑ کی دعاؤں کے بہت نیاز مند ہیں۔

خداوندِ تعالیٰ کی دعوت، جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ مصطفٰے خاتم الرسل کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے، کو قبول کرتے ہوئے ملّت عظیم الشان ایران اور بیت اللہ الحرام کے زائرین، ایک ایسے موقع پر وعدہ گاہِ الٰہی کی طرف لبیک کہتے ہوئے وقار کے ساتھ۔ اس مقدس مقام پر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں، اگرچہ ہر جگہ محضرِ خدا ہے۔ یہ ایسے عالم میں ہے۔ اسلام عظیم کا خورشیدِ تاباں دُنیا کے مشرق و مغرب میں اپنا نور بکھیر رہا ہے۔ محمدیؐ اور ابراہیمیؑ پکار دُنیا

کے گوشہ و کنار میں پھیل رہی ہے اور مُسلمانانِ عالم کے دل وجاں کو روح بخش رہی ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں اور گروہوں، دُنیا کے مظلوموں اور محروموں کی صدائے وحدت نے پوری دنیا کو ہلا کے رکھ دیا ہے۔

ستمگروں اور عالمی لٹیروں کی آرزؤں کے محل منہدم ہو کر گرنے ہی والے ہیں۔ گویا حکومتِ مستضعفین کا وعدۂ الٰہی قریب الوقوع ہے۔ بیت اللہ الحرام کے زائرین، عاشقان لقاء اللہ اپنی خودی اور اپنے گھروں سے خداوند تعالیٰ اور اس کے رسولؐ گرامی کی طرف ہجرت کرتے ہیں کہ جب کعبۂ معظمہ حق و عدالت کے عاشق مسلمانوں اور دُنیا کے بازی گر لٹیروں اور ظالموں کے خلاف اُن کے باطل شکن نعروں کا استقبال کرنے کے لئے اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ میزبانی کے لئے ان کا منتظر ہے۔ بیت اللہ الحرام اور کعبۂ معظمہ ان پیارے زائرین کو اپنے دامن میں لے رہا ہے کہ جنھوں نے حج کو سیاسی تنزل اور سیاسی انحراف سے نکال کر اس کا رُخ ابراہیمؑ و محمدیؐ حج کی طرف موڑ دیا ہے اور اُسے نئی زندگی دی ہے۔ یہ زائرین شرق و غرب کے بتوں کو توڑتے ہیں۔ "قیام للنّاس" کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مشرکین سے برأت کا حقیقی مفہوم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں "لا شرقیہ ولا غربیہ" کے وطن سے آنے والے زائرین کے جوش و خروش سے 'میقات' کا دل مسرور ہے۔ خدا نے انسانوں کو صراطِ مستقیم کی طرف جو دعوت دی ہے وہ اس دعوت کا جواب اپنی لبیک لبیک کے ساتھ دینے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ شرق و غرب کے افکار اور قوم پرستی و فرقہ واریت جیسے انحرافی نظریات کو ٹھوکر مارتے ہوئے تمام قوموں کے ساتھ رشتۂ وحدت استوار کرنے آئے ہیں خواہ ان کا تعلق کسی بھی رنگ، قومیت، علاقے یا جغرافیے سے ہو وہ آپس میں بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے غمخوار ہیں۔ یک مشت ہو کر انسانیت کے دشمنوں، عالمی لٹیروں اور ظالموں پر ٹوٹ پڑنا ان کا مقصود ہے۔

جمرات ان فداکاروں کا انتظار کرتی ہے جو ایسے وطن سے آتے ہیں کہ جس کی بہادر قوم نے بڑے چھوٹے اور درمیانی شیطانوں کو جرأت کے ساتھ اپنے وطن سے بھگا دیا ہے۔ ملکی ذخائر پر پڑنے والے ان کے ناپاک ہاتھ کاٹ دیئے اور اس مقدس مقام پر بھی سنگریزوں اور باطل شکن نعروں کے ساتھ گروہ شیاطین کو "اُم القریٰ" اور "ماحولھا" یعنی دنیا سے پتھر مار مار کر بھگانے کے لئے آئے ہیں۔

عرفات، مشعر اور منیٰ ان افراد کے مہماندار ہیں کہ جن کی مسلمان قوم نے عرفان اور سیاسی

شعور کے ساتھ قیام کیا تاکہ اسلام کی آرزوؤں کو اپنے وطن اور دیگر تحت ستم مظلوم ممالک میں تحقق بخشیں اور جعلی سیاست بازوں کو رسوا و ذلیل کریں کہ جو دھوکے اور فراڈ کے ساتھ دُنیا کے مظلوموں پر مسلّط ہیں اور ان کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔ ۹

حقیقی حجِ ابراہیمیؑ و محمدیؐ صدیوں سے متروک ہو چکا ہے

اس وقت حجاج بیت اللہ الحرام اپنے خانۂ تن اور خانۂ دُنیا سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف یعنی خانۂ دِل کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ ان کی نظر میں سوائے محبوبِ حقیقی کے کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ ان کے ظاہر و باطن میں فقط اس کی ذات ہے۔ حجاجِ محترم کو جاننا چاہیئے کہ ابراہیمیؑ و محمدیؐ حج سالہا سال سے غریب الوطن اور متروک ہے۔ اس کے معنوی و عرفانی اور سیاسی واجتماعی پہلو متروک ہیں۔ تمام اسلامی ممالک کے حجاجِ کرام کو چاہیئے کہ خانۂ خدا کے ان تمام پہلوؤں کا تعارف کروائیں۔ اس کے عرفانی و روحانی اسرار کا تعارف کروانا عرفاءِ غیر مجبوب کے ذمے ہے۔ ہمارا موردِ بحث اس کا سیاسی اور اجتماعی پہلو ہے۔ یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ ہم اس سے کوسوں دُور ہیں۔ اس نقصان کی تلافی کرنا ہماری ذمّہ داری ہے۔ ابراہیمؑ و محمدؐ کی دعوت پر منعقد کی جانے والی یہ سراپا سیاست کانفرنس کہ جس میں دُنیا کے گوشہ و کنار کے لوگ جمع ہوتے ہیں، انسانوں کے فائدے اور عدل و قسط قائم کرنے کے لئے ہے۔ یہ کانفرنس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کی بُت شکنیوں کا تسلسل اور موسیٰؑ کی طاغوت شکنی و فرعون شکنی کا دوام ہے۔ شیطان بزرگ، بتوں اور عالمی طاغوتوں سے بڑے اور کون سے بُت ہو سکتے ہیں کہ جو دُنیا کے تمام مستضعفوں کو اپنی اطاعت اور حمد سرائی کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اللہ کے تمام آزاد بندوں کو اپنا فرمانبردار غلام سمجھتے ہیں۔

فریضۂ حج، حق کی آواز پر لبیک کہنے اور حق تعالیٰ کی طرف ہجرت کرنے کا نام ہے اور یہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کی برکتوں سے ہے۔ یہ شیطان زادوں سے اظہارِ برأت کرنے کی جگہ ہے۔ عالمی لٹیرے شیطان بزرگ امریکہ اور جارح بے دین روس سے بڑا اور کون سا بُت ہو سکتا ہے۔ ہمارے زمانے کے طاغوتوں سے بڑا طاغوت اور کون سا ہو سکتا ہے؟

لبیک لبیک کہہ کر تمام بُتوں کی نفی کریں اور تمام چھوٹے بڑے طاغوتوں کے خلاف "لا" کی فریاد بلند کریں۔ طوافِ حرم حق کے ساتھ عشق کی علامت ہے یہ طواف کرتے ہوئے دلوں سے

غیراللہ کی محبّت نکال دیں۔ اپنی جان پاک کریں۔ حق کے ساتھ عشق کے موقع پر چھوٹے بڑے بتوں، طاغوتوں اور ان کے ہمکاروں سے اظہارِ برائت کریں۔ اللہ اور اس کے پیاروں نے اُن سے اظہارِ بیزاری کیا ہے اور دُنیا کے تمام آزاد انسان اُن سے بیزار ہیں۔

حجرالاسود کو مَس کر کے اللہ کے ساتھ بیعت کریں کہ اس کے اور اس کے رسولوں صالح اور آزاد بندوں کے دشمنوں کے دشمن رہیں گے۔ وہ کوئی بھی ہو اور جہاں بھی ہو اُن اطاعت و بندگی کے لئے سرِتسلیم خم نہیں کریں گے۔

خوف و وحشت دل سے نکال دیں کیونکہ دشمنانِ خدا، جن میں سرفہرست شیطانِ بزرگ ہے۔ بہی بے بس و عاجز ہیں۔ اگرچہ وہ آدم کشی اور تباہی و جرائم کے ہتھیاروں میں دوسروں پر برتری رکھتے ہوں۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کے وقت، صدق و صفا کے ساتھ محبوب کو پانے کی سعی کریں۔ کیونکہ اُسے پالینے سے تمام دنیاوی وابستگیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ سب توہمات اور شکوک مِٹ جاتے ہیں۔ خوف، حیوانی خواہشات اور سب مادّی دلچسپیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ آزادیاں کِھل اُٹھتی ہیں۔ شیطان اور طاغوت بندگانِ خدا کو اسارت و اطاعت کے جن زندانوں میں مقیّد کرتا ہے وہ منہدم ہوجاتے ہیں۔

شعور و عرفان کی حالت میں مشعرالحرام اور عرفات میں داخل ہوجائیں۔ ہر ایک مقام پر اللہ کے وعدوں اور حکومتِ مستضعفین سے متعلق اپنے اطمینانِ قلب میں اضافہ کریں۔ سکوت و سکون کے ساتھ حق کی نشانیوں میں غور و فکر کریں۔ محروموں اور مستضعفوں کو عالمی استکبار کے چُنگل سے آزاد کرنے کی فکر کریں۔ ان مقدّس مقامات پر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ نجات کی راہیں پیدا کرے۔

اس کے بعد منیٰ میں جائیں اور حقیقی آرزؤں کی وہاں تلاش کریں۔ یاد رکھیں کہ جب تک آپ محبوبوں سے کہ جن میں سرفہرست حُبِّ نفس ہے اور حُبِّ دُنیا اس کی تابع ہے سے کنارہ گیری نہیں کرلیتے محبوبِ مطلق تک رسائی ناممکن ہے۔ ایسی حالت میں شیطان کو رجم کریں تاکہ وہ آپ سے دور بھاگ جائے۔ رجمِ شیطان کو مختلف مواقع پر اللہ کے احکامات کے مطابق تکرار کریں تاکہ شیطان اور شیطان زادے بھاگ جائیں۔

فطری آرزوؤں اور انسانی تمناؤں کو حاصل کرنے کے لئے اعمالِ حج میں شرط ہے کہ تمام مسلمان ان مراحل و مقامات پر جمع ہوں اور مسلمانوں کے گروہوں میں وحدتِ کلمہ

ہو۔ زبان، رنگ، قبیلہ، گروہ، سرحد اور قومیت کے فرق اور دورِ جاہلیت کے تعصبات کے بغیر متحد ہو کر اُس دشمنِ مشترک پر ٹوٹ پڑیں کہ جو اسلام عزیز کا دشمن ہے اور موجودہ دور میں اُس نے اِس اسلام سے زخم کھائے ہیں۔ وہ اسلام کو اپنی غارت گری میں حائل خیال کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ فرقہ واریت اور نفاق کے ذریعے اس محسوس رکاوٹ کو اپنے راستے سے ہٹا دے۔ ان کے کارندوں میں سرِفہرست وہ دُنیّا پرست، درباری اور حاسد مُلاّ ہیں جو ہر جگہ اور ہر وقت خصوصًا ایّامِ حج اور مراسمِ حج میں، ان بُرے مقاصد کے اجراء پر مامور ہوتے ہیں۔ مسلمانانِ عالم کے مراسمِ دُعا کا سب سے اہم مقصد مستضعفین کے مفادات کا دفاع کرنا ہے۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی ممالک سے عالمی لٹیروں کے تسلّط کے خاتمے سے بڑا اور کون سا نفع ہو سکتا ہے۔ ان مواقف اور مراسمِ عبادت میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ہوشیاری کے ساتھ ان خبیث کارندوں اور فرقہ پرست ملّاؤں کی خلافِ اسلام اور خلاف قرآن کرتوتوں پر کڑی نظر رکھیں۔ ان لوگوں کو، کہ جو نصیحت کے باوجود اسلام اور مفادِ مسلمین کے خلاف اپنے اعمال جاری رکھیں گے دور مار بھگائیں کیونکہ یہ طاغوتوں سے کہیں زیادہ پست ہیں۔ ۱۰

حج ـــــ الٰہی زندگی کا عملی نمونہ

اسلامی معاشروں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ انھوں نے ابھی تک اللہ تعالیٰ کے بہت سارے احکامات کا حقیقی فلسفہ نہیں سمجھا۔ حج اپنی تمام تر عظمت اور اسرار کے باوجود ابھی تک ایک خشک عبادت اور لاحاصل و بے ثمر حرکت کی صورت میں باقی ہے۔

مُسلمانوں کی عظیم ذمّہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کا سراغ لگائیں کہ حج کیا ہے۔ اور آخر ہم کیوں ہمیشہ کے لئے اپنے مادّی و روحانی وسائل کا ایک حصّہ اس کے انعقاد پر خرچ کریں؟ جاہلوں، خود غرض تجزیہ نگاروں اور استعماری نمک خواروں نے جس چیز کو فلسفۂ حج کے عنوان سے اب تک پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ حج ایک اجتماعی عبادت ہے اور زیارتی و سیاحتی سفر ہے۔

حج کا اس سے کیا تعلق کہ کیسے زندگی گزاریں، کیسے جہاد کریں، کس طرح سرمایہ داری

اور کمیونزم کا مقابلہ کریں۔ حج کا اس بات سے کیا تعلق کہ مسلمانوں اور محروموں کے حقوق ظالموں سے چھینے جائیں۔

مسلمانوں پر وارد ہونے والی جسمانی و روحانی سختیوں کا حل تلاش کیا جائے، مسلمان ایک عظیم قوت اور دنیا کی تیسری طاقت کے عنوان سے مظاہرہ کریں اور جانب دار حکومتوں کے خلاف مسلمانوں کو بیدار کریں۔ بلکہ حج فقط ایک تفریحی سیر ہے تاکہ خانہ کعبہ اور مدینہ کا دیدار کیا جائے۔

حالانکہ حج کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس گھر کے مالک سے متصل ہو اور اس کا قرب حاصل کرے۔ حج فقط حرکات، اعمال اور الفاظ کا نام نہیں۔ خالی کلام کرنے، لفظ کہنے اور حرکت کرنے سے انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ حج معارفِ الٰہی کا ایک ایسا مرکز ہے جہاں سے زندگی کے تمام پہلوؤں اور زاویوں کے لئے اسلامی سیاست کی حقیقت تلاش کی جانی چاہیئے۔ حج ایک ایسے معاشرے کا پیغام دیتا ہے جو مادّی و روحانی برائیوں سے دور ہو۔

حج ایک انسان اور دُنیا میں ایک ترقی یافتہ معاشرے کی عشق آفرین زندگی کے تمام مناظر کی تجلّی اور تکرار کا نام ہے۔ اعمالِ حج، اعمالِ زندگی ہی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ اُمّتِ اسلامی قوم و نسل کے حصاروں سے نکل کر ابراہیمؑ ہو جائے اور اُمّتِ محمدؐ میں داخل ہو کر ایک ہو جائے "یدِ واحدۃ" ہو جائے۔ حج اِسی الٰہی زندگی کی تنظیم و تمرین و تشکیل کی تدبیر ہے۔

مُسلمانوں کی مادّی و روحانی قوّت اور صلاحیتوں کے لئے حج آئینۂ پیمائش اور میزانِ نمائش ہے۔

حج مانند قرآن ہے کہ جس سے سب بہرہ مند ہوتے ہیں۔ لیکن اگر دانشور، مفکر اور اُمّتِ اسلامی کا درد رکھنے والے افراد اس کے دریائے معرفت میں غوطہ زن ہوں، اس کے احکام کا غور سے جائزہ لیں اور اس کی اجتماعی سیاست سے نہ ڈریں تو وہ اس دریا کے صدف سے ہدایت، کمال، حکمت اور حُریّت کے زیادہ سے زیادہ گوہر حاصل کر سکیں گے اور اس کی شرابِ حکمت و معرفت سے تاابد سیراب ہو سکیں گے لیکن کیا کیا جائے اور یہ عظیم غم ہم کہاں لے جائیں کہ حج بھی مثلِ قرآن گوشۂ فراموشی میں ڈال دیا گیا ہے جس طرح یہ کتابِ زندگی اور صحیفۂ کمال و جمال ہمارے اپنے ہی بنائے ہوئے پردوں اور حجابوں میں مستور ہو گیا ہے۔

اسرارِ کائنات کا یہ خزانہ ہمارے بے بصیرت دلوں میں اور کج فکریوں کی خاک میں دفن اور پنہاں ہو گیا ہے۔ اس کی زبانِ اُنس و ہدایت اور حیات ساز فلسفہ، وحشت، موت اور قبر کی

زبان تک جا گرا ہے۔ حج کا بھی یہی انجام ہوا ہے۔ بدبختی یہ ہے کہ مسلمان ہر سال مکّہ جاتے ہیں اپنے پاؤں رسولِ اکرمؐ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور ہاجرہ کے نقشِ قدم پر رکھتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے سے یہ سوال کرے کہ ابراہیمؑ و حضرت محمدؐ کون تھے؟ انھوں نے کیا کیا؟ ان کا مشن اور ہدف کیا تھا۔ انھوں نے ہم سے کیا چاہا ہے۔ گویا جس چیز پر اصلاً غور نہیں کیا جاتا، یہی ہے حقیقت یہ ہے کہ جو حج روح، تحریک، قیام برائت از مشرکین اور وحدت سے خالی ہو اور ایسا حج جو کفر و شرک کو منہدم نہ کرے، حج ہی نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ حج اور قرآنِ کریم کو نئی حیات دیں اور انھیں دوبارہ میدانِ زندگی میں لانے کی کوشش کریں۔ فرض شناس اسلامی محقق فلسفۂ حج کی حقیقی اور صحیح تفسیر پیش کر کے درباری مُلّاؤں کے خرافاتی نظریات کو غرقِ دریا کر دیں۔"

فضائے حرمین میں آج بھی آوازِ رسولؐ گونجتی ہے

حجاجِ محترم کو جن نکات کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ وہ یہ ہیں کہ مکّہ معظمہ اور مقاماتِ مقدّسہ انبیا کی تحریک اور اسلام رسولِ اسلام کی رسالت کے عظیم واقعات کے آئینہ دار ہیں۔ اس سرزمین کا چپّہ چپّہ عظیم انبیاؑ اور جبرئیلِ امین کا محلِ نزول و اجلال ہے۔ پیغمبرِ اسلامؐ نے اسلام و انسانیت کی خاطر سالہا سال جو مصائب برداشت کئے ان کی یاد تازہ کرتا ہے۔ ان زیاراتِ مشرفہ اور مقاماتِ مقدّسہ پر حاضر ہو کر جب ہم پیغمبرِ اسلامؐ کی بعثت کے زمانے کے سخت اور طاقت شکن حالات پر غور کرتے ہیں تو یہ چیز اس جدوجہد سے حاصل شدہ ثمرات اور پیغامِ الٰہی کی حفاظت کے سلسلے میں ہماری ذمّہ داری کو زیادہ واضح کر دیتی ہے اور آگاہ کر دیتی ہے کہ پیغمبرِ اسلامؐ اور ائمہ ہدیٰ نے واقعاً کن غربت کے حالات میں دینِ حق کی خاطر اور باطل کو مٹانے کے لئے استقامت اور ثابت قدمی دکھائی۔ تہمتوں، اہانتوں اور ابولہب، ابوجہل اور ابوسفیان جیسوں کی زبانوں کے چرکوں سے خوف زدہ نہیں ہوئے۔ ایسے حالات میں شعب ابی طالب کے شدید ترین اقتصادی بائیکاٹ میں بھی اپنا مشن جاری رکھا اور سرِ تسلیم خم نہ کیا۔ پیغامِ خدا کے ابلاغ اور دعوتِ حق پہنچانے کے لئے ہجرتوں اور تلخیوں کو برداشت کیا۔ پے درپے ہونے والی جنگوں میں شرکت کی۔ ہزاروں سازشوں اور اور زیادتیوں کا مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ کہ پتھروں، سنگریزوں،

بیابانوں، کوہساروں اور مکّہ و مدینہ کے کوچوں اور بازاروں کے دل اُن کے پیامِ رسالت سے معمور ہیں۔ اگر اُنھیں زبان ملتی اور وہ بول سکتے تو "فاستقم کما امرت" کی کیفیتِ عملی کے راز سے پردہ اُٹھا دیتے اور بیت اللہ الحرام کے زائرین جان لیتے کہ رسولؐ اللہ نے ہماری ہدایت اور مسلمانوں کے جنّت میں جانے کے لئے کیا کیا زحمتیں اُٹھائی ہیں اور آپ کے پیروکاروں کی ذمّہ داری کس قدر سنگین ہے۔ شہدا پیشہ کرنے والی ایرانی قوم نے اگرچہ تحریک، جنگ اور انقلاب کے دیگر حوادث میں بڑی مظلومیتیں، سختیاں اور تکلیفیں اٹھائی ہیں اور اللہ کی راہ میں بڑے گرانقدر جوان اور عزیز پیش کئے ہیں لیکن یقیناً جو مظلومیتیں اور سختیاں ہمارے پیشواؤں پر گزری ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ حجاج محترم سے گزارش ہے کہ وہ ملّتِ عزیز، محنتی عہدیداروں، شہیدوں کے معظم خاندانوں، جانبازوں، اسیروں اور مفقودین کا مخلصانہ سلام نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت ہدیٰ علیہم السلام تک پہنچا دیں اور ان کے حضور عاجزانہ التماس کریں اور ان کے ان سچّے پیروکاروں کے لئے مزید رحمت کا تقاضا کریں، اور اللہ سے عالمی کفر کے خلاف جنگ میں اس قوم کی کامیابی کی دُعا کریں۔ سب مسلمانوں کے لئے اور انکی مشکلات کے خاتمے کے لئے دعا کے اس مناسب موقع سے استفادہ کریں۔

خداوندا! اگر کوئی نہ جانتا ہو تو تو جانتا ہے کہ ہم نے تیرے دین کے پرچم کی سربلندی کے لئے قیام کیا ہے اور ہم تیرے رسولؐ کی پیروی میں عدل و داد کے قیام کے لئے شرق و غرب کے مقابل کھڑے ہیں اور اس راستے پر آگے بڑھنے کے لئے کسی لحظہ بھی دریغ نہیں کرتے۔

خداوندا! تو جانتا ہے کہ اس سرزمین کے فرزند اپنے ماں باپ کی آغوش سے تیرے دین کی عزّت کے لئے شہادت کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور اس راہ میں مُسکراتے ہونٹوں پُر اشتیاق دل اور تیری بے انتہا رحمت کی ہم جواری کی اُمید میں آگے بڑھتے ہیں۔

خداوندا! تو جانتا ہے کہ اس مملکت میں تیری اُمت کو تمام تر سازشوں کا سامنا ہے اور داخل و خارج میں شیطان کے ایجنٹ اسے چین نہیں لینے دیتے اور ہر روز اس قوم کی اقتصادی مشکلات کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے کوشاں ہیں۔

خداوندا! تو جانتا ہے کہ ہمارے عوام نے جان و دل سے مشکلات کو قبول کیا ہے اور تیرے سوا وہ کسی سے بھی کوئی خوف نہیں رکھتے اور تمام تر تکلیفوں اور مشکلوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ تمام تر کامیابیوں کو تیری ہی جانب سے اور تیری ہی عنایت سے سمجھتے ہیں۔ پس ہم پر پھر اپنی عنایت فرما ہماری قوم کے دلوں کو اپنی نصرت و کامیابی سے اُمید وار تر کر دے۔ محاذ

پر ہمارے مجاہدوں کی غیبی مدد فرما اور انھیں اپنے مخفی لشکروں کے ذریعے غالب و کامران کر دے۔ مشکلوں اور مصیبتوں میں ہماری ہمّت، صبر اور استقامت میں اضافہ فرما۔ شکست اور کامیابی ہر دو میں ہمیں اپنی رضا کی نعمت سے مالامال فرما۔ ہمارے عوام کے دلوں کو شادمان فرما کہ جنھوں نے تیرے دین کے لئے شہید، مفقود، زخمی اور قیدی پیش کئے ہیں اور اپنے عزیزوں کی جُدائی کو تیرے لقاء و رضا کے عشق میں برداشت کیا ہے اور ہم سب کو اپنی بندگی کی راہ پر عاشق اور درد آشنا قرار دے، اور ہمارے شہیدوں کو اپنی رسولِ اکرمؐ کی اور ائمہ ہدیٰ علیہم صلوات اللہ کی ولایت کے کوثرِ شیریں سے سیراب فرما اور ہمارے اسلامی انقلاب کو مصلح کل کے انقلاب سے متصل فرما۔ انک ولی النعم۔ ۱۲

حج و عبادت

فصل دوم

طبیبانِ روحانی کے نسخے

آپ حضرات کہ جو ملک سے باہر یا مُلک کے اندر موجود ہیں وہ جوان ہیں کہ جن سے ہمیں محبّت ہے۔ آپ ہمارے فرزندوں کی طرح ہیں۔ آپ ملک سے باہر یا اندر ایک نئی زندگی میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ اس وقت عالمِ طبیعت کی اسی ظاہری صورت کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ کی کارکردگی بھی اسی شعبے سے مربوط ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ فقط اس شعبۂ طبیعت اور جو کچھ طبیعت سے مربوط ہے اس سے وابستہ ہیں۔ مثلاً اس وقت جو جدو جہد اور مبارزہ جاری ہے اگرچہ یہ الٰہی جدو جہد ہے اور عوام کو اُن کے حقوق دلانے کے لئے ہے۔ اور یہ اَمرِ الٰہی بھی ہے لیکن یہ سب کچھ بھی حاصل ہو جائے تو بھی یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو اسی عالمِ طبیعت سے مربوط ہیں۔ کچھ مراتب اس سے بالاتر بھی ہیں کہ جن کی طرف آپ کو توجّہ کرنا چاہیئے۔ وہ عبادات کہ جو انبیاء لے کر آئے ہیں اور انھوں نے آپ کو اُن کی طرف دعوت دی ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ یہ وہ امور ہیں کہ جو طبیبانِ حقیقی کی طرف سے ملنے والے نسخے ہیں۔ وہ طبیب اس لئے آئے تاکہ آپ کو کمال کے بلند مرتبوں تک پہنچائیں۔ تاکہ اِس عالمِ طبیعت میں ہوتے ہوئے جیسے آپ اس سے استفادہ کررہے ہیں۔ جبکہ آپ کے نفوس اس سے باہر نکل جائیں اور آپ کا نفسِ عاقلہ ایک اور عالم میں چلا جائے وہاں پر بھی ایک صحیح تربیت کے ساتھ جائیں اور ایک کامل سعادت مند زندگی آپ کو حاصل

توجّہ رہے کہ سفرِ حج سفرِ تجارت نہیں، حصولِ دنیا کا سفر نہیں، سفر الی اللہ ہے (اللہ کی طرف سفر ہے) آپ خانۂ خدا کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ جتنے بھی امور انجام دیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے انجام دیں۔ یہاں سے آپ کا جو سفر شروع ہو رہا ہے یہ " وفد الی اللہ" ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سفر ہے۔ جیسے انبیا علیہم السّلام اور ہمارے بزرگانِ دین کے سے مسافرین الی اللہ کی تمام تر زندگی سفر الی اللہ سے عبارت تھی اور وہ " وصول الی اللہ" کے ہدف سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر نہ رکھتے تھے آپ بھی اس وقت " وفود الی اللہ" کی حیثیت سے جا رہے ہیں۔ آپ وہاں جائیں گے، میقات جائیں گے، اللہ کو لبیک کہیں گے۔ یعنی اے خدا تو نے بُلایا اور ہم چلے آئے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کوئی ایسا عمل انجام دے بیٹھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے کہ نہیں میں آپ کو قبول نہیں کرتا اس لئے کہ آپ اسلامی نہیں۔ مبادا اس سفر کو سفرِ تجارت بنا دیں اور اس سفر میں آپ کے پیشِ نظر تجارتی امور ہوں۔ چاہے اہلِ علم ہوں یا کارواں یا کاروانوں کے سربراہ یا دوسرے حجاج سب کا سفر سفر الی اللہ ہے نہ کہ دُنیا کی طرف سفر۔ مبادا اسے دُنیا سے آلودہ کر بیٹھیں۔

آپ سفرِ الٰہی پر جا رہے ہیں۔ وہاں شیطان کو سنگسار کریں گے۔ اگر خدا نخواستہ آپ خود بھی لشکرِ شیطان میں سے ہوئے تو پھر اپنے آپ کو بھی سنگسار کریں گے۔ آپ رحمان ہوں تاکہ آپ کا رجم وسنگسار کرنا رجم رحمان ہو اور یہ رجم شیطان پر لشکرِ رحمان کا رجم ہو۔ آپ مواقفِ کریمہ اور مقاماتِ مقدّسہ پر وقوف کریں گے مبادا ان مواقف کریمہ پر وقوف کسی معصیت، گناہ یا کسی ایسے کام سے آلودہ ہو جائے کہ اللہ کے حضور آبرو جانے کے ساتھ دنیا کے سامنے اسلام کی آبرو بھی جائے۔ آج اسلام کی آبرو آپ سے وابستہ ہے کہ جو مل کر ان مواقفِ کریمہ پر جا رہے ہیں۔ دیگر تمام مسلمانوں کی نظریں آپ کی طرف ہوں گی۔ آپ کو اسلامی جمہوریہ کا ایک نمونہ ہونا چاہیئے۔ علما ہوں، یا کاروانوں کے سربراہ یا دیگر حجاج سب کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ اس برس حج ایک نمونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اسلامی جمہوریہ کا حج ہے نہ کہ طاغوتی رجیم کا۔ شرف زیادہ ہے تو ذمّہ داری اس سے بھی زیادہ ہے۔ اسلام کے حوالے سے ہم سب ذمّہ دار ہیں۔ آج صرف آپ نہیں بلکہ قوم کے تمام طبقے، حکومت، عوام سب اللہ تبارک وتعالیٰ اور اسلام کے حضور جواب دہ ہیں۔ اسلیئے کہ ہمارا ادعیٰ ہے کہ یہ ملک اسلامی جمہوریہ ہے طاغوتی دور لد گیا ہے اور اس جگہ اب اسلامی جمہوریہ کا قیام عمل میں آچکا ہے ہمیں اس بات کا ثبوت فراہم کرنا چاہیئے کہ ایک تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔

اور ہر چیز میں ایک تحول آچکا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس حکومت میں ہم شامل ہوں اس میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو۔ آپ کہ جو کاروانوں کی صورت میں جا رہے آپ میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو اور کاروانوں کے ساتھ آپ جو علما جا رہے ہیں ان میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوا ہو اگر ایسا ہو تو پھر وہی حکومت ہے اور وہی طاغوتی امور البتہ ہم نے نام بدل لیا ہے ہم تو چاہتے ہیں انشاء اللہ حقیقی تبدیلی واقع ہو طاغوتی رجیم اپنے تمام تر مفہوم کے ساتھ بدل کر انسانی اسلامی رجیم بن جائے۔ بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے آپ کو خود اپنی بہت نگرانی کی ضرورت ہے اس سفر کو سفر الی اللہ قرار دیں اور یہ جان لیں کہ ممکن ہے اس سفر کے ذریعے آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور بہت زیادہ آبرو پالیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدانخواستہ سقوط کا شکار ہو جائیں۔۲

عوام مسائلِ حج یاد کریں

کاروانوں کے ساتھ جو علما موجود ہیں بہرصورت ان کی یہ ذمّہ داری ہے یعنی ان کی ذمّہ داریوں میں سے ایک اور وہ بھی ایک نہایت اہم ذمّہ داری ہے کہ وہ عوام کو مسائلِ حج سے آگاہ کریں۔ بہت سے ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جو حج پر جاتے ہیں، زحمت اُٹھاتے ہیں لیکن مسائلِ حج نہیں جانتے۔ پھر وہاں مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ جب واپس آتے ہیں تو چند سال بعد سوال کرتے ہیں کہ ہم نے اس طرح سے کیا، کیا ہمارا حج درست ہے یا نہیں؟ ہم نے اس طرح سے نہیں کیا کیا درست ہے یا نہیں؟ کیا ہم محرم ہوئے یا نہیں؟ علما حضرات کو چاہیئے کہ وہ اجتماعات منعقد کریں درس رکھیں لوگوں کو حج کے آداب، واجبات اور محرّمات بتائیں۔ حج کے آداب بجانہ لائے جاسکیں تو نہ سہی لیکن لوگوں کو محرّمات اور واجبات کی تعلیم تو دیں۔ ہر روز اجتماع منعقد کریں۔ لوگوں کا بھی فریضہ ہے کہ ان درسوں میں علما کی خدمت میں حاضر ہوں، جائیں سنیں اور مسائلِ حج یاد کریں تاکہ جب پلٹ کے آئیں تو پھر مشکل میں نہ پڑ جائیں کہ میرا طواف کیسا تھا؟ درست تھا یا نہیں؟ جب آپ نے مسئلہ یاد کر لیا تو وہ درست ہوگا اور اس میں کوئی نقص پیدا نہ ہوگا۔ یہ ایک ایسی ذمّہ داری ہے جو سب پر عائد ہوتی ہے۔ علما کو چاہیئے کہ وہاں اس فریضے کو ادا کریں اور عوام کو بھی چاہیئے کہ مسائلِ حج یاد کرنے کے درپے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم فقط حج پر چلے جائیں پھر وہ جیسا بھی انجام پاتا ہے پا جائے۔ نہیں یہ مقام دیگر مقامات سے مختلف ہے انسان زیارت پر جاتا ہے اگر اس کی زیارت صحیح نہ ہو سکی تو اس پر کوئی اشکال وارد نہیں

ہوتا لیکن یہاں تو اشکال پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ محرم ہی رہ جاتا ہے۔ اسے پھر سے حج کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مسائل سے مشکل پیش آتی ہے۔ لہٰذا آپ خود اپنے لئے بھی ان مسائل کو یاد کریں تاکہ کہیں اشتباہ وخطا میں نہ پڑجائیں، جو بعد ازاں آپ کے لئے زحمت کا سبب بنے۔ ۳

یہ عظیم عبادت گناہ سے آلودہ نہ ہو

چونکہ ضروری ہے کہ اس مبارک سفر میں اسلامی سیاسی پروگراموں کے حوالے سے تمام کاروانوں اور گروہوں کے مابین مکمل ہم آہنگی ہو اور کسی قسم کا ہرج مرج نہ ہو اور اسلامی اخلاق کی مخالفت سے کامل اجتناب ہو لہٰذا ضروری ہے کہ حجاج محترم اور حج کاروانِ حج اور حجاج کے امور کے محترم انچارج جناب حجۃ الاسلام آقا موسوی خوئینیہا کے ارشادات کی پیروی کریں۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ ہر کاروان اور ہر گروہ آزادانہ، ہماہنگی کو پیشِ نظر رکھے بغیر کوئی اقدام کرے تو ممکن ہے کوئی حادثہ پیش آجائے اور کوئی ایسا انحراف وجود میں آجائے کہ جس سے اسلامی جمہوریہ کا اسلامی اور انقلابی رُخ داغ دار معلوم ہو اور یہ ایسا عظیم گناہ ہے کہ جس کی خالق اور مخلوق کے سامنے بہت بڑی جواب دہی ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ حجاج عزیز ایدھم اللہ تعالیٰ اپنی طرف اور اپنے دوستوں کی طرف توجہ رکھیں گے کہ اللہ کی یہ عظیم عبادت گناہ وخطا سے آلودہ نہ ہو۔

الٰہی میقاتوں پر، مقامات مقدس پر اور اللہ تعالیٰ کے بابرکت گھر کے جوار میں خدائے عظیم کی مقدّس بارگاہ کے آداب ملحوظ رکھیں۔ حجاج عزیز کے قلوب غیر حق کے ساتھ ہر طرح کی وابستگی سے آزاد ہوں، ہر وہ چیز سے کہ جس پر غیرِ دوست کا اطلاق ہوتا ہے سے خالی ہوں اور تجلیاتِ الٰہی سے منوّر ہوں تاکہ اس سیرالی اللہ کے اعمال ومناسک حج ابراہیمؑ اور پھر حجِ محمدیؐ کے مفہوم سے آراستہ ہوں۔ عالمِ طبیعت کے افعال کے بوجھ سے ہلکے پھلکے ہوکر، سب خود پرستی اور خود خواہی سے عالم ہوکر، معرفتِ حق اور عشقِ محبوب سے سرشار ہوکر اپنے اپنے وطن کو لوٹیں۔ دوستوں کے لئے مادّی وفانی سوغاتوں کے بجائے باقی وابدی تحفے لے کر لوٹیں اُن انسانی واسلامی قدروں سے جھولی بھر کر عاشقِ شہادت دوستوں سے آملیں کہ جن کے لئے ابراہیمؑ خلیل اللہ سے لے کر محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہم وآلہم اجمعین تک عظیم انبیاء مبعوث ہوئے۔ یہی وہ قدریں اور جذبے ہیں کہ جو انسان کو نفسِ امارہ کی قید اور

شرق و غرب کی وابستگی سے نجات عطا کرتے ہیں اور لاشرقیہ ولاغربیہ کے مبارک شجرِ زیتون تک پہنچا دیتے ہیں۔

انبیاء علیہم السّلام کے جذبۂ محرّکہ کا نچوڑ آخری انسان ساز کتاب قرآنِ حکیم میں موجود ہے۔ یہ کتاب ہدایت " اللہ نور السمٰوت والارض" کے مبداءِ نور سے خاتم الرسولؐ کے قلب نورانی کی مشکات پر تاباں ہوئی۔ اگر مسلمانانِ عالم انبیاء کے اس جذبۂ محرّکہ کو پالیں اور بحرِ نور سے متصل ہو جائیں تو شیطان اور اس کی اولاد کی قید میں ہرگز نہ آئیں، تو ہی مسند اور تخیلی ریاست کی خاطر اپنے ماتھے پر ننگ و ذلت کا داغ قبول نہ کریں اور بڑے شیطان کی قربت کی خاطر اور کیمپ ڈیوڈ جیسے غلامانہ معاہدوں کی خاطر اُٹھک بیٹھک نہ کریں۔ اے قرآن واسلام کے سمندر سے جدا ہو جانے والے قطرو! ہوش میں آؤ اور اس بحرِ الٰہی سے متصل ہو جاؤ اور اس نورِ مطلق سے تابانی حاصل کرو تاکہ عالمی لٹیروں کی نگاہِ حرص تم سے پھر جائے، اُن کا تسلّط و تجاوز تم سے ختم ہو جائے اور تم شرافت مندانہ زندگی اور انسانی اقدار کو پالو۔ اس شرمناک زندگی سے نجات پالو کہ جس میں مٹھی بھر اسرائیلی تمہارے ارد گرد تم پر حکومت کر رہے ہیں اور مظلوم مسلمانوں کو تمہارے سامنے پامال کر رہے ہیں۔

بارالٰہا! ہم سوئے ہوؤں کو بیداری کی توفیق عنایت فرما۔
اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ایسی بصیرت دے کہ وہ مسلمانوں پر اسلامی
معیاروں کے مطابق حکومت کر سکیں اور منحوس طاغوتی بتوں کو توڑ سکیں۔[۲]

حج کے معنوی مراتب حیاتِ جاوید کا سرمایہ ہیں

حج کے روحانی مراتب کہ جو حیاتِ جاوید کا سرمایہ ہیں اور انسان کو توحید و تنزیہ کے افق کے نزدیک کرتے ہیں۔ اس وقت تک حاصل نہ ہوں گے جب تک حج کے عبادی احکام پر صحیح طور سے، مناسب طریقے سے اور ان کے جزجز پر عمل نہ ہو۔ حجاجِ محترم اور کاروانوں کے علما معظم اپنی تمام تر توجہ مناسکِ حج کی تعلیم پر مبذول کریں۔ جو لوگ مسائل جانتے ہیں وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھیں کہ خدانخواستہ وہ احکامِ حج کی خلاف ورزی نہ کریں۔ حج کے سیاسی و اجتماعی پہلو پر اس وقت تک عمل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا روحانی اور الٰہی پہلو عملی جامہ نہ پہن لے۔ آپ کی لبیک حق تعالیٰ کی دعوت کے جواب میں ہونی چاہیئے۔ آپ محض حق تعالیٰ کے آستانے تک پہنچنے کے لئے احرام باندھیں۔

حق تعالیٰ کے لئے لبیک کہتے ہوئے ہر مرتبے کے شریک کی نفی کریں۔ "میں" کہ جو شرک عظیم کا سرچشمہ ہے، سے اس کی جلّ و اعلیٰ ذات کی طرف ہجرت کریں۔ اُمید ہے کہ تلاش کرنے والوں کو وہ موتی مل جائیگا کہ جو ہجرت کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے اور وہ، وہ اجر پالیں گے کہ جو اللہ کے ذمّہ ہے۔ اگر روحانی پہلو فراموش کردیئے گئے تو پھر گمان نہ کریں کہ آپ شیطانِ نفس کے چنگال سے نجات پاسکتے ہیں۔ جب تک آپ اپنی میں کی قید میں ہیں اور نفسانی خواہشات کی قید میں ہیں جہاد فی سبیل اللہ کرسکتے ہیں نہ حریم اللہ کا دفاع۔ آپ محترم حضرات کچھ غور کریں اور اسلامی جمہوریہ کے اُن مجاہدین پر نظر کریں کہ جنھوں نے اسلام اور کشورِ اسلامی کے لئے خداپسند کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان میں کچھ شہداء زندہ (زخمی حضرات) آپ کے ساتھ مناسک حج میں شریک ہیں آپ اس عظیم تبدیلی سے سبق حاصل کریں کہ جوان حضرات کی جان نثاری کا سبب بنی ہے۔ مسلمان جان لیں کہ جب تک ایسی ہی کچھ نہ کچھ تبدیلیاں ان کے اندر پیدا نہ ہوں گی نفسِ امارہ کا شیطان اجازت دے گا اور نہ ہی شیاطینِ خارجی کہ وہ اُمتِ اسلامی اور دُنیا کے مظلومین کے بارے میں کچھ سوچیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے سب کی کامیابی کا طلب گار ہوں۔ ۵

بیٹے کی قربانی کا مسئلہ نوعِ انسانی کے نقطۂ نظر سے ایک ایسا باب ہے کہ جو نہایت اہم ہے۔ لیکن وہ چیز کہ جو اس عمل کا مبداء ہے اور وہ چیز کہ جو باپ بیٹے کے مابین ظہور میں آئی اس کا تعلق قلب و روح اور معنویت سے ہے۔ یہ اَمر اُن مسائل سے مافوق ہے کہ جو ہم لوگ سمجھتے ہیں۔ ہم سب کہتے ہیں کہ انھوں نے ایثار کیا، قربانی کی اور واقعاً ایسا ہی تھا اور یہ بات اہم بھی ہے لیکن کیا یہ بات خود ابراہیمؑ کی نظر میں بھی ایثار تھی؟ کیا ابراہیمؑ کی نظر میں بھی یہ تھا کہ وہ خدا کے حضور کوئی تحفہ پیش کررہے ہیں؟ کیا اسماعیل سلام اللہ علیہ کے پیشِ نظر بھی یہ تھا کہ وہ خدا کیلئے کوئی جانفشانی کررہے ہیں؟ یا ایسا نہیں تھا۔ جب تک انسان کی "میں" موجود ہو ایسا ہی ہے۔ جب تک اس کا "خود" موجود ہے ایسا ہے۔ اس کا نام ایثار ہے۔ اس صورت میں وہ کہتا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں اپنے بیٹے کو نثار کررہا ہوں، میں اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کررہا ہوں۔ یہ بات ہمارے لئے اہم ہے اور بہت اہم ہے۔ ابراہیمؑ کی نظر میں یہ مسئلہ نہ تھا، اُن کی نظر میں یہ ایثار نہ تھا۔ وہ "خود" کو نہ دیکھتے تھے کہ ایثار کرتے۔ اسماعیلؑ خود کو نہ دیکھتے تھے کہ ایثار کرتے۔ ایثار یہ ہے کہ میں ہوں اور تُو ہے اور پھر میرا اور تیرا عمل ایثار ہے جبکہ اہلِ معرفت بزرگوں اور اولیاء اللہ کی نظر میں یہ شرک ہے۔ اگرچہ ہماری نظر میں یہ بڑا کمال ہے اور عظیم ایثار ہے۔
عید کا ایک مفہوم ہماری نظر میں ہے اور ایک مفہوم ابراہیمؑ اور عظیم انبیاءؑ کی نظروں میں

ہے۔ ہم بھی مناتے ہیں اور وہ بھی عید مناتے ہیں لیکن ان کی عید، عیدِ لقاء ہے۔ وہ وہاں عود کرتے ہیں کہ جہاں وہ ظاہر ہوتے ہیں اور اس اَمر کے لئے وہ عید مناتے ہیں۔ اس کے معنوی پہلو بہت زیادہ ہیں کہ جو ہماری دسترس میں نہیں۔ اس کے سیاسی و اجتماعی پہلو بھی بہت ہیں اور بہت رہے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ زیادہ ہوں گے۔[۶]

سیر الی اللہ ہی بنیاد ہے

ہماری خواہش ہے کہ انشاء اللہ ظالموں سے نجات پائیں۔ ہماری تمنا ہے کہ بڑی طاقتوں کو شکست دیں اور انشاء اللہ انھیں مسلمان ممالک سے نکال باہر کریں اور یہ سب کچھ اس لئے تاکہ ان علاقوں میں ایک سکون پیدا ہو اور اس سکون کے نتیجے میں ایک روحانی سیر کا سلسلہ شروع ہو، اللہ کی طرف ہدایت وجود میں آئے، جو چیز اساس ہے وہ "سیر الی اللہ" ہے، اللہ کی طرف توجہ ہے۔ سب عبادات اس کے لئے ہیں۔ آدمؑ تا خاتمؐ سب انبیاء کی زحمتیں "سیر الی اللہ" کے لئے تھیں۔ سب سے بڑا بت نفس کا بُت ہے، اسے توڑنے کے لئے تھیں اور پھر باقی بُتوں کو توڑنے کے لئے۔

الحمدللہ اب کے برس مکّہ میں برپا ہونے والے عظیم مظاہروں اور زوردار نعروں کی بدولت بتوں کا کچھ رُعب ٹوٹا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہو گا۔ اُمید ہے کہ ہر سال یہ سلسلہ بڑھتا رہے گا، مسلمان باہم ملتے رہیں گے اور اس مقام پر مل کر آواز بلند کریں گے کہ جو آواز بلند کرنے کا مقام ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو بیدار کرے، سب مسلمانوں کو بیدار کرے۔ مسلمانوں کے مفادات کی طرف ان کی توجّہ زیادہ کرے۔

مجھے اُمید ہے کہ علاقے کی حکومتیں بھی ہوش میں آئیں گی اور یہ ملّا جو غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس سے اپنے آپ کو بچائیں گی، امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کے غلط پروپیگنڈا سے اپنے آپکو بچائیں گی اور ہم آواز ہو کر چلیں گی تاکہ اسلام کو ان خونخواروں کے ہاتھوں سے نجات دلا سکیں اور مسلمان ممالک کو ان لوگوں سے نجات دلا سکیں کہ جو انھیں ہڑپ کر جانا چاہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اور آپ سب کو توفیق عنایت کرے کہ ہم اسلام اور احکامِ اسلام سے آشنا ہو کر عید منا سکیں۔[۷]

اسلامی ممالک کے محترم بہن بھائیوں سے سب سے پہلے یہ نکتہ عرض کروں گا کہ حج ایک عظیم عبادت ہے جس کی انجام دہی کے لئے آپ مشرف ہو رہے ہیں۔ اسے مناسب صورت میں اور اللہ کے حکم کے مطابق انجام دیجئے گا اور علماً اعلام سے اس کے مسائل پوری توجہ سے یاد کیجئے گا۔ خدانخواستہ حج کے بعد جب وقت گزر چکا ہو پتہ چلے کہ اس میں کوئی خلل واقع ہو گیا ہے کہ جس کے باعث حج باطل ہو چکا ہے اور آپ کی زحمتیں ضائع ہو چکی ہیں۔ علما محترم کوشش فرمائیں کہ زائرین محترم کو اُن کے فرائض سے آگاہ کریں تاکہ حج شریعت مطہرہ کے مطابق انجام پائے۔ سب عبادات میں سب سے اہم اخلاص عمل ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی نے کوئی عمل خود نمائی کے لئے اور دوسروں کو دکھانے کے لئے انجام دیا اور اپنے عمل کی خوبی کا رُخ بدل دیا تو اس کا عمل باطل ہے۔

حجاجِ محترم متوجہ رہیں کہ غیرِ خدا کی رضا ان کے عمل میں شامل نہ ہو۔ حج کے معنوی پہلو بہت سے ہیں۔ سب سے اہم یہ ہے کہ حاجی جانے کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کس کی دعوت پر لبیک کہہ رہا ہے، کس کا مہمان ہے اور اس مہمانی کے آداب کیا ہیں؟ حاجی کو یہ جاننا چاہیئے کہ ہر خود خواہی اور خود بینی خدا خواہی کے منافی ہے اور ہجرت الی اللہ کے خلاف ہے اور اس سے حج کی معنویت گھٹ جاتی ہے۔ اگر انسان اِسی ایک عرفانی و معنوی پہلو کو پالے اور اُس کی لبیک واقعاً حق تعالیٰ کی آواز کے جواب میں ہو تو وہ سیاسی، اجتماعی، ثقافتی یہاں تک کہ فوجی میدان میں کامیاب ہو جائے اور ایسے انسان کے لئے شکست کا کوئی مفہوم نہ رہے۔

اللہ تعالےٰ اس سیرِ معنوی اور ہجرتِ الٰہی سے ذرّہ بھر حصّہ ہم سب کو نصیب فرما دے۔ ۸

اسلامی و اخلاقی اصولوں کی پاسداری

آپ عزیز زائرین ایک ایسے ملک سے سوئے حق روانہ ہو رہے ہیں جس پر سے الطافِ خداوندی کے طفیل اور ولی اللہ اعظم روحی لمقدمہ الفداء کی برکتِ دُعا سے سختیوں، دشواریوں اور تنگیوں کے دور لد گئے ہیں۔ الحمدللہ تعالےٰ آپ لوگ تمام میدانوں میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم ابھی آغازِ کار ہے۔ آپ نے مشرق و مغرب کی بوسیدہ ثقافت کو ٹھکرا دیا ہے اور اس تنزّل یافتہ عصرِ شاہی کی ثقافت کو بھی ٹھوکر مار دی ہے کہ جو ہمارے عزیز جوانوں کو بُرائی کی دعوت دیتی تھی اور ہماری

یونیورسٹیوں کو مغرب اور کبھی مشرق کی خدمت گزار بنانے کے درپے تھی۔ آپ نے اُن ثقافتوں کو مسل کر رکھ دیا ہے کہ جس نے ہمیں غیروں پر انحصار کرنے والی اور بڑی طاقتوں کی خدمت گزار قوم بنا ڈالا تھا، جنھوں نے برائیوں، بدکاریوں اور نشہ پرستیوں کو روز افزوں کر رکھا تھا اور جو ہمیں انسانیت و اخلاق سے دور کر دینے کے درپے تھیں۔ اُن کے بجائے آپ نے شرافتِ انسانی، تقویٰ، دلیری، شجاعت، صبر، بہادری، مُروّت، نیکی و پرہیزگاری میں تعاون اور قوم و ملّت کے مفادات کی طرف توجّہ جیسی اقدار کو رواج دیا ہے۔

آج آپ سرافرازی سے الٰہی ثقافت کی پیش رفت کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ نے اجتماعی مقاصد کے لئے اپنی صفوں کو منظم کر کے مختلف گروہوں میں اتحاد کو مضبوط بنایا ہے، سب کو ایک طرف اور ایک ہی سمت میں حرکت دی ہے۔ آپ نے تفرقہ پردازوں اور مشرق و مغرب کے اندھے بہرے غلاموں کو ٹھکرا دیا ہے اور انھیں ناکام کر دیا ہے۔ آپ نے مختلف گروہوں کو ایک گروہ بنا دیا ہے اور سب کو مُلک و قوم اور دینِ جاوید حق کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ آج آپ نے ایران کو ایک ایسا مُلک بنا دیا ہے جو دوست و دشمن سب کی زبان پر ہے۔ دوستوں نے اس اسلامی تحریک پر نظر لگا رکھی ہے جو حیاتِ اسلام کی تجدید کا باعث ہے۔ ان کی یہ نظر پرچمِ توحید کے نیچے اتحادِ اسلامی کے حصول کے لئے ہے جس کی آواز دنیا کے اس حصّے سے بلند ہوئی ہے اور ساری دھرتی پر پھیل گئی ہے۔ وہ کوشش و جہاد کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ دشمنوں کو اس برقِ الٰہی کا خوف ہے کہ کہیں یہ ملکوں اور اللہ کے بندوں پر اُن کے ظلم کا سلسلہ نہ بند کر دے لہٰذا وہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ لیکن اسلام کی قوّت نے اُن کا چین حرام کر دیا ہے۔ اسلامی اقوام اور ان کے ساتھ ساتھ دُنیا کے پسے ہوئے انسانوں نے باہم مل کر انھیں لرزہ بر اندام کر دیا ہے۔ شرق و غرب کی چھوٹی بڑی حکومتیں اسلامی جمہوریہ ایران سے تعلقات قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ سب امور اللہ تعالےٰ کی خاص عنایات اور اسلامِ عظیم کی برکات میں سے ہیں؟ وَلَاَ حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلیِّ العظیم۔

فوجی حوالے سے خداوند قدیر کی تائید سے آج یہ صورتِ حال ہے کہ عراقی حکومت مفلوک الحال ہو چکی ہے، شکست خوردہ ہے اور زوال کے نزدیک ہے۔ مشرق و مغرب کا یہ تمام اسلحہ اور عالمی لٹیروں کی حمایت اس ایجنٹ کو نہیں بچا سکی۔ سپاہیانِ اسلام کی تباہ کن ضربوں نے اُن سے قوّتِ فکر چھین لی ہے۔ اُمید ہے کہ اللہ کی عنایت سے یہ خار خواری کے ساتھ مسلمانوں بالخصوص عراق کی شریف ملت کی راہ سے ہٹ جائے گا اور عراق کی مسلمان قوم اپنی تقدیر اپنے ہاتھ میں لے

کر دیگر مسلمانوں کے ساتھ برادری اور برابری کی بنیاد پر زندگی بسر کرے گی۔

حجاجِ محترم کو ان نصیحتوں سے میرا مقصد یہ ہے کہ شرعِ مطہر اور شہیدوں کی وارث ایرانی قوم کی طرف سے اُن پر جو عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُن کی توجہ ان کی طرف مبذول کرواؤں۔ آج اس سفر میں آپ معرضِ امتحان میں ہیں۔ کیونکہ آپ ایرانی قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ جاننا چاہیئے کہ دنیا بھر سے مرکزِ وحی کے گرد جمع ہونے والے لاکھوں زائرین کی پُر تلاش نگاہیں آپ کی حرکات و اعمال کا بغور جائزہ لیں گی۔ آپ کہ جو زائرین بیت اللہ ہیں کو دوست کمالِ اشتیاق سے دیکھنا چاہیں گے۔ ایرانی قوم کے مختلف پہلوؤں بالخصوص اخلاقی و روحانی پہلو میں جو عظیم تبدیلی رونما ہوئی ہے وہ کس قدر ہے جبکہ آپ کے مخالفین وقائع نگاری، خبر اُڑانے اور نفاق پیدا کرنے کے لئے اس مقدس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ آپ کی کمزوریوں کی تلاش میں ہیں تاکہ رائی کا پہاڑ بنالیں اور اسے ذرائعِ ابلاغ، مطبوعات اور تقاریر میں لے آڑیں اور اسے صرف اسلامی جمہوریہ کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف استعمال کریں۔

جو کچھ کہا گیا ہے اس کے پیشِ نظر آپ زائرین محترم دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ایک راستہ سعادت کا ہے اور وہ اسلامی جمہوریہ، اسلام عزیز، ملّت بزرگوار، عظیم الشان مجاہدین اور لقاء اللہ سے پیوستہ ہو جانے والے شہداء کی حفظِ آبرو کا راستہ ہے اور اس کے لئے آپ کو اسلامی و اخلاقی قوانین کی رعایت کرنا ہوگی، اپنے اعمال و افعال و گفتار کا خیال تمام مواقع پر اور تمام مشاعرِ حج میں رکھنا ہوگا نیز تمام بندگانِ خدا کے ساتھ اسلامی اخلاقی آداب کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔ دوسرا راستہ بدبختی کا ہے اور وہ جو کچھ بیان ہوا ہے اُسے ملحوظ نہ رکھ کر اللہ کی مقدس بارگاہ سے مردود ہونیکا راستہ ہے۔ یہ اسلامی جمہوریہ کے وقار کے منافی کام کا راستہ ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعاگو ہوں کہ وہ سب کو اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے مفادات کی حفاظت کی توفیق عطا کرے۔ ۹

عرفانِ اسلام اسکی عبادات میں مضمر ہے

الحمدللہ چند سطوں سے حج بہتر ہوگیا ہے۔ اس برس بھی خوب تھا۔ دُنیا میں یہ بات عام ہونی چاہیئے کہ حج یہ ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ اور رسول اللہ اسی معنیٰ میں حج چاہتے تھے۔ وہی رسول اللہ کہ

جنھوں نے اجتماعی حج میں سورۂ برائت پڑھنے کے لئے بھیجی۔ یہ اس لئے تھا تاکہ ہمیں سمجھائیں کہ وہاں سورۂ برائت پڑھی جانا چاہیئے۔ حالانکہ وہ رسول اللہ کا اپنا زمانہ تھا۔ یہ مشکلات کہ جو آج مسلمانوں کو درپیش ہیں اُس وقت نہ تھیں کوئی اور صورتِ حال تھی۔ تاہم قرآن شریف اور حدیث ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ حج کے موقع پر یہ کام کرنے چاہئیں۔ حج اور تمام عباداتِ اسلامی میں یہ تمام پہلو موجود ہیں یہ بات معجزاتِ انبیاء میں سے ہے اور خصوصاً معجزۂ اسلام ہے کہ اس کا عرفان اس کی عبادات میں رچا بسا ہے۔ اگر انسان، ایک آدمی کہ جو ان امور کا اہل ہو وہ اسی نماز کے عرفانی پہلو کی جستجو کرے کہ جو اس کے افکار اور دیگر کاموں میں موجود ہے تو وہ دیکھے گا کہ کیا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔

معراج ہے، مومن کی معراج ہے یعنی انسان کو جہانِ ماورائے طبیعت اور عالمِ وجود سے مافوق کھینچ لے جاتی ہے۔ کبھی تو اس کے ایک کلمہ میں اس طرح سے ہوتا ہے، کبھی ایک جملے میں اتنی روحانی تاثیر ہوتی ہے اور ایسا عرفانی پہلو ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی ایک انسانِ سالک کے لئے تحقق و وجود پیدا کرے تو وہ تمام حجابات سے گزر جاتا ہے۔ جیسے قرآن کی سورۂ حمد ہے اور جو پہلی سورت ہے۔ اسے نماز میں پڑھنے کا حکم ہے اور کہا گیا ہے کہ سورۂ حمد کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ اسی سورہ میں تمام معارف موجود ہیں۔ بہرحال کوئی نکتہ سنج ہو اُسے چاہیئے کہ اس میں غور کرے۔ خوب، ہم تو اس کے اہل نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں "الحمدللہ" یعنی (حمد) سزاوار ہے (اس کے لئے) "الحمدللہ رب العالمین" یعنی سزاوار ہے کہ تمام تعریفیں خدا کے لئے ہوں۔ البتہ قرآن یہ نہیں کہتا۔ قرآن کہتا ہے کہ حمد اصلاً خدا کے علاوہ کسی کی ہوتی ہی نہیں۔ جو بُت پرست ہے وہ بھی حمد کرتا ہے، وہ بھی خدا کے لئے ہے۔ وہ خود نہیں جانتا۔ خرابی ہمارے نہ جاننے اور ہماری جہالت میں ہے۔ "ایاک نستعین" کا یہ معنیٰ نہیں کہ ہم انشاء اللہ تمام تر استعانت تجھ سے چاہتے ہیں، نہیں عملی صورت تو یہ ہے کہ غیر خدا سے استعانت کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اصلاً کوئی اور قدرت ہی نہیں۔ اللہ کے علاوہ اور قدرت ہے کونسی؟ تیرے پاس جو کچھ ہے کیا وہ اللہ کی قدرت کے علاوہ کچھ ہے؟ ایسا نہیں کہ ہم انشاء اللہ، اللہ کی عبادت کرتے ہیں، انشاء اللہ خدا سے استعانت چاہتے ہیں۔ حقیقت اس طرح سے ہے، واقعیت یوں ہے کہ غیر خدا کی عبادت و مدح دنیا میں ہوتی ہی نہیں، اس کے سوا کسی کی مدح نہیں ہوتی۔ یہ جو شیطانوں، بادشاہوں وغیرہ کی مدح کرتے ہیں نہیں سمجھتے کہ یہ مدحِ خدا ہے۔ یہ لوگ اس سے غافل ہیں۔ مدح تو کمال کی ہوتی ہے، نقصان و زوال کی مدح نہیں ہوتی۔ جو کوئی بھی کسی اور سے استعانت چاہے، دراصل خدا سے استعانت کی طلب ہے۔ یہ سورت یہی کہتی ہے۔ جو لوگ اہل ہیں، ان مسائل کی اہلیت رکھتے ہیں اُن کے لئے

اگر قرآن کی یہی ایک سورت تحقق پیدا کرے تو تمام مشکلات حل ہوجائیں گی کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے کہ ہر چیز اُس طرف سے ہے تو پھر کسی طاقت سے نہیں ڈرتا۔ یہ جو ہم (بڑی) طاقتوں سے ڈرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم انھیں طاقت خیال کرتے ہیں۔ جب انسان طاقت کو اُس کی طاقت سمجھتا ہے۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی جانب سے ہے تو پھر کسی اور سے نہیں ڈر سکتا۔ ہمارے تمام تر خوف اس لئے ہیں کہ ہم نہیں سمجھتے کہ قدرت ایک ہی ہے اور وہ قدرت سب کے نفع میں بھی ہے۔ وہ طاقت افراد، معاشرے اور سب انسانوں کے فائدے میں ہے۔ اگر ہم یہ بات سمجھ جائیں کہ جو کچھ بھی ہے اسی کی جانب سے ہے، جو کچھ ہے ہمارے نفع میں ہے اور ہماری پرورش کے لئے ہے تو یہ مسائل حل ہو جائیں۔ شرط یہی ہے کہ انسان واقعاً اس بات کو سمجھے، مشاہدہ کرے اور اس میں جذب ہوجائے۔ ۱۰

بیت اللہ کے زائرین، اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرے، کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ کاروانوں میں موجود علما محترم سے حج کے اعمال و مناسک اچھی طرح یاد کریں اور اُن کی راہنمائی کے بغیر کوئی کام نہ کریں، چہ بسا خدانخواستہ سہل انگاری کی وجہ سے آپ کا عمل باطل ہوجائے پھر آپ اس کا ازالہ کبھی نہیں کرسکیں گے یا پھر احرام میں باقی رہیں گے اور واپسی پر اپنی اور اپنے اقرباء کی زحمت کا موجب بنیں گے اور یہ ایک شرعی ذمّہ داری ہے کہ جس سے غفلت نہیں کی جانا چاہیئے۔ علما محترم سے بھی عرض کرتا ہوں کہ اپنے گروہ کے اجتماعات میں وضاحت سے یوں بیان کریں کہ سب سمجھ سکیں علاوہ ازیں ان کے بجالانے کے موقع پر بھی ان کی طرف متوجہ رہیں اور اُن کی راہنمائی فرمائیں۔ ۱۱

سفر حج میں قرآن سے ارتباط سے غافل نہ ہوں

زائرین محترم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان مقاماتِ مقدسہ پر اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے سفر کے دوران میں قرآن کریم کہ جو صحیفۂ الٰہی و کتاب ہدایت ہے سے ارتباط سے غافل نہ ہوں کیونکہ مسلمانوں کے پاس جو کچھ بھی ہے اور جو کچھ بھی ہوگا، گزشتہ تاریخ میں اور آئندہ سب اس کتابِ مقدس کی بھرپور برکتوں کے طفیل ہے۔ اسی موقع پر میں تمام علمائے اعلام، فرزندانِ قرآن اور دانشورانِ ارجمند سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ اس کتابِ مقدس سے غفلت نہ فرمائیں کہ جو "تبیانِ کلّ شیءٍ" ہے اور جو مقامِ جمع الٰہی سے قلبِ نورِ اوّل اور ظہورِ جمع الجمع پر چمکی ہے۔ یہ وہ الٰہی آسمانی کتاب ہے جو

تمام اسماء، صفات، آیات اور بنّیات کی عینی و کتبی صورت ہے۔ ہماری دسترس اس کے مقاماتِ غیبی تک نہیں ہو سکتی اور مَن خوطب بہ (جس سے خطاب کیا گیا ہے) کے وجودِ اقدسِ جامع کے سوا کوئی اس کے اسرار سے آگاہ نہیں ہے اور اس ذاتِ مقدس کی برکت سے اور اُن کے سکھانے سے خلّص اولیائے عظام نے اُسے پایا ہے۔ نیز مجاہدات اور قلبی ریاضتوں کی برکت سے اس سے خلّص اہلِ معرفت نے کچھ پرتو حسبِ استعداد اور اپنے حاصل شدہ مراتب کے مطابق پایا ہے۔ اب لسانِ وحی کے ذریعے مراحل و مراتب سے نزول کے بعد کتبی صورت میں بے کم و کاست، کسی ایک حرف کی کمی و زیادتی کے بغیر ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ خدانخواستہ یہ مہجور ہو جائے۔ اگرچہ اس کے مختلف العباد اور ہر بعد کے مراحل و مراتب عام بشر کی دسترس سے دور ہیں لیکن پھر بھی علم و معرفت اور استعداد کے مطابق اہلِ معرفت و تحقیق مختلف شعبوں میں فہم کے قریب مختلف زبان و بیان میں عرفانِ الٰہی کے اس لامتناہی خزینے اور کشفِ محمدیؐ کے بحرِ مواج بہرہ ور ہو جاتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اہلِ فلسفہ و برہان اس کتابِ الٰہی کے خاص رموز کے بارے میں تحقیق کے ذریعے اور اُن گزشتہ عمیق مسائل کے اشارات سے فلسفۂ الٰہی کے براہین کشف کر کے اور انھیں حل کر کے اُن کے اہلِ افراد تک پہنچاتے ہیں۔ آدابِ قلبی اور مراقباتِ باطنی سے وابستہ افراد جو کچھ قلبِ عوالم نے "اَدَّبَنِی رَبِّی" سے پایا ہے اس کا ایک گوشہ اور ایک گھونٹ اس کوثر کے پیاسوں کو بطورِ ہدیہ پیش کرتے ہیں اور ممکنہ حد تک اُنھیں آدابِ الٰہی سے مؤدب کرتے ہیں اور تشنۂ ہدایت متقین نے نورِ تقویٰ کے ذریعے "ہدی للمتقین" کے جوش مارتے ہوئے چشمے سے جو کرن پائی ہے اسے ہدایتِ الٰہی کے عاشقانِ سوختہ کے لئے سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بہرحال علمائے اعلام اور دانشورانِ معظم کا ہر گروہ اس کتابِ مقدس کے مختلف ابعاد میں سے کسی ایک بُعد سے وابستگی اختیار کرکے اور قلم ہاتھ میں تھام کر عاشقانِ قرآن کی آرزو پوری کرے۔ انھیں چاہیے کہ قرآن کے سیاسی، سماجی، اقتصادی، فوجی، ثقافتی اور صلح و جنگ کے پہلوؤں پر وقت صرف فرمائیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ کتاب تمام چیزوں کا سرچشمہ ہے۔ اس میں عرفان و فلسفہ بھی ہے اور ادب و سیاست بھی تاکہ جاہل افراد یہ نہ کہیں کہ عرفان و فلسفہ خیال آرائیوں اور تخیلات سے زیادہ کچھ نہیں اور ریاضت اور سیر و سلوک درویشانِ قلندر کا کام ہے یا یہ کہ اسلام کو سیاست، حکومت اور انتظامِ مملکت سے کیا سروکار اور یہ کام تو بادشاہوں، حکمرانوں اور اہلِ دنیا کا ہے یا اسلام ایسا صلح و آشتی کا دین ہے کہ جو ستمگروں سے بھی جنگ و جدال نہیں چاہتا اور یوں وہ قرآن کو اسی کیفیت سے دوچار کر دیں کہ جن سے جاہل کلیسا اور بازیگر سیاستدانوں نے مسیح کے عظیم الشان دین کو دوچار کر دیا ہے۔

ہاں! اے حوزہ ہائے علمیہ اور دانش گاہ ہائے اہلِ تحقیق اُٹھ کھڑے ہوں اور قرآنِ کریم و مقدس نما جاہلوں اور جسور عالموں کے شر سے نجات دلائیں کہ جو جانتے بوجھتے ہوئے قرآن اور اسلام پر چڑھ دوڑے ہیں۔ میں سنجیدگی کے ساتھ، مروج تکلف کی بنیاد پر نہیں کہتا ہوں کہ اشتباہ و جہالت میں ضائع شدہ اپنی عمر کا مجھے افسوس ہے۔ آپ، اے اسلام کے آبرومند فرزندو! دینی تعلیم کے مراکز اور یونیورسٹیوں کو قرآن کی عظمتوں اور بہت سے مختلف پہلوؤں کی طرف توجہ کے ساتھ بیدار کریں۔ تدریسِ قرآن کو اس کے ہر شعبے کے حوالے سے اپنا مطمعٔ نظر اور مقصد عالی قرار دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ راقم کی طرح آخر عمر میں کہ جب بڑھاپے کی کمزوری آپ پر حملہ آور ہو آپ پشیمان ہوں اور ایّام جوانی کا غم کھائیں۔ ۱۲

فریضۂ حج عبادت بھی۔ سیاست بھی

فصلِ سوم

عبادت وسیاست باہم مدغم ہیں

اسلام میں موجود عید الفطر، عید الاضحیٰ، حج مقاماتِ حج، نمازِ جمعہ و جماعت اور روز و شب کی با جماعت نمازوں جیسے امور اور مواقع عبادی پہلو بھی رکھتے ہیں اور سیاسی و اجتماعی پہلو بھی۔ اسلام کا جذبۂ عبادی اُس کے جذبۂ سیاسی میں ہے۔ یہ دونوں پہلو باہم مدغم اور ایک دوسرے میں منضم ہیں۔ دینِ اسلام فقط عبادی نہیں اور یہ بندے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے مابین ہی ایک تعلق کا نام نہیں۔ اس کی سیاست اس کی عبادات میں مدغم ہے اور اس کی عبادت سیاست میں رچی بسی ہے۔ یعنی عبادی پہلو ہی سیاسی پہلو ہے۔ یہی عیدوں کے موقع پر اجتماعِ نماز عبادت ہے لیکن یہ اجتماع بذاتِ خود سیاسی پہلو بھی رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان اجتماعات سے خوب فائدہ اُٹھائیں۔ [1]

ہم کہتے ہیں کہ صرف عالمِ دین کو نہیں بلکہ سب گروہوں کو سیاست میں حصّہ لینا چاہیئے۔ سیاست مال و دولت کی طرح کوئی موروثی چیز نہیں۔ اسی طرح یہ کوئی پارلیمنٹ یا بعض خاص افراد سے بھی مختص نہیں۔ سیاست کا معنیٰ کسی مُلک کی چیزوں کی وضعیت کے پیشِ نظر اس ملک کا نظام چلانا ہے۔ اس مُلک کے سب باسی اس معنیٰ کے لحاظ سے سیاست میں حصّہ لینے کا حق رکھتے ہیں عورتوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ سیاست میں حصّہ لیں۔ اُن کی یہ ذمّہ داری بھی ہے۔ علما کو بھی حق پہنچتا ہے کہ

سیاست میں حصّہ لیں۔ اُن کی بھی یہ ذمّہ داری ہے۔ دینِ اسلام دینِ سیاست ہے۔ اس طرح سے کہ اس کی ہر چیز سیاست ہے، یہاں تک کہ اس کی عبادت بھی۔ آپ دیکھیں کہ یہی نمازِ جمعہ طاغوت کے زمانے میں (شاہ کے دور میں) درست طور پر برپا نہیں ہوسکتی تھی۔ کبھی چپکے سے کسی ایک مسجد میں نماز پڑھ لیتے تھے جبکہ نمازِ جمعہ کی وضعیت ایسی نہیں ہے بلکہ ویسی ہے کہ جیسی اب انجام پاتی ہے اور چند ہفتوں سے یہ سلسلہ جاری ہے....

نمازِ جمعہ عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی اجتماع ہے۔ نمازِ جمعہ کے خطبے میں دورِ حاضر کے سیاسی مسائل زیرِ بحث آنے چاہئیں۔ اس میں مسلمانوں کی مشکلات کا ذکر ہونا چاہیئے نمازِ جماعت بھی اسی طرح ہے۔ نمازِ جماعت میں ایک محلے کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ یہ اس لئے ہے تاکہ یہ لوگ اپنی مملکت کے حال سے آگاہ ہوں۔ اپنی مشکلات سے آگاہ ہوں اور انھیں دُور کریں۔ مکہ میں مختلف جگہوں پر عظیم اجتماع۔ منیٰ میں، عرفات میں، مشعر میں، مکہ میں اور مدینہ میں اجتماع اسلامی ممالک کے تمام طبقوں کا اجتماع۔ ان سب مسلمان کا اجتماع کہ جو استطاعت رکھتے ہیں اور مشرف ہوتے ہیں۔ یہ سب سیاسی اُمور ہیں۔ ہر مقام پر اس کی اپنی حد کے مطابق۔ کبھی شہر کی حد ہے اور کبھی گاؤں کی..... ۲

زحمتیں سفرِ حج کا ناگزیر حصّہ ہیں

ضروری ہے کہ حجاج حج کے واجبات و محرّمات علمائے اعلام سے اچھی طرح یاد کرلیں تاکہ کہیں خدانخواستہ ان کے برخلاف اس طرح سے سرزد ہوجائے کہ اُن کی ساری زحمتیں ہی اکارت جائیں یا ذمّہ داری سے سبکدوش نہ ہونے کا باعث ہو اور خود انھیں مسائل پیش آئیں۔

ضروری ہے کہ ایران کے محترم زائرین توجّہ کریں کہ وہ ایک ایسے مُلک سے راہیٔ حج ہورہے ہیں کہ جو انقلابی، اسلامی اور احکامِ اسلام سے وابستہ ہے۔ دوستوں اور دشمنوں کی نظریں ان پر لگی ہوئی ہیں۔ دوست دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ زائرینِ محترم اپنے اسلامی عہد پر باقی ہیں، اپنے قول و فعل اور دنیا کے مسلمانوں سے اپنے برتاؤ میں اپنے یا شکوہ انقلابِ اسلامی کی آبرو کا لحاظ رکھتے ہیں، زحمتیں، مشقتوں اور کسی چیز کی کمی کہ جو اس سفرِ مقدس کا ناگزیر حصّہ ہیں کے موقع پر صبر و بردباری کا مظاہرہ کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ کو امور میں حاضر و ناظر جانتے ہیں، سرفراز ہو کر اپنے مُلک کو واپس جاتے

ہیں اور اپنے ملک اور انقلاب کو مسلمانانِ عالم کے سامنے سرافراز کرتے ہیں اور اپنے عزیز وطن کے اسلامی انقلاب کو مسلمانانِ عالم اور اسلامی ممالک تک پہنچاتے ہیں یا خدانخواستہ ان میں سے بعض کا اخلاق و کردار (دوسرے) بھائیوں کے سامنے اسلام کے خلاف ہوتا ہے' اُن سے کوئی ایسا عمل یا قول سرزد ہو جاتا ہے جو اگرچہ چھوٹا ہو لیکن اسلام اور اسلامی جمہوریہ (ایران) کی ہتک کا باعث ہوتا ہے کہ جو ایک ناقابلِ معافی گناہِ کبیرہ ہے؟ دشمنوں کی نظریں اس لئے لگی ہیں کہ وہ ان کے قول و فعل اور اخلاق میں کوئی خرابی نکالیں اور خدانخواستہ اگر کوئی مسئلہ اگرچہ بہت چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اُن کے ہاتھ آجائے اور وہ اسے اپنے پروپیگنڈوں میں لے اُڑیں اور چھوٹی باتوں کو بہت بڑا بنا کر پیش کریں' اسلام اور انقلاب کا چہرہ دنیا والوں کے سامنے مسخ کرکے پیش کریں، ایرانی مسلمانوں کو دُنیا کے دوسرے مسلمانوں کے سامنے بے نظم و ضبط ثابت کریں' اسلام کو انسانی اقدار سے دُور ایک مکتب قرار دیں اور ایران کی شریف ملّت کو زوال یافتہ' تمدّن سے عاری اور ترقی سے دُور قوم قرار دیں۔ جاننا چاہیئے کہ حجاجِ محترم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور شریف و مجاہد ملّت کے سامنے اسلام اور اس کی انسانی تعلیمات کے حوالے سے نہایت خطیر اور بڑی ہے۔ انھیں ہرگز یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ سال دوسرے برسوں کی مانند ہے کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ بڑی طاقتوں اور اُن کے حاشیہ برداروں کی گرفت اسلامی ممالک اور مظلومین عالم پر بڑھتی جا رہی ہے اور مظلوم مسلمانوں کا خون اُن کے پنجوں سے پہلے کی نسبت زیادہ ٹپک رہا ہے۔

اس وقت دنیا کی بڑی طاقتیں اسلام اور مشرق و مغرب سے اس کی آزادی کی جدوجہد سے بڑی وحشت میں ہیں۔ بڑے شیطان نے چھوٹے شیطانوں کو دعوت دی ہے کہ نورِ الٰہی کو خاموش کرنے کے لئے تمام تر سازشوں میں مل جل کر کام کریں۔ ۳

امریکہ خلیجِ فارس کا کیا لگتا ہے

آپ حضرات کہ جو بیت معظمِ الٰہی کی زیارت پر مشرف ہو رہے ہیں کو اس اَمر کی طرف بہت توجّہ دینا چاہیئے کہ لوگوں میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مسائلِ حج کو اچھی طرح سے نہیں جانتے۔ قبل اس کے کہ وہ کوئی کام کریں آپ اُن سے مسائلِ حج بیان کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں عوام کو جمع کریں اور اُن سے باقاعدہ مسائلِ حج بیان کریں۔ واجبات و محرمات وغیرہ بیان کریں۔ علاوہ ازیں وہ مسائل

بھی کہ جو مسلمانوں سے بیان کیئے جانے چاہئیں۔ اس کے لئے اُن کے ساتھ مل کر بیٹھیں۔ البتہ یہ سب ایک نظام اور پروگرام کے تحت ہونا چاہیئے۔ انھیں متوجہ کریں کہ جناب آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں کہ امریکہ دنیا کے اس کونے سے آئے اور آپ کا نظام چلائے، وہ خلیج فارس کا نظام کیوں چلائے؟ خلیج فارس کا تجھ (امریکہ) سے کیا مطلب؟ تو کون ہے کہ اُس کونے سے خلیج فارس کو کنٹرول کرے؟ یہ کام ہمیں خود کرنا چاہیئے، تیرا اس سے کیا تعلق ہے؟ مسلمانوں کو یہ کام خود سے کرنا چاہیئے۔ خلیج کے رہنے والوں کو یہ کام کرنا چاہیئے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم تمام اسلامی ممالک کے ساتھ بھائی چارہ قائم کریں، سب حکومتوں کے ساتھ جبکہ مُنہ موڑنے والے پلٹ رہے ہیں اور ہم سے رشتۂ اخوت قائم کر رہے ہیں۔ ہم سب کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ باعزت ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ کے غلام نہ ہوں۔ امریکہ دنیا کے اُس حصے سے تم پر سرداری نہ کرے۔ اُس طرف سے روس بھی (ایسا نہ کرے)۔ آپ آپس میں اکٹھے ہوں۔ آپ کی بھی حکومتیں آپس میں اکٹھی ہوں۔ آپ کی قومیں آپ کے پیچھے ہیں۔ آپ قوموں سے اچھا سلوک کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا اور اسلامی اصولوں کو ملحوظ رکھا تو یہ قومیں آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس وقت حکومتِ ایران کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ وہ عوام کی خدمت کر رہی ہے اور عوام بھی اس کے ساتھ ہیں۔ عوام خود محافظ ہیں۔ رضا خان اور محمد رضا خان کے زمانے میں کبھی کوئی مشکل پیش آجاتی تو عوام خوش ہوتے کہ ان (حکمرانوں) کو مشکل پڑی ہے۔ اگر آج ملک کو کوئی مشکل پیش آجائے یا حکومت کو پیش آجائے تو یہ عوام ہیں کہ جو اسے حل کرتے ہیں۔ حکومت بھی خدمت گزار ہے اور اسے خدمت گزار ہونا بھی چاہیئے۔ پارلیمنٹ بھی خدمت گزار ہے اور اسے خدمت گزار ہونا بھی چاہیئے۔ ہم سب کو اِن عوام کا خدمت گزار ہونا چاہیئے۔ ہم سب کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ جو جنگی مسائل سے نمٹ رہے ہیں جبکہ اس قدر دباؤ بھی ہیں اور سب مخالف ہیں اور سب چاہتے ہیں ہم شکست کھا جائیں۔ الحمدللہ آج ایران کا ذکر پوری دنیا میں ہے اور مسلمان اس کے ساتھ ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس سفر مبارک میں آپ کامیاب ہوں گے کہ مسلمانانِ عالم، مختلف ملکوں کے علما اور ان درباری علما کو کہ جو وہاں لازماً آئیں گے کو متوجہ کریں کہ جناب آپ کیوں اپنی عزت اس میں سمجھتے ہیں کہ امریکہ کی غلامی کریں اور صہیونیوں کی خدمت کریں؟ آپ اپنی سرداری اسلام سے حاصل کریں، اپنی سرداری بیت اللہ سے حاصل کریں۔ پرچم اسلام کے گرد جمع ہو جائیں، خانۂ خدا کے گرد جمع ہو جائیں اور آپس میں عہد کریں کہ آپ سب کا اجتماع مصالحِ اسلام کے خلاف نہ ہوگا بلکہ اس کے مصالح کے مطابق ہوگا۔ انشاءاللہ بڑی طاقتوں کی

بالادستی ختم کر دیں اور یہ عظیم اسلامی کانفرنس انشاءاللہ وہ نتیجۂ مطلوب حاصل کرے کہ جو اسلام چاہتا ہے۔ آپ سلامتی وسعادت سے مشرف ہوں۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے دُعا کیجئے۔ دُعا کیجئے۔ دُعا کریں کہ مسلمان اور اُن کے لیڈر بیدار ہوں اور مصالح اسلام کی طرف توجہ کریں۔ اس قوم کے لئے دعا کریں کہ جس نے خلوص کے ساتھ اپنی ہر چیز اسلام کے لئے وقف کر دی ہے اور مصروفِ کار ہے۔ ان دِل کے اندھوں کے لئے بھی دُعا کیجئے کہ جو کبھی ایران یا دیگر مقامات پر ہوتے ہیں کہ اللہ انھیں ہدایت کرے اور وہ دامنِ اسلام میں واپس آجائیں اور مصالحِ اسلام کی طرف توجہ دیں اور غلط کاموں کی فکر میں نہ رہیں اور اس قوم کے ساتھ ہو جائیں۔ ۴

مقاماتِ مقدسہ پر آنے والے مسلمان جس قوم ومذہب سے بھی ہوں انھیں یہ بات بخوبی جاننا چاہیئے کہ اسلام، قرآن کریم اور عظیم الشان رسولؐ کی اصلی دشمن بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ اور اس کی ناجائز اولاد اسرائیل ہیں۔ ان کی نگاہ حرص اسلامی ممالک پر لگی ہے۔ وہ ان ممالک کے زیرِ زمین اور بالائے زمین عظیم خزانوں کو لوٹنے کے لئے کسی بھی ظلم وسازش سے ہاتھ اٹھانے والے نہیں۔ اس شیطانی سازش میں ان کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ جس طرح سے بھی ممکن ہو سکے مسلمانوں کے مابین تفرقہ پیدا کریں۔ ممکن ہے مراسمِ حج میں ایجنٹ ملاؤں جیسے افراد شیعہ وسُنّی کے مابین تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس شیطانی کام میں اتنا آگے بڑھ جائیں کہ بعض سادہ دِل ان کی باتوں کا یقین کر بیٹھیں اور یوں وہ تفرقہ وفساد کا موجب بنیں۔ ہر دو فرقوں کے بھائی بہن ہوشیار ہیں اور یہ بات جان لیں کہ یہ کوردل وظیفہ خوار چاہتے ہیں کہ اسلام، قرآن مجید اور سنتِ رسولؐ کے نام پر اسلام، قرآن اور سنّت کو مسلمانوں کے درمیان سے نکال دیں یا کم از کم انحراف پیدا کر دیں۔ ۵

مسلمانوں کو عبادات سے روحانی اور سیاسی فوائد حاصل کرنے چاہئیں

اُمید ہے کہ مسلمان ہوش میں آئیں گے اور انھیں عبادات سے کہ جو اللہ تبارک وتعالٰے نے ان کے لئے مقرر فرمائی ہیں روحانی سفر بھی طے کریں گے اور سیاسی فوائد بھی حاصل کریں گے اور عمل بھی کریں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نماز کے "تقرب الی اللہ" کے پہلو ہی کو ملحوظِ خاطر رکھیں اگرچہ بالاترین چیز یہی ہے لیکن نماز گزار ہونے کے بعد انسان ایثار کرنے والا ہو جاتا ہے اور ایثار پیشہ ہو جانے کے بعد اسلام کی خدمت کرے گا۔ حج میں اجتماعی وسیاسی جہات زیادہ ظاہر ہیں۔

الحمد للہ اس سال اب تک یہ خوب انجام پایا ہے اور اُمید ہے کہ اس کے بعد بھی خوب انجام پائے گا اور پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا اور بیت اللہ الحرام میں موجود حاجی مسلمانوں کو بیدار کریں گے. اگرچہ یہ امر باعثِ افسوس ہے کہ بعض انتہائی نافہم یا انتہائی موذی ملّاؤں نے اسی موقع پر ایسی ایسی چیزیں لکھی ہیں اور ایسے ایسے رسالے شائع کئے ہیں کہ جن میں شیعوں، ائمہ شیعہ اور طریقۂ شیعہ کے خلاف جسارت کی گئی ہے۔ ایسے موقع پر جبکہ طرفین کے عقلاء جمع ہیں، عقلائے مذاہب باہم جمع ہیں، علمائے مذاہب آپس میں اکٹھے ہوئے ہیں اور وہ مصالحِ اسلام کے لئے سوچنا چاہتے ہیں، اس طرح کے رسالے چھپ رہے ہیں۔ جیسے انھوں نے امریکہ کے لئے خطرہ محسوس کیا ہو اور واویلا کرنا شروع کر دیا ہو۔ وہ احمق مُلّا جو ایسے موقع پر بعض مقدساتِ شیعہ کے خلاف جسارت کرتا ہے وہ اس کے درپے ہے کہ مقابلے میں بھی کوئی ایسا شخص پیدا ہو جائے اور وہ بھی کہے اور یوں ایسے موقع پر کہ جب مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا ہو رہا ہے اختلاف پیدا ہو جائے۔ واقعاً اسلام ایسے طرزِ فکر اور ایسے طرزِ عمل کا کیا کرے؟ اسلام ایسے ملّاؤں کا کیا کرے کہ جنھوں نے عالمِ دین کا بھیس بدل رکھا ہے اور عوام میں پھیلے ہوئے ہیں؟ یہ ایک مشکل ہے کہ اس وقت جب کہ مسلمان سوچ رہے ہیں وہ (مُلّا) کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے جو ان اس اجتماع کی طرف مائل ہو رہے ہیں، ایران کی طرف مائل ہو رہے ہیں لہٰذا میں نے اپنی ذمّہ داری سمجھی ہے کہ کہوں: یہ مشرک ہیں یہ مجوس ہیں، یہ ایسے ہیں، یہ ویسے ہیں۔ یہ لوگ بعض مقدّسات کے خلاف بھی جسارت کرنے لگے ہیں۔ کیا یہ استعمار اور بڑی طاقتوں کی خدمت نیز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اقدام کے سوا کچھ ہے؟ ہمیں ان مسائل کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔ مسلمانوں کو ان مسائل کے بارے میں اور ان افراد کے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ جو وحدتِ مسلمین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

بالجملہ مجھے اُمید ہے کہ ایران نے جو راہ اختیار کر رکھی ہے وہ اس کے صرف صوری پہلوؤں کی طرف توجّہ نہیں کرے گا بلکہ معنوی و روحانی پہلوؤں کو بھی ملحوظ رکھے گا۔ سب کچھ معنویّات کے لئے ہے۔ انبیاؑ جو تشریف لائے اور اُنھوں نے احکام پہنچائے تو یہ لوگوں کے تزکیۂ نفس کے لئے تھے:

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

(تاکہ اُن کا تزکیۂ نفس کریں اور انھیں کتاب کی تعلیم دیں)

سب اس لئے تاکہ لوگوں کو سرچشمۂ وحی سے آشنا کریں، سیر الی اللہ کروائیں صراطِ مستقیم

کی طرف راہنمائی کریں۔ ہم ایرانیوں کو اور سب مسلمانوں کو راہِ اسلام میں جہاد کے علاوہ جہادِ اکبر سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ ہمیں جہاد بالنفس سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ یہی سب امور کا مبداء و سرچشمہ ہے۔ جیسے ہم ان عیدوں کو مسلمانوں کے لئے عید اور پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شرف وکرامت سمجھتے ہیں، ہمیں خود بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ رسولِ اکرمؐ کے لئے باعثِ عزت و شرف ہوں۔ ہمیں مکہ، مدینہ اور ہر جگہ اور سب مسلمانوں سے ایسا سلوک کرنا چاہیئے کہ جو اسلام کے لئے باعثِ شرف ہو۔ اس اَمر کا باعث ہو کہ لوگ سمجھیں کہ اسلام کس طرح کی تربیت کرنا چاہتا ہے۔ تربیتِ اسلامی سے لوگ متوجہ ہوں کہ اسلام کس لئے آیا ہے۔ قرآن شریف کس لئے آیا ہے۔ [۶]

امام خمینیؒ کا فرمان جناب کروبی کے نام

جناب حجۃ الاسلام آقائے شیخ مہدی کروبی دامت افاضاتہ!

جناب حجت الاسلام آقائے موسوی خوئینہا چونکہ پراسیکیوٹر جنرل مقرر ہو گئے ہیں اور اس سال اُمرِ حجاج کی ذمّہ داری کی ادائیگی سے معذور ہیں لہٰذا جنابِ عالی کو اپنا نمائندہ اور ایران کے محترم حاجیوں کا سرپرست مقرر کرتا ہوں تاکہ اِس اَمر کی طرف توجّہ رکھتے ہوئے کہ فریضۂ حج اسلام کے عظیم عبادی سیاسی فرائض میں سے ہے اور مقاماتِ مقدّسہ پر حج کی عظیم کانفرنس عالمِ اسلام کے عظیم ترین اجتماعات میں سے ہے آپ دُنیا کے حاجیانِ محترم کو باہم جمع کریں، مصالحِ اسلام اور مشکلاتِ مسلمین کے بارے میں تبادلۂ آراء کریں اور مشکلات کے حل کے لئے اور اسلام کے مقدّس اہداف کے حصول کے لئے ضروری فیصلے کریں۔ تمام اسلامی گروہوں اور مذہبوں کے مابین اتحاد کی تدابیر پر غور وفکر کریں نیز تمام گروہوں کے مابین مشترک سیاسی امور کا جائزہ لیں۔ اُن مشکلات کے لئے چارہ اندیشی کریں کہ جو اسلام کے سرسخت دشمنوں کے ہاتھوں مسلمانانِ عالم کو درپیش ہیں اور جن میں سے سب سے اہم مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف انگیزی ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں حالیہ صدیوں میں اس خطرناک جنگ کی آگ مشرق ومغرب کی ان استحصالی طاقتوں نے بھڑکائی ہے کہ جو ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے اتحاد سے خوف زدہ ہیں۔ یہ طاقتیں بلاواسطہ یا اپنے گمراہ ایجنٹوں کے ذریعے ان اختلافات کو پیدا کر رہی ہیں تاکہ مسلمانانِ عالم

کی تقدیر کی مالک بن جائیں، اُن پر حکومت قائم کرکے اُن کے لا محدود ذخائر کو لوٹ لے جائیں۔ میری دُعا ہے کہ آپ انشاء اللہ ذرائعِ ابلاغ کے جھوٹے پروپیگنڈوں کے مقابلے میں اور ان سے بدتر اُن درباری ملاؤں کے خلاف کامیاب ہوں کہ جو زبان و قلم کے ذریعے اسلامی جمہوریہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جنابِ عالی کی ذمّہ داری ہے کہ جناب آقائے موسوی خوئینیہا کے نام حکم میں میری جانب سے مکہ و مدینہ میں عظیم مظاہروں وغیرہ کے جو تقاضے کئے گئے ہیں اُن پر عمل کریں۔

جنابِ عالی کے مضبوط موقف کے بارے میں مجھے جو علم ہے اس کے پیشِ نظر مجھے اُمید ہے کہ یہ امور بہترین طور پر انجام پائیں گے۔ سب حاجیانِ محترم اور عزیز علما سے خواہش ہے کہ جنابِ عالی سے ضروری تعاون کریں اور ہر طریقے سے جنابِ عالی کے احکام پر عمل کریں۔ ۷

اولیاء کی نظر دنیا پر نہ تھی

ایران کے زائرینِ محترم سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ توجّہ کریں کہ کس ملک سے جا رہے ہیں اور کس کی طرف جا رہے ہیں۔ ایک ایسے ملک سے جا رہے ہیں کہ جو اسلامِ عزیز کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ احکامِ طاغوت کی جگہ اسلام کے نورانی احکام جاری ہوں۔ اس کے مردوں عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کے پاس جو کچھ تھا انھوں نے فدا کر دیا ہے۔ ایسے ایسے پابندِ عہد عزیز جوان شہید، زخمی اور اسیر ہوئے ہیں کہ جن میں سے ہر ایک ایسی الہٰی قدر و قیمت کا حامل ہے کہ ہم جس کے ادراک سے عاجز ہیں۔ ایک ایسی قوم کی طرف سے جا رہے ہیں کہ جس نے وارفتگی سے راہِ خدا میں اپنی جان و مال لٹا دی ہے اور اپنے عزیزوں کا غم جان و دل سے برداشت کر لیا ہے۔ ایک ایسے ملک کی طرف جا رہے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، انبیائے عظام اور اولیائے کرام کا کعبۂ آرزو ہے، مھبطِ وحی ہے اور جبرئیل امین اور ملائکۃ اللہ کا مہبط و مرکز ہے۔ اللہ کی طرف جا رہے ہیں تاکہ اُن کی ہر حرکت اور اُن کا ہر سکون الہٰی ہو۔ اس اسماعیل عزیزؑ کی قربان گاہ کی طرف جا رہے ہیں کہ جس نے ہمیں ہر چیز اس کے راستے میں فدا کر دینے کا سبق دیا۔ مدینہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا رہے ہیں۔ تاکہ محمدیؐ بن جائیں اور سیکھیں کہ کیسے جیا جاتا ہے۔ مجاہدت کیسے کی جاتی ہے اور سوئے معشوق کیسے جایا جاتا ہے۔ اس رسولِ عظیم الشّانؐ اور ان اولیائے عظیم المنزلت کی قبور کی طرف جا رہے

ہیں کہ جنھوں نے لحظہ بھر دنیا اور اس کی چکا چوند کی طرف توجہ نہیں کی، کبھی بھی خدا اور اس کے اوامر کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں سوچا اور اس کی رضا کے بغیر کبھی قدم نہیں اُٹھایا۔ لہٰذا آگاہ رہیں کہ کس جگہ سے کہاں جارہے ہیں۔ پس آپ کی ذمّہ داری واقعاً بہت زیادہ ہے۔ آپ کے اعمال و حرکات حق تعالیٰ کے سامنے اور اس کے حضور میں ہیں۔ اولیاء اللہ اور ملائکۃ اللہ کی بھی نگرانی میں ہیں۔ علاوہ ازیں اسلامی ممالک اور پوری دُنیا سے وہاں جمع ہونے والے ہزاروں زائرین کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ چہ بسا اُن پر اسلام اور ایران کے دشمنوں کے ذرائع ابلاغ کے بہلودار پروپیگنڈوں کا اثر ہوا ہو۔ کیونکہ یہ ذرائع صبح سے شام تک اپنا بہت سا وقت اسلام، ایرانی قوم اور اس مظلوم ملک کے خدمت گزاروں کے خلاف دروغ پردازی میں صرف کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں اور اس دھرتی کے عوام کا خلافِ حقیقت تعارف کرواتے ہیں۔ شاید ان پروپیگنڈوں کو دنیا کے بہت سے مسلمانوں نے قبول کر لیا ہو یا ابہام میں ہوں۔

علاوہ ازیں ہماری عزیز قوم کے مجروحین، شہیدانِ زندہ اور اُن کے وابستگان کہ جن کی خاصی تعداد کاروانوں میں موجود ہے آپ کے اعمال کی طرف متوجّہ ہیں۔ اب آپ ہیں اور الٰہی امانت، اسلامی ذمّہ داری اور وجدان و فطرت کا بارِ سنگین۔ یا انشاء اللہ تعالیٰ خون شہداء آبروئے اسلام اور اپنی عزیز و مظلوم قوم کا پاس کرتے ہوئے آپ سرافرازی کے ساتھ منادیٔ حق اور اسلام و اسلامی جمہوریہ کے عملی و قولی مبلغ بن جائیں اور زیارتِ بیت، زیارتِ قبورِ اولیاء اللہ بالخصوص زیارتِ قبرِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عظیم ثواب حاصل کرنے کے علاوہ حق تعالیٰ کی عنایات، بقیۃ اللہ ارواحنا لمقدمہ الفداء کی دعا حاصل کریں، غریقِ رحمتِ باری تعالیٰ ہوں اور دنیا و آخرت میں خیر و ثواب پائیں یا پھر خدانخواستہ منادی شیطان، دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈوں کے مروّج اور اسلام، اسلامی جمہوریہ، شہیدان شاہد اور اپنی اُمت کے مظلوموں کی ہتکِ حرمت کا موجب بنیں اگر ایسا ہوا تو بارگاہِ الٰہی سے آپ جیسے نااہل مردود قرار پائیں گے۔

اس وقت آپ عزیز دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ایک سعادت ابدی اور حق تعالیٰ خاصانِ خدا کی رضا کے حصول کا راستہ ہے اور دوسرا بدبختی اور محرومیتِ ابدی کا راستہ۔ مجھے اُمید ہے کہ مقامات اور لمحاتِ مبارکہ کی برکت اور ملّتِ مرحوم کی اس دعا سے جو آپ کے ساتھ ساتھ ہے۔ آپ پہلا راستہ اختیار کریں گے۔ اسلام، شہدا، جانبازان اور اپنے ملک و ملت کو سرافراز کریں گے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے سینے پر مُکا ماریں گے۔ دشمنوں کو ذلیل اور دل شکستہ کریں گے اور

دوستوں کو شاد کریں گے۔ آپ اگرچہ جانتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیئے اور کس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ لیکن میں بھی اپنی ذمّہ داری کی ادائیگی اور اتمام حجت کے لئے ان میں سے اہم امور کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

الف : انسانی و اسلامی اخلاقِ کریمہ کو تمام زوّاروں کے ساتھ پوری طرح ملحوظ رکھیں وہ کسی بھی طبقے اور کسی بھی گروہ سے ہوں، کسی بھی رنگ کے ہوں اور کوئی سی زبان بولتے ہوں اور کسی بھی ملک سے اُن کا تعلق ہو۔ میل جول اور رفت و آمد میں تمام اوقات و احوال اور واقعات میں صابر اور بردبار رہیں اور سب سے کریمانہ برتاؤ کریں۔ درشتی کے مقابلے میں نرمی اور بدرفتاری کے مقابلے میں بھلائی اور محبّت کریں۔ بُرائی کسی بھی طرف سے ہو رضائے الٰہی کے لئے اُسے کشادہ روئی اور کھلے دل سے برداشت کریں کیونکہ وہ مقاماتِ مقدّسہ اور بقاع شریفہ مقامِ نزاع وجدال نہیں ہے۔ آپ ایسا طرزِ عمل اختیار کریں کہ پتہ چلے کہ آپ امام صادق سلام اللہ علیہ کے ملک سے آئے ہیں اور یہ بجائے خود اسلام، اسلامی جمہوریہ اور ہم وطنانِ عزیز کی ایک خدمت ہے۔ جان لیں کہ سفر سے واپسی پر آپ اس اَمر کی بڑی لذّت محسوس کریں گے جبکہ رضائے حق، خوشنودیٔ رسولِ عظیم الشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رضامندیٔ حضرت بقیۃ اللہ روحی لمقدمہ الفداء اس کے علاوہ ہے۔ کیونکہ وہ شاہد و حاضر ہیں۔

ب : ضروری ہے کہ مظاہرے میں وقت، کیفیت، نعرے وغیرہ میں عہدیداروں کی پیروری کریں۔ اسلامی نظم وآداب کا مناسب طریقے سے خیال رکھیں۔ کسی کو اجازت نہ دیں کہ وہ خود سے حکم کے بغیر نعرہ بلند کرنے لگے کیونکہ ممکن ہے اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے دشمنوں کے ایجنٹ تفرقہ پیدا کرنے اور آپ کو بدنام کرنے کیلئے آئے ہوں اور آپ میں شامل ہو جائیں اور غلط طور پر تحریک کریں اور اخلاقِ اسلامی کے مخالف نعرے بلند کریں اور یوں آپ کی، آپ کی قوم کی، اسلام کی اور مذہب کی آبرو کو دغدار کریں۔ بہرصورت لازم ہے کہ سب میرے نمائندے جناب حجت الاسلام آقائے کروبی اور دیگر عہدیداروں کے احکامات اور نعروں کی طرف دھیان دیں اور ان کے علاوہ سے سختی سے پرہیز کریں۔

ج : جو چیزیں حجاز میں حاجیانِ محترم کو بیچنے کے لئے پیش کی جاتی ہیں وہ سب امریکہ کی طرف سے ہیں ان کی خریداری اسلامی مقاصد کے خلاف اور اساساً مخالف اسلام ہے۔ ان کی خریداری دشمنانِ اسلام کی مدد اور ترویجِ باطل ہے۔ ان سے پرہیز کریں۔ یہ انصاف نہیں ہے کہ ہمارے عزیز جوان محاذوں پر جان پیش کریں، جانبازی کریں اور آپ ان چیزوں کو خرید کر جنگی مجرموں کی مدد کریں اور اپنے ایسے کاموں سے اسلام، اسلامی جمہوریہ اور اپنی ملّتِ مظلوم کو رسوا کریں۔ آپ اپنے لئے یا اپنے دوستوں کے لئے خود ایران

سے مناسب چیزیں مہیا کر سکتے ہیں تاکہ ایران واسلام کے دشمنوں کی کمک نہ ہو۔
میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ اب آپ خدا اور رسولؐ کے حضور زیارت کے لئے موجود ہیں۔ دشمنانِ اسلام کی کمک نہ کرنا اور قوم و ملک کے لئے شرمندگی کا باعث نہ بننا۔ ۸

اجتماع حج مسلمانوں کی عظمت کی علامت ہے

انصاف کی بات یہ ہے کہ ایران کے محترم زائرین نے گزشتہ برسوں کے مراسم حج میں اپنی حیثیت و شعور اور سیاسی و اجتماعی رُشد کو ثابت کر دیا ہے اور وہ اسلامی جمہوریہ ایران کی آبرو و اعتبار کی حفاظت کا باعث ہوئے ہیں۔ اس سال بھی ضروری ہے کہ اعمال و واجبات حج کی بجاآوری، مکہ مکرمہ و مدینۂ منورہ شرفِ حضوری، زیارت بیت اللہ، زیارت مرقدِ پاک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، زیارتِ بقیع اور جوار تربت مُطہر حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پر حاضری اور ائمہ معصومینؑ کے جوار پاک میں شرفِ زیارت کے علاوہ باطل شکن مظاہرۂ برائت میں شرکت کریں۔ یہ شرکت پوری ہم آہنگی اور مکمل صحیح صف بندی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ نعروں اور دیگر امور میں مکمل وحدت ہونی چاہیئے۔ اس عبادی و سیاسی مقدس اجتماع کی برکات سے بہرہ ور ہوں کہ جو مسلمانوں اور ملک عزیز ایرانِ اسلامی کی عظمت کا مظہر ہے۔ زائرین کو چاہیئے کہ تمام مراسم حج میں اور خصوصاً مظاہرہ کرتے ہوئے اچھے، صحیح اور تعمیری اخلاق کے ذریعے سب ملکوں کے عوام اور سعودی عرب کے مامورین کو ان اجتماعات میں شرکت کی دعوت دیں۔ ذاتی پسند کے اور خود سری پر مبنی ہر طرح کے کام سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ایسا کام خدانخواستہ اس عظیم اجتماع کی ہتک حرمت کا موجب نہ بن جائے۔ لڑائی جھگڑے اور اہانت سے اجتناب کریں۔

اگرچہ زائرینِ محترم اپنی پوری آگاہی کے ذریعے سازشوں کو ناکام بنا دیتے ہیں۔ تاہم بہت ممکن ہے بعض افراد اجتماعاتِ حج کی عظمت و شان کو نقصان پہنچانے اور چہرۂ انقلاب کو مخدوش کرنے کے لئے کچھ بے سوچے سمجھے اور خودسری پر مبنی کام کریں۔ البتہ بعید دکھائی دیتا ہے کہ سعودی حکومت یا اس کے مامورین کہ جو خانۂ خدا اور حرمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زائرین کے میزبان ہیں۔ کفر کے مقابل اسلام و مسلمین کے اس اظہار قدرت کو روکیں یہ عالمِ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے ہماری قوم کا ایک عملی و سیاسی اقدام ہے۔

بہرحال ایرانی زائرین کو تمام مراحلِ حج میں اپنے کردار اور ذمّہ داری کی طرف توجّہ دینی

چاہیئے۔ کیوں کہ اُن کے کردار و عمل پر ہمارے انقلاب کے دوستوں، دشمنوں سب کی گہری نظر ہے۔ دشمنانِ انقلاب اس کے درپے ہیں کہ انھیں کوئی خرابی ہاتھ آجائے اگرچہ چھوٹی سی کیوں نہ ہو تاکہ وہ ہمارے ملک کے عوام کی عزّت و آبرو کو داغ دار کر سکیں۔ جبکہ انقلاب کے دوست اور طرف دار مشتاق ہیں کہ اس ملّت کی روش، سیرت اور خصوصیات سے آگاہ ہوں کہ جس کی آواز نصرتِ الٰہی سے پوری دھرتی پر گونج اٹھی ہے۔ ۹

حج اسلامی کانفرنس ہے

فصلِ چہارم

حج کے موقع پر مسلمانوں کے مسائل کا حل سوچیں

اسلامی اقوام کی سستی اور سہل انگاری کے باعث استعمارِ خبیث کے پنجے ملّتِ قرآن کی عظیم سرزمینوں میں اُتر چکے ہیں۔ ہماری تمام تر دولت اور عظیم خزانے قومیانے کے نام پر اُن کے دُھن کا نوالہ بن رہے ہیں۔ استعمار کی مسموم ثقافت اسلامی ممالک کے قصبوں اور دیہاتوں تک سرایت کر گئی ہے۔ اس نے قرآنی ثقافت کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ ہمارے نورسیدہ جوان گروہ در گروہ غیروں اور استعماری قوتوں کی خدمت میں چلے جارہے ہیں، یہ ثقافت ہر روز نئے سے نئے راگ الاپ کر اور پُر فریب ناموں کے ذریعے ہمارے جوانوں کو منحرف کر رہی ہے۔ اس صورتِ حال میں آپ پر کہ جو ملتِ عزیزِ اسلام کے فرزند ہیں اور سرزمینِ وحی پر مناسکِ حج کے لئے جمع ہیں، لازم ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ سوچیں۔ مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آپس میں تبادلۂ خیال کریں اور افہام و تفہیم پیدا کریں۔ آپ کی توجّہ اس امر کی طرف ہونا چاہیئے کہ یہ عظیم اجتماع کہ جو ہر سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس سرزمینِ مقدّس پر منعقد ہوتا ہے مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ وہ اسلام کے مقدّس اہداف، شریعتِ مطہرہ کے بلند مقاصد، مسلمانوں کی ترقی و ارتقاء اور اسلامی معاشرے کے اتحاد و ہم بستگی کے لئے کوشش کریں۔ حصولِ استقلال کے لئے اور استعمار کی جڑوں کو اُکھاڑ پھینکنے کے لئے آپس میں ہم فکر و ہم پیمان ہوں۔ اسلامی اقوام کی مشکلات کو خود ہر مُلک کے رہنے والوں کی زبان سُن کر ان کے حل کے

لئے کسی بھی اقدام سے دریغ نہ کریں۔ اسلامی ممالک کے غریب حاجتمندوں کے لئے فکر کریں۔ اسلامی سرزمین فلسطین کی اسلام وانسانیت کے سرسخت دشمن صہیونزم کے چنگل سے آزادی کے لئے چارہ اندیشی کریں۔ آزادی فلسطین کے جانباز مجاہدین کی مدد اور تعاون سے غفلت نہ برتیں۔ جس ملک کے بھی علما اس اجتماع میں شریک ہیں انھیں چاہئیے کہ قوموں کی بیداری کے لئے باہمی تبادلۂ خیال سے ایک مدلل و مستدل بیان تیار کرکے اس ماحولِ وحی میں مسلمانوں کے مابین تقسیم کریں اور اپنے اپنے ملک میں واپس جاکر بھی اس کی تشہیر کریں۔ ایسے بیانات میں اسلامی ممالک کے سربراہوں سے تقاضا کریں کہ وہ اسلامی اہداف کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہوئے اختلافات کو ایک طرف رکھ دیں اور استعمار کے چنگل سے آزادی کے لئے چارہ اندیشی کریں۔ ۱

حج کے اس عظیم اجتماع میں اسلام اور مسلمین کو فائدہ حاصل ہونا چاہیئے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ دکھائی یہ دیتا ہے کہ بعض استعماری ایجنٹوں کے مسموم قلم مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے صاحبِ وحی کے مقاصد کے برخلاف مرکزِ وحی اور اقی میں "الخطوط العریضہ" وغیرہ جیسی چیزیں شائع کررہے ہیں اور اس طرح سے وہ استعماری قوتوں کی مدد کررہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ دروغ و افتراء کے ذریعے تقریباً ایک سو پچاس ملین افراد کو مسلمانوں کی صفوں سے جُدا کردیں۔ باعثِ تعجب ہے کہ حکومتِ حجاز کس طرح سے ایسی گمراہ کنندہ چیزیں مرکزِ وحی میں تقسیم کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

اسلامی اقوام پر لازم ہے کہ وہ ایسی تفرقہ انگیز اور استعماری کتابوں کی اشاعتوں سے اجتناب کریں اور اسلامی اتحاد کے ان مخالفوں کو ٹھکرا دیں۔ حج کے اس مقدس اجتماع میں اولاً اسلام اساسی مسائل اور ثانیاً اسلامی ممالک کے خصوصی مسائل پر تبادلۂ نظر کریں۔ دیکھیں کہ استعمار اور اس کے ایجنٹوں کے ہاتھوں مختلف ملکوں کے اندر ان کے بھائیوں پر کیا گزر رہی ہے۔ ہر ملک کے رہنے والے اس مقدس اجتماع میں اپنی قوم کی مشکلات مسلمانانِ عالم کو بتائیں۔ ۲

اسلامی اجتماعات ہم بستگی واخوت کا مظہر ہیں

اسلام کا ایک شعبہ اس کی حکومت سے عبارت ہے۔ انھیں آدابِ شرعیہ میں مسائلِ

حکومت بھی موجود ہیں۔ مثلاً حج کے مواقف میں دیکھیے کہ مسلمانوں کو ذاتِ مقدسِ حق تعالیٰ کی طرف سے دعوت دی گئی ہے کہ حج پر جائیں اور ان مقامات پر ٹھہریں۔ جیسے حج سے استفادہ کیا جانا چاہیئے تھا مسلمان اس سے استفادہ نہیں کر سکے۔ یہ تمام مسلمان گروہوں کا ایک اجتماع عام ہے۔ تمام گروہ چاہے وہ شرقِ بعید میں ہوں یا غربِ بعید میں، جہاں کہیں بھی ہوں شمال میں ہوں یا جنوب میں، جس ملک میں بھی ہوں انھیں دعوت دی گئی ہے۔ عوام، "ناس" کو دعوت دی گئی ہے، صرف مسلمانوں ہی کو نہیں۔ سب مسلم بن جائیں اور سب جائیں یعنی وہ سب کہ جو مستطیع ہیں۔ وہ مستطیع افراد کہ جو مکہ جا سکتے ہیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ سال میں ایک مرتبہ وہاں جائیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ وہاں پر ایک اجتماعِ عام منعقد کرنا چاہتا ہے۔ اس اجتماعِ عام کی اگر مسلمان قدر پہچانیں تو اس سے مسلمان گروہوں کے مسائل کے حل کے لئے کام لیں۔ مثلاً اگر ایران کے مسلمان وہاں جائیں اور اپنے مسائل لوگوں سے بیان کریں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان مسائل و مشکلات کے حل کے لئے ان کا ساتھ دیں۔ سب افراد کہ جو حج پر آئے ہیں جب سمجھ جائیں کہ مثلاً ایران کیا چاہتا ہے، کیا کرتا ہے، حکومتِ ایران اپنے عوام سے کیسا سلوک کرتی ہے تو جب واپس اپنے اپنے علاقوں میں جائیں تو یہ باتیں پہنچائیں۔ اسی طرح اگر انھوں نے اپنی حکومت یا عوام کے بارے میں کچھ دیکھا ہو تو یہاں پہنچ کر دوسروں کو بتائیں اور پھر دوسرے ذمہ دار ہیں کہ ان کا ساتھ دیں۔ اسلام اس طرح کا ہے کہ اس کے اجتماعات عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی ہیں۔[۳]

ایک اور مشکل قوموں کے مابین عدمِ ارتباط ہے۔ قوموں کے مابین یا تو اصلاً ارتباط ہے ہی نہیں یا پھر کم ہے۔ سب مومنین اللہ کے حکم کے مطابق بھائی ہیں۔ بھائیوں کو ایک دوسرے کے حال سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ بھائیوں کو ایک دوسرے کی مشکلات حل کرنا چاہیئں۔ اسلام نے تمام گروہوں کے مابین ہم آہنگی و تفاہم کے لئے پروگرام دیا ہے اور وہ حج ہے۔ فریضۂ حج کے مطابق تمام اسلامی ممالک کے مستطیع افراد کا فریضہ ہے کہ وہ مکہ جائیں۔ وہاں پر بھی اس نے کئی ایک مقامات فراہم کئے کہ جو تفاہیم کا سبب بن سکتے ہیں۔ قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ مسلمان غافل ہیں۔ اگر حکومتیں مختلف ممالک سے دو سو افراد کو جمع کر کے ایک اجتماع منعقد کرنا چاہیں تو انھیں کس قدر زحمتیں اور کس قدر اخراجات برداشت کرنا پڑیں پھر کہیں کسی ایک مقام پر دو سو افراد جمع ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کئی ملین افراد کی ایک محفل مسلمانوں کو مہیا کر دی ہے اور اس نے کہا ہے کہ سب وہاں جائیں اور

یہ سب آپس میں بھائی ہیں۔ مومن آپس میں بھائی ہیں، برادر ہیں۔ اب اگر یہ بھائی ایک دوسرے کا حال نہ پوچھیں اور کام نہ آئیں تو پھر یہ اسلام کا قصور نہیں قصور ہمارا ہے۔ وہ مواقف کہ جو اسلام نے مقرر کئے ہیں اور لوگوں کو اس کی طرف ہدایت کی ہے ہم اگر انھیں محفوظ رکھیں اور ان سے کام لیں تو اسلام ترقی کرنے لگے۔ اسلامی ممالک کی مشکلات حل ہو جائیں۔ پھر غیر ہماری طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔ ایک ارب مسلمان مٹھی بھر افراد یا ایسی حکومتوں کے غلام نہ ہوں۔ ایک ارب تعداد جس کے پاس اتنے خزانے ہیں، زیر زمین خزانے ہیں، جن کے پاس ایمان کی قوت ہے، اللہ پر ایمان کی قوت، ایسی عظیم مادی اور روحانی طاقت کہ جو مسلمانوں کے پاس ہے کسی اور کے پاس نہیں، اگر وہ اس سے استفادہ نہ کریں تو خود ان کا قصور ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی حالت کو بدلیں۔ ۴

مسلمان بہن بھائی سب اس امر کی طرف توجّہ رکھیں کہ حج کا ایک اہم فلسفہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے مابین ہم آہنگی پیدا ہو اور ان کے درمیان اخوت کا رشتہ مضبوط ہو۔ علما اور صاحبانِ عمامہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بنیادی سیاسی و معاشرتی مسائل دیگر برادران سے بیان کریں اور ان کے حل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کریں اور اپنے ممالک میں واپس جا کر یہ منصوبہ بندی وہاں کے علما اور اربابِ نظر کی خدمت میں پیش کریں۔

اس برس کہ جب ایران اسلامی جمہوریہ بننے والا ہے ہو سکتا ہے کہ غیروں کے غلط پروپیگنڈوں کی وجہ سے مختلف ممالک کے مسلمان ایران کی اسلامی تحریک کی گہرائی سے واقف نہ ہوں۔ ضروری ہے کہ علما خطبا اور دانشورانِ محترم ہر ممکن طریقے سے اس مقدّس تحریک کا تعارف کروائیں اور انھیں بتائیں کہ ایران کے مسلمانوں، مقصد ایک اسلامی حکومت کا قیام ہے کہ جو پرچم اسلام، قرآن کریم کی ہدایت اور پیغمبر اکرمؐ کی راہنمائی کے تحت ہوگی تا کہ ہمارے مسلمان بھائی جان سکیں کہ ہمارے پیشِ نظر سوائے اسلام اور عدلِ اسلامی کی حکومت کے قیام کے کچھ نہیں۔ ۵

حج دنیا میں بے نظیر عظیم کانفرنس ہے

اسلام سیاست ہے۔ اس کے مزاج میں سیاست ہے، مکر و فریب نہیں۔ یہ نماز جمعہ، ایک سیاسی نماز جمعہ ہے۔ یہ ایک سیاسی اجتماع ہے۔ باعثِ افسوس ہے کہ ایک طویل مدت

تک یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں رہا اور دوسروں کو اس پر طعن کا موقع بھی ملا رہا۔ اجتماع حج بھی اسلام کے بہت سے سیاسی امور میں سے ہے اس میں ایران اسلامی اور دیگر اسلامی ممالک کے تمام مستطیع افراد ہر سال ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ تاکہ آپس میں مل بیٹھیں اور اپنے مسائل بیان کریں اور آپس کے اشکالات دور کریں۔

اسلام نے حج جیسا ایک ایسا اجتماع منعقد کیا ہے کہ اس جیسا اجتماع کوئی طاقت منعقد نہیں کر سکتی۔ سب اسلامی ممالک اور ان کے سربراہ مل کر بھی پانچ لاکھ افراد کو کسی ایک جگہ لے جانا چاہیں تو کامیاب نہیں ہوں گے اگرچہ اس کے لئے جتنا بھی خرچ کریں اور پروپیگنڈے کرلیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک جملے "وللہ علی الناس حج البیت" کے ذریعے لوگوں کو وہاں پر جمع کر لیا ہے۔ اس نے یہ اجتماعات فراہم کئے ہیں۔ کاش ان سے استفادہ کیا جائے۔ اجتماعات موجود ہیں استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے کاروان جب پہلے وہاں جایا کرتے تھے تو آریا مہر (شاہ ایران) ان سے استفادہ کیا کرتا تھا۔ وہ لوگ وہاں جا کر اس کی شان اور بڑائی بیان کیا کرتے تھے۔ یہ اجتماعات جب سیاسی ہیں، اجتماعی ہیں تو ان میں تمام اسلامی ممالک کے خطباء اور نویسندگان کو مسائل اسلام، مسائل ممالک اسلامی بیان کرنے چاہئیں۔ انھیں اپنی مشکلات بیان کرنی چاہئیں، بتانا چاہیئے کہ مسلمانوں کو کس کے ہاتھوں مشکلات درپیش ہیں اور ان کا حل کیا ہے۔ حکومتیں مسلمانوں سے کیا سلوک کر رہی ہیں اور انھیں ان سے کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ سب ہم آواز ہونے کی کوشش کریں۔ سب کی ایک ہی بات ہونی چاہیئے۔ "واعتصموا بحبل اللہ" سب کے لئے نمونۂ عمل ہے۔ اس کے اسباب اللہ تبارک و تعالیٰ نے فراہم کئے ہیں لیکن ہم مسلمان ان سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ ہم بڑے بے حیثیت ہیں۔ اس نے یہ سب کو فراہم کیا ہے۔ سال میں ایک مرتبہ یہ حج منعقد ہوتا ہے۔ ایسی عظیم کانفرنس کہ جو دنیا میں بے نظیر ہے۔ مسلمان وہاں جاتے ہیں مگر کوئی مثبت کام انجام نہیں دیتے۔ جب جاتے ہیں تو شروع ہی میں یہ سوچنے لگتے ہیں کہ کیا سوغات لے کر جائیں گے۔ جو بات سوچنی چاہیئے وہ نہیں سوچتے۔ بس اپنے اعمال بجالاتے ہیں اور اس کے بعد اس پر ذرّہ بھر بھی غور نہیں کرتے کہ مسلمانوں اور اسلام کو کیا مشکلات درپیش ہیں وہ مشکلات کیا ہیں کہ جو سب اسلامی حکومتوں کو درپیش ہیں۔ ۶

کوئی حکومت ایسی عظیم کانفرنس منعقد نہیں کر سکتی

دُنیا کے مشرق و مغرب میں بسنے والے سب مسلمانوں کی خدمت میں بے پناہ اور بے پایاں سلام، بیت اللہ الحرام کے حاجیوں کی خدمت میں سلامِ گرم۔ اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب کرے۔ یہ بات کہنے کی محتاج نہیں کہ اسلام عظیم دین توحید ہے، شرک، کفر اور بُت پرستی کا خاتمہ کرنے والا ہے۔ خود پرستیوں کو ختم کرنے والا ہے۔ یہ دینِ فطرت ہے۔ عالمِ طبیعت اور شیاطینِ جن و انس ظاہر ہوں یا پوشیدہ کے وسواس کی قید و بند سے نجات دلانے والا ہے۔ یہ دینِ سیاست ہے۔ لاشرقیہ ولاغربیہ کی صراطِ مستقیم کا راہنما ہے۔ یہ ایک ایسا دین ہے کہ جس کی عبادات سیاست کے ساتھ اور سیاست عبادت کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

اس وقت کہ جب مختلف ممالک سے مسلمان کعبۂ آرزو کی طرف اور حج بیت اللہ کے لئے آپہنچے ہیں۔ یہ عظیم الٰہی فریضہ اور عظیم اسلامی کانفرنس مبارک ایام میں، مبارک مقام پر انعقاد پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ان مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے عبادی پہلو سے استفادہ کرنے کے علاوہ اس کے سیاسی و اجتماعی پہلو سے بھی بہرہ مند ہوں اور صرف اس کی صورت پر قناعت نہ کرلیں۔ سب جانتے ہیں کہ ایسی عظیم کانفرنس کا انعقاد کسی بھی عہدہ دار اور حکومت کے بس میں نہیں۔ یہ تو امرِ خداوندِ تعالیٰ ہے کہ جس نے یہ عظیم اجتماع فراہم کر دیا ہے۔ باعثِ افسوس ہے کہ گزشتہ تاریخ میں مسلمان اس آسمانی قوّت اور اسلامی کانفرنس سے اسلام و مسلمین کے مفاد میں مناسب فائدہ نہ اُٹھا سکے۔

ان اجتماعات، جماعات اور جمعات اور خصوصاً حج کے گراں بہا اجتماع میں بہت سے سیاسی پہلو موجود ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی بنیادی اور سیاسی مشکلات سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔ بیت اللہ الحرام کے زائر علما، روشن فکر اور فرض شناس افراد اگر مل بیٹھیں، ان مشکلات کو زیرِ بحث لائیں اور باہمی مشورے کریں تو ان کی راہِ حل بھی نکل سکتی ہے۔ پھر یہ افراد واپس اپنے اسلامی ممالک میں جاکر عام اجتماعات میں رپورٹ پیش کر کے ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس عظیم اجتماع کی ذمّہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ عوام

اور اسلامی ممالک کے افراد کو آپس میں ہم آواز ہونے کی دعوت دی جائے اور مسلمانوں کے مابین موجود اختلافات کو دور کرنے کی دعوت دی جائے۔ خطباء، مقررین اور نویسندگان اس اہم کام کے لئے اقدام کریں۔ وہ کوشش کریں کہ مستضعفین کا ایک محاذ قائم ہو۔ ایک محاذ کے قیام، وحدتِ کلمہ اور لا الہ الا اللہ کے نعرے کے ذریعے شیطانی طاقتوں، استعماری قوتوں اور استحصالی طاقتوں کی غلامی سے نجات پانے کی کوشش کریں اور اخوتِ اسلامی کے ذریعے اپنے مشکلات پر غلبہ پائیں۔ ۷

مسائلِ اسلام کے حل کے لئے یہ اجتماع واجب قرار دیا گیا ہے

اسلام نے بعض اجتماعات کو فرض اور واجب قرار دیا ہے اور بعض کو مستحب قرار دیا ہے اور مستحب اجتماعات پر اس نے مبالغے کی حد تک تاکید کی ہے۔ یہ سب سیاسی پہلو سے ہے۔ یہ مکّہ کا اجتماع ہے۔ مکّہ میں مختلف محفلوں کا انعقاد کیا گیا ہے۔ واجب قرار دیا گیا ہے کہ تمام علاقوں کے مسلمان وہاں پر ایک ہی طرح سے جمع ہوں۔ آخر وہاں جا کر کیا کریں؟ اللہ کو تو میری اور تیری عبادت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کو جمع ہونے کے لئے کہا ہے۔ اُن پر جمع ہونا واجب قرار دیا ہے تاکہ جمع ہو کر مسائل اسلام کو زیرِ بحث لائیں اور انھیں حل کریں۔ باعثِ افسوس ہے کہ ہم لوگوں کی بے خبری کے باعث مسلمان مکّہ میں جمع تو ہوتے ہیں لیکن اپنے مسائل کے حل کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ البتہ حال ہی میں کچھ بہتری ہوئی ہے۔ ایک ایسی عظیم مجلس بپا ہوتی ہے کہ جس میں ساری دُنیا سے افراد شریک ہوتے ہیں۔ کوئی طاقت ایسی مجلس کا اہتمام نہیں کر سکتی۔ حکومتیں جس قدر بھی زحمت اٹھائیں۔ خود اپنے ملک سے یا چند ممالک سے کچھ تعداد ایک جگہ جمع کر سکتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عوام پر، اُن میں سے مؤثر افراد پر فرض قرار دیا ہے کہ مکّہ میں منعقد ہونے والی مجالس میں جمع ہوں۔ اس اجتماع کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اولاً وہ خود حالات سے آگاہ ہوں، باہم ہم آہنگی پیدا کریں۔ آپس میں بھائی بنیں، برادری قائم کریں، وہاں اپنے بلاد اور ممالک کے مسائل زیرِ بحث لائیں اور ان کے حل کے لئے چارہ جوئی کریں۔ اگر ہم اس حج پر اس کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرتے تو مسلمانوں کو درپیش یہ بہت سی مشکلات پیش ہی نہ آتیں۔ اگر اسلامی حکومتیں واقعتاً ہوش میں آتیں، توجہ کرتیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک ایسا عظیم اجتماع ہم پر لازم قرار دیا ہے، کچھ افراد پر لازم ہے اور باقی سب کے لئے مستحب ہے۔ یہ حکومتیں اس کے وسائل فراہم کرتیں اور

وہاں پر جمع ہونے والی اقوام کے افراد آپس میں کھلی باہوں سے ملاقات کرتے۔ آپس میں ایک دوسرے کو اپنے اپنے علاقوں کی مصیبتیں بیان کرتے، جو مشکلات انھیں بڑی طاقتوں کی طرف سے پیش آتی ہیں انھیں زیرِ بحث لاتے، گفتگو کرتے اور پھر اپنے اپنے علاقوں میں واپس جاکر ان مسائل کی تبلیغ کرتے۔ اگر حکومتیں ایسی ہوتیں کہ اُن کی توجہ ان مسائل کی طرف ہوتی اور وہ چاہتیں کہ بڑی طاقتوں کے زیرِ تسلط نہیں رہنا اور سمجھتیں کہ ایک بیدار معاشرے پر حکومت ایک ایسے معاشرے سے بہتر ہے کہ جسے کچھ بھی خبر نہ ہو، سمجھتیں کہ بڑی طاقتوں کے تسلط سے آزادی اگر قوموں کے لئے طرح طرح کی مصیبتوں کا باعث ہو تو اس سے بہتر ہے کہ ہم بڑے بڑے محلوں میں ہوں اور ایسے ایسے گھروں میں ہوں اور ایسی ایسی گاڑیاں ہمارے پاس ہوں لیکن ہم غلام ہوں۔ اگر یہ حکومتیں یہ سب کچھ سمجھ جاتیں تو ایسے کاموں سے باز آجاتیں اور قوموں کے ساتھ ہم آواز ہو جاتیں، وسائل فراہم کرتیں تو حج کا عظیم اجتماع آج ایسا نہ ہوتا بلکہ حج درست طور پر بجالایا جاتا۔ یہ حکمران خود بھی ان اجتماعات میں شریک ہوتے، بیٹھتے اور اپنے مسائل حل کرتے۔ پھر اسلام ایک ایسی قوت بن جاتا کہ کوئی بھی قوت اس کے مقابل نہ ہوتی۔ یہ ایک راستہ ہے (مسائل کے حل کا)۔ سب لوگوں کو سب علاقوں سے سال میں ایک دفعہ دعوت دی گئی ہے اور جو کوئی بھی جاسکتا ہو جائے:

لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

ایک اور راستہ نمازِ عید اور عید کے موقع کے اجتماعات ہیں۔ یہ سال میں دو مرتبہ منعقد ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ مختلف علاقوں میں لوگ جمع ہوں، ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ نمازِ جمعہ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ منعقد ہوتی ہے۔ یہ عظیم اجتماعات منعقد ہونے چاہئیں اور عصرِ حاضر کے مسائل ان میں زیرِ بحث آنا چاہئیں۔ الحمدللہ حالیہ برسوں میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اُمید ہے یہ سلسلہ بڑھے گا۔ احباب کو اس سلسلے میں تبلیغ بھی کرنی چاہیئے تاکہ یہ مجالس بہتر ہوں۔ اسی طرح نمازِ جماعت کے اجتماعات ہیں کہ جن کے لئے عوام کو ہر روز مساجد میں جمع ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو بوڑھے اور ناکارہ لوگ ان میں شریک ہوتے رہیں بلکہ مساجد میں جوانوں کو مجتمع ہونا چاہیئے۔ اگر ہم سمجھ جاتے کہ ان اجتماعات کے فوائد کیا ہیں، اگر ہم سمجھتے کہ اسلام نے ہمیں جن اجتماعات کا حکم دیا ہے اور انھیں ہمارے لئے فراہم کیا ہے ان سے کیسے کیسے سیاسی مسائل حل ہوتے ہیں اور کیسی کیسی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ تو ہم یوں بے حال نہ ہوتے کہ ہماری مسجدیں چند بوڑھوں اور بوڑھیوں کا مرکز بن جاتیں۔ اگر لوگ ان میں شریک ہوں، مؤثر افراد شامل ہوں، عوام شرکت کریں، سب جمع ہوں اور خطیب ان

سے موجودہ مسائل بیان کرے اور موجود مسائل و مشکلات کا ذکر کرے تو اس سے مسائل حل ہوں، محرم، صفر اور رمضان کے مہینوں کی اس قدر برکتیں ہیں کہ انسان حساب نہیں لگا سکتا۔ اجتماعِ عاشورا اور دنیا کے عظیم ترین شہید کی عزاء کی اس قدر برکتیں ہیں۔ اس وقت بھی کہ جب ان میں سیاسی مسائل بیان نہیں ہوتے تھے قوموں کے لئے ان کی برکتیں اتنی زیادہ تھیں کہ جن کا شمار نہ ہو سکتا تھا۔ ۸

حج مسلمانوں کا اجتماع عام ہے

بنیادی بات یہ ہے کہ کیا اسلام دینِ سیاست ہے؟ اس میں سیاست کے تمام پہلو ہیں؟ اسے قوموں کے اجتماعی امور سے سروکار ہے؟ اقتصادی، ثقافتی امور سے تعلق ہے؟ کیا سب افراد کے ان مسائل سے اس کا ربط ہے؟ یا پھر اسلام کو ان سے خالی ہونا چاہیئے اور صدر اسلام میں جنھوں نے حکومت قائم کی وہ غلطی پر تھے؟ اگر مسلمان آگاہ ہو جائیں کہ یہ استعماری آوازیں انہیں اسلام سے جدا کر رہی ہیں، اسلام سے دوری کے درپے ہیں اور اسلام کو اس کے مفہوم سے عاری کر رہی ہیں، نمازِ جمعہ کو بھی وہ اس کے حقیقی مفہوم سے عاری کرنا چاہتی ہیں۔ صدر اسلام میں مسجد میں امام جمعہ کے توسط سے سیاسی مسائل حل ہوتے تھے، جنگ کا پروگرام وہیں بنتا تھا۔ باعثِ تاسف ہے کہ انھوں نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ خطباتِ جمعہ میں وعظ و نصیحت کے چند کلموں کے سوا کچھ نہیں رہا تاکہ اُمورِ اجتماعی میں ان کی کوئی مداخلت نہ ہو۔ یا تو نمازِ جمعہ ہی نہ رہی یا اگر تھی بھی تو مفہوم سے خالی۔ یا حج پر ہی نہ جانے دیتے تھے اور اگر اجازت دیتے بھی تو حج بے مفہوم تھا۔ ایسا حج نہ تھا کہ جو مسلمانوں کا اجلاس عام ہوتا۔ مسلمان وہاں اپنے گزشتہ سال کی مشکلات کو حل کرتے، سب آپس میں مل بیٹھتے۔ مسلمانوں کے علما اور عقلاء باہم مل بیٹھتے اسلامی مشکلات کو زیرِ بحث لاتے اور ہر ملک کو جو مصیبتیں درپیش ہیں ان پر گفتگو کرتے، چاہے یہ مشکلات اُن کی حکومتوں کی طرف سے ہوتیں چاہے بڑی طاقتوں کی طرف سے۔ اُن کی راہِ حل سوچتے اور پروگرام بناتے۔ حج کو ان لوگوں نے بے مفہوم اور بے سود بنا دیا ہے۔ اور اگر آج ایران اور دیگر ممالک کے کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ حج کو مسلمانوں کا اجلاسِ عام بنا دیں جس میں اسلامی مسائل، مسلمانوں کی مشکلات اور ایسے اجتماعی امور کہ جن میں مسلمان مبتلا ہیں، وہ مسائل کہ جو بڑی طاقتوں نے ان کے لئے پیدا کئے ہیں اور وہ مصیبتیں جو اُن کی حکومتوں کے ہاتھوں انھیں لاحق ہیں پر غور و خوض کریں اور انھیں حل کریں تو یہ لوگ پوری

قوت سے ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اُلٹا انھوں نے عوام کو یہ باور کروادیا ہے کہ ایسی چیز یں حج میں نہیں ہونی چاہئیں۔ آج بھی بعض درباری مُلّا ایران کی تکفیر کر رہے ہیں اور مسلمانانِ ایران کو مسلمان نہیں مانتے۔ ایرانیوں کا قصور یہ ہے کہ وہ امریکہ کے مخالف ہیں۔ گویا اس سے بڑھ کر اسلام سے نکلنے کے لئے اور کیا ہوسکتا ہے کو کوئی امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جسارت کرے۔

آپ مسلمانوں کی یہ مشکلات ہیں۔ ۹

کاروانوں اور حج کے علما، منتظمین اور عہدیداروں نے زائرینِ محترم کے انتظام وراہنمائی کا عظیم بوجھ اپنے کندھے پر لیا ہے۔ دوسری طرف اسلامی جمہوریہ ایران آج غیر معمولی حالات سے دوچار ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اِن شخصیات کو چاہیئے کہ حج کی صحیح طور پر اور منظم طریقے سے انجام دہی کے لئے پوری ہمّت و کوشش کریں، وسعتِ قلبی سے اور ہر قسم کی توقع سے بے نیاز ہو کر اور احسان جتائے بغیر بیت اللہ کے محترم زائرین کو حج کے مسائل و مناسک سیکھنے میں مدد دیں۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ جو پڑھے لکھے اور اَن پڑھ سب افراد کے لئے مناسب ہو۔ اپنے تعمیری کردار سے اور اس عظیم تاثیر سے کہ جو حج ہمیشہ انسان سازی میں کرتا ہے غافل نہ ہوں کیونکہ اُس روحانی فضا اور ماحول میں سب دل تغیر کے لئے آمادہ اور قبولیتِ حق کے لئے تیار ہوتے ہیں لہٰذا امورِ حج میں اور خصوصاً مسائل و مناسک میں ذاتی آراء کو لاگو کرنے سے سختی سے اجتناب ہونا چاہیئے، اور مسائلِ حج کو علم و یقین کی بنیاد پر بیان ہونا چاہیئے اور ضرورت پڑے تو آگاہ افراد یا فقہی کُتب کی مدد سے بیان فرمائیں کیونکہ حج کے اعمال و مناسک میں جدید اور ضرورت کے مسائل بہت زیادہ ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو کہ مسائل ناقص اور غلط بیان ہونے سے حجاجِ محترم کا عمل باطل ہو جائے اور وہ مشکل میں پڑ جائیں اور یوں تنگی و حرج واقع ہو جائے۔

عزیز علما مسائل کو واضح و دقیق طور پر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں کہ زائرین کے لئے مسائل میں مشکل پیدا نہ کریں، انھیں شک و شبہ میں مبتلا نہ کریں، اور بے موقع احتیاطیں نہ بتائیں کیونکہ اگر پروگرام، مراسم، عبادت اور دُعا میں تذبذب و وسواس پیدا ہو جائے تو وہ واجبات میں سُستی اور بے توجہی کا باعث بنتا ہے۔

علاوہ ازیں حج علما کے لئے دیگر اسلامی ممالک کے صاحبانِ نظر، مفکرین اور علما سے ارتباط کا نہایت مناسب اور قیمتی موقع ہے اگرچہ عالمی استعمار یا اسلامی ممالک کے بعض سربراہ

ایسی ملاقاتوں اور ارتباطات سے بہت خوفزدہ ہیں اوران کی نگرانی کرتے ہیں لیکن صحیح پروگرام بنانا اوراس مناسب موقع سے تبادل فکر ونظر کے لئے استفادہ کرنا اور اسلامی معاشروں کی مشکلات کے لئے راہ تلاش کرنا اسلامی جمہوریۂ ایران کی ایک خواہش رہی ہے۔ اس قیمتی موقع پر علما عظام اور تبلیغاتِ حج کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ انقلاب کے تجربات منتقل کرنے اور احکام قرآن کے سائے میں سیاسی حکمتِ عملی بنانے کے لئے تعمیری کردار ادا کریں۔ نیز علما اسلام کا عوام اور معاشرے کی ہدایت کے لئے جو مفید کردار رہا ہے اُسے ادا کریں۔ ۱۰

اسلامی اقوام کی باہمی شناسائی کے لئے حج بہترین موقع ہے

اسلامی اقوام کی باہمی شناسائی کے لئے حج بہترین موقع ہے۔ اس موقع پر مسلمان پوری دنیا کے اپنے دینی واسلامی برادران و خوہران سے واقفیت حاصل کرتے ہیں اوراس گھر میں سب جمع ہوتے ہیں کہ جو تمام اسلامی معاشروں اور ابراہیمؑ حنیف کے سب پیروکاروں سے تعلق رکھتا ہے۔ رنگ، قومیت اور نسل کے علاقائی امتیازات کو ایک طرف رکھ کر اپنے اولین گھر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اسلامی اخلاقِ کریمہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے، مجادلات و آرائشات کو ترک کر کے اخوتِ اسلامی کے جذبے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی ایک چھوٹی سطح کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

ایران کے زائرینِ محترم جب دوسرے مسلمانوں سے ملتے ہیں تو اسلامی جمہوریہ ایران کی روحانی وسیاسی کامیابیوں کی قدر وقیمت سے بہتر طور پر آگاہ ہوتے ہیں۔ جب اسلامی اقوام کی مشکلات اور اُن مصیبتوں سے آگاہ ہوتے ہیں کہ جو مختلف شکلوں میں ان پر عائد کی گئی ہیں تو انقلاب کی عظمت، خود پر حق تعالیٰ کی عنایات خاصہ اور امامِ زمان ارواحنا فداہ کی توجّہ کو وہ بہتر طور پر محسوس کرتے ہیں، اس انقلاب کی برکات کی اہمیت کو زیادہ پہنچاننے لگتے ہیں۔

محترم عہدیداروں کے کاروکوشش اوراس خدمت گزار حکومت کی مساعی سے واقف ہوتے ہیں کہ جس نے شب وروز اپنے آپ کو وقف خدمت کر رکھا ہے اور اس تحوّل پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جو جوانوں اور قوم کے دیگر طبقوں میں پیدا ہوا ہے اور

جس نے اُن کی پاکیزگی، عفت، حیا، شرافت، آزادی اور جہاد کی طرف راہنمائی کی ہے۔

خداوندا! ان عظیم نعمتوں کو ہم سے اور ہماری قوم سے واپس نہ لے۔ خداوندا! ہمیں اپنی برکات کی قدر و قیمت سے زیادہ آشنا فرما۔ خداوندا! ہماری بندگی، خلوص اور اپنے حضور ہمارے اظہارِ عجز و ذلت میں اضافہ فرما۔

خداوندا! ہمیں توکل، صبر، استقامت اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق عنایت فرما اور اپنے بندوں کے لئے ہمیں اپنی، اپنی اولاد کی اور اپنی ہستی کی قربانی کے لئے مدد فرما۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ زائرینِ محترم دیگر ممالک کے مسلمانوں کے سامنے اپنے انقلاب کی ترقی و عظمت کے احساس کی وجہ سے غرور و تکبر میں گرفتار ہو جایئے اور کہیں خدانخواستہ مسلمانوں کے اعمال و کردار کو اہانت و تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگیں اور مکّہ مکرّمہ میں دوستانِ خدا سے ہم دلی اور ان کی اُنس و محبّت سے محروم ہو جائیں نیز مسلمانوں، مستضعفوں اور دینی بھائیوں کے حضور تواضع وانکساری سے غافل ہو جائیں کہ جو دراصل اس عظیم نعمتِ الٰہی کا شکرانہ ہے۔ خانۂ خدا اور مرقدِ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس مسلمانوں سے ربط و ضبط، دوستی اور آئندہ ارتباط کا رشتہ مضبوط کریں۔ حدیثِ انقلاب اور لطفِ الٰہی کا اُن سے تذکرہ کریں۔ میری جانب سے اور ساری ایرانی قوم کی جانب سے سب مسلمانوں کو اطمینان دلائیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران آپ کی جدوجہد اور اسلامی پروگراموں کا حامی و مددگار ہے، جارحین کے خلاف ہر مورچے میں تمہارے ساتھ ہے اور انشاء اللہ آپ کے گزشتہ، حالیہ اور آئندہ کے حقوق کا دفاع کرے گا۔ اُن سے کہہ دیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا اقتدار و اعتبار سب اسلامی اقوام کے لئے ہے اور ایران کی بہادر و دلاور قوم کا دفاع درحقیقت پنجۂ ظلم میں گرفتار سب قوموں کا دفاع ہے۔ ہم انشاء اللہ تمام اسلامی ممالک میں ستمگروں کا دستِ ستم و تجاوز توڑ دیں گے۔ ہمارا انقلاب کہ جو درحقیقت سچّا انقلاب ہے اور احکامِ محمدیؐ کا ترجمان ہے اسے برآمد کر کے ہم عالمی لٹیروں کا تسلّط، بالادستی اور ظلم ختم کر کے رکھ دیں گے اور اس طرح سے ہم اللہ کی مدد سے منجیٔ مصلحِ کل کے ظہور اور امام زمان ارواحنا فداہ کی امامتِ مطلقِ حق کے لئے راہ ہموار کریں گے۔"

سیاسی مسائل پر غور و خوض کا مقام

فصل پنجم

اسلام - دینِ سیاست

اسلام دینِ سیاست ہے۔ یہ وہ دین ہے کہ جس کے احکام اور مقاماتِ مقدسہ پر سیاست واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ ہر روز اسلامی ممالک کی تمام مسجدوں میں شہروں سے لے کر دیہات تک سب بستیوں اور قصبوں میں جماعت کے لئے اجتماع ہوتا ہے تاکہ ہر شہر اور ہر قصبے کے مسلمان ایک دوسرے کے حالات کو جانیں اور مستضعفین کے حالات سے باخبر ہوں۔ اسی طرح ہفتے میں ایک مرتبہ کسی ایک مقام پر نمازِ جمعہ کے لئے ایک بڑے اجتماع کا انعقاد ہوتا ہے۔ یہ نماز دو خطبوں پر مشتمل ہے۔ ان دو خطبوں میں ضروری ہے کہ حالاتِ حاضرہ پر بات ہو، ملک کی ضروریات بیان ہوں، علاقے کی ضروریات کا تذکرہ ہو، سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی پہلو زیرِ بحث آئیں اور عوام ان مسائل سے آگاہ ہوں۔ اسی طرح سال میں دو عیدیں ہوتی ہیں۔ ان عیدوں پر بھی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ نمازِ عید میں بھی دو خطبے ہوتے ہیں۔ ان دو خطبوں میں بھی حمد اور رسول اکرمؐ و ائمہ علیہم السلام پر درود و سلام کے بعد سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی پہلوؤں نیز ملک اور علاقے کی ضروریات پر بات ہونی چاہیئے۔ خطباء کرام کو چاہیئے کہ وہ عوام کو مسائل سے آگاہ کریں۔ سب سے بڑھ کر حج کا اجتماع ہے کہ جو سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ تمام اسلامی ممالک سے جو افراد مستطیع ہیں وہ جمع ہوں اور ضروری ہے کہ وہاں مسائلِ اسلامی پر بات ہو۔ حج کے مقامات پر، عرفات میں،

خصوصاً منیٰ اور بعد ازاں مکّہ مکرمہ میں اور اس کے بعد رسولِ اکرمؐ کے حرم میں عوام کو (اپنے) ملک اور اسلامی ممالک کے حالات سے آگاہ ہونا چاہیئے۔ وہاں درحقیقت ایک مجلسِ عالی منعقد ہوتی ہے۔ تمام اسلامی ممالک کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک اجتماعِ عالی کا انعقاد ہوتا ہے۔ لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ ہر روز محلّے میں شہر اور محلّے کے حالات کو سدھارنے کے لئے اجتماع ہوتا ہے۔ ہر ہفتے کا بڑا اجتماع جو شہروں میں اور ایسے مقامات پر منعقد ہوتا ہے کہ جہاں شرائطِ نماز پوری ہوتی ہوں شہروں اور اُن سے بالاتر سارے ملک کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہے۔ اسی طرح ہر سال کے دو بڑے اجتماع (تمام) ملکوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہیں اور سال میں ایک مرتبہ بہت بڑا اجتماع حج کے موقع پر منعقد ہوتا ہے جس میں تمام اسلامی ممالک کے افراد شریک ہوتے ہیں۔ حج کے مقامات پر منعقد ہونے یہ اجتماعات تمام اسلامی ممالک کے حالات سدھارنے کے لئے ہیں۔ یہ سب سیاسی مسائل ہیں۔ یہ وہ مسائل ہیں کہ جن کی طرف مسلمان کو توجّہ رکھنی چاہیے۔ باعثِ افسوس ہے کہ ان سے غفلت برتی جارہی ہے۔ اجتماعات منعقد ہوتے ہیں لیکن ان سے نتیجہ حاصل نہیں کیا جاتا۔ مسلمان مکّہ مکرمہ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ پر جمع ہوتے ہیں لیکن اس طرح سے کہ ایک دوسرے سے اجنبی اور بیگانہ ہوتے ہیں۔ مختلف شہروں میں اجتماعات منعقد ہوتے ہیں، نمازِ جمعہ کے اجتماعات، نمازِ عید کے اجتماعات، لیکن اس طرح سے کہ گویا لوگوں میں باہم کسی بات پر کوئی وحدت و ہم آہنگی نہ ہو۔ اسلام نے لوگوں کو ان اجتماعات کی دعوت بڑے مقاصد کے لئے دی ہے۔ اسلام کے پیشِ نظر ان اجتماعات کے بڑے بلند مقاصد ہیں۔!

حج ۔ ایک سیاسی اجتماع

باعثِ افسوس ہے کہ ہم ان اجتماعات سے فائدہ حاصل نہیں کر پائے۔ نہ اپنے اُن بڑے اجتماعات سے اور نہ اپنے ان چھوٹے اجتماعات سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پروپیگنڈوں کے باعث مسجدیں اپنی حد تک محصور ہو کر رہ گئیں۔ (جبکہ) مسجد مرکزِ تبلیغ ہے۔ صدرِ اسلام میں انھیں مسجدوں سے لشکر اور افواج روانہ ہوتی تھیں۔ مسجد سیاسی اسلامی احکام کی تبلیغ کا مرکز تھی۔ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ (مسلمان) آواز بلند کرتے "الصلوٰۃ بالجماعۃ" اور جمع ہو جاتے۔ اس مسئلے کو پیش کرتے اور زیرِ بحث لاتے۔ مسجد اجتماعِ سیاسی کا مرکز ہے۔ نمازِ جمعہ کے موقع پر یہ اجتماع

کچھ بڑھ جاتا ہے۔ سب لوگ ہر ہفتے کسی ایک جگہ پر جمع ہوں۔ کوئی شہر چھوٹا ہے اُس کا اجتماع اپنے حساب سے ہوتا ہے اور کوئی تہران کی طرح بڑا شہر ہے۔ (جمعہ کے موقع پر ہونے والا) ہر ہفتے کا یہ اجتماع کچھ بڑا ہوتا ہے۔ چھوٹے اجتماعات ہر روز دن میں متعدد بار منعقد ہوتے ہیں اور یہ بڑا اجتماع ہفتے میں ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے۔ خطیب ایک آگاہ شخص ہونا چاہیئے کہ جو دوسروں کو آگاہ کر سکے اُسے چاہیئے کہ وہ لوگوں کو خطبوں کے ذریعے اور مسائل واضح کر کے انھیں ان کی سیاسی، اجتماعی اور ثقافتی ذمہ داریوں سے آگاہ کرے۔ بڑے اجتماعات سال میں دو عیدوں پر منعقد ہوتے ہیں اور ایک ہمہ گیر اجتماع سب مسلمانوں کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ جو افراد مکّہ جا سکتے ہوں اور جو مستطیع ہوں اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت کریں۔ یہ بھی ایک سیاسی اجتماع ہے۔ مختلف علاقوں اور ملکوں سے آنے والے افراد کو چاہیئے کہ آپس میں مسائل پر تبادلۂ خیال کریں، مسلمانوں کے مسائل زیرِ بحث لائیں۔ افسوس کہ اسلام نے تو مفت ان اجتماعات کا بندوبست کر دیا ہے (لیکن ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا رہے) آپ دیکھیں کہ اگر ایرحجاز۔ حج کے علاوہ کسی موقع پر پانچ سو افراد کو حجاز میں بلانا چاہے تو کس قدر خرچ آتا ہے، کتنے انتظامات کرنا پڑتے ہیں، کتنی زحمت اُٹھانا پڑتی ہے تب کہیں جا کر وہاں پانچ سو افراد جمع ہو پاتے ھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بغیر اس کے کہ حکومتوں وغیرہ کو اس قدر زحمت ہو خود عوام میں یہ جذبہ پیدا کر دیا ہے کہ وہ جمع ہوں، وہ بھی کئی ملین کی تعداد میں۔ یہ سب کچھ اُس نے مفت میں ہمیں فراہم کر دیا ہے اور ہم اسے بغیر کوئی فائدہ اُٹھائے ضائع کر دیتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ غیروں اور اُن کے ایجنٹوں کا بہت پہلو دار پروپیگنڈا ہے کہ دین کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ انھوں نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ سیاست کو بادشاہت کے لئے رہنے دیں اور دین پوپ اور اُس کے کارندوں سے متعلق ہے۔ ۲

حج کو مظلوموں کی پکار کا جواب دہ ہونا چاہیئے

عزیز بہنو اور بھائیو! آپ جس ملک سے بھی تعلق رکھتے ہوں آپ کو اپنی اسلامی اور قومی حیثیت کا دفاع کرنا چاہیئے۔ بغیر کسی کی رو رعایت کے بے پرواہ ہو کر آپ کو امریکہ، عالمی صیہونیت اور شرق و غرب کی طاقتوں کے مقابلے میں اسلامی اقوام و ممالک کا دفاع کرنا چاہیئے۔

آپ اسلام دشمنوں کے مظالم کو آشکار کریں۔

میرے مسلمان بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ہمارے مادّی وروحانی وسائل کو مشرق و مغرب کی بڑی طاقتیں لوٹے لئے جارہی ہیں۔ انھوں نے ہمیں سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور فوجی لحاظ سے فقر و وابستگی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ آپ ہوش میں آئیں اور اپنے کھوئے ہوئے اسلامی وقار کو پھر سے حاصل کریں۔ ظلم کو قبول نہ کریں۔ عالمی لٹیروں کہ جن کا سرغنہ امریکہ ہے کی سازشوں کو ہوش مندی کے ساتھ افشا کریں۔

آج مسلمانوں کا قبلہ اوّل اسرائیل کے قبضے میں ہے کہ جو مشرقِ وسطیٰ میں کینسر کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج وہ ہمارے فلسطینی و لبنانی بھائیوں پر پوری قوت سے ظلم ڈھا رہا ہے اور انھیں خاک و خون میں تڑپا رہا ہے۔ آج اسرائیل اپنے تمام تر شیطانی وسائل کے ساتھ تفرقہ پیدا کرنے میں مصروف ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسرائیل کے خلاف تیار کرے۔ آج ہمارے افریقی مسلمان ممالک امریکہ، دیگر طاقتوں اور اُن کے ہاتھوں بکے ہوئے افراد کے زیرِ تسلّط ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

آج مسلمانِ افریقہ اپنی پوری قوت سے مظلومانہ فریاد بلند کئے ہوئے ہے فلسفۂ حج کو ان مظلومانہ پکاروں کا جواب دینا چاہیئے۔ خانۂ خدا کے گرد طواف کا مطلب یہ ہے کہ غیر خدا کے گرد طواف نہ کیا جائے۔ رجم عقبات درحقیقت جن و انس کے شیطانوں کو رجم کرنا ہے۔ اپنے خدا سے عہد کریں کہ آپ عزیز اسلامی ممالک سے انسانی شیطانوں اور بڑی طاقتوں کو نکال باہر کریں گے۔ آج عالم اسلام امریکہ کے ہاتھوں میں اسیر ہے۔ آپ مختلف برّاعظموں کے مسلمانوں کے لئے اللہ کا پیغام لے جائیں کہ وہ خدا کے سوا کسی اور کی غلامی اور بندگی اختیار نہ کریں۔

اے مسلمانانِ عالم! اور اے پیروانِ مکتبِ توحید! اسلامی ممالک کی تمام تر مشکلات کا باعث عدم ہم آہنگی اور ہم آواز نہ ہونا ہے اور کامیابی کا راز ہم آواز ہونا اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جملے میں بیان فرما دیا ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اعتصام بحبل اللہ۔ اللہ کی رسی کو تھامنا۔ تمام مسلمانوں کی ہم آہنگی سے عبارت ہے۔ سب اسلام کی خاطر، اسلام کی طرف، مسلمانوں کے مصالح کے لئے ہم آہنگ ہو جائیں۔ تفرقہ، جدائی اور گروہ پرستی کہ جو تمام تر بدبختیوں اور عقب ماندگی کی اساس ہے، سے گریز کریں۔

اللہ تعالیٰ سے میں اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا طلب گار ہوں اور اُس سے مسلمانانِ عالم کی وحدت کا متمنی ہوں۔ ۳

حج کے موقع پر سیاسی امور منظم طور پر انجام ہوں

ایک اور بات کہ جو کاروانوں میں موجود علما کو عوام سے کہنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ حج کے موقع پر جو سیاسی امور انجام پاتے ہیں وہ کسی نظام کے تحت ہونے چاہئیں۔ اگر ہر کوئی اپنی مرضی سے کچھ کرنا چاہے تو ایک ہرج مرج پیدا ہو جائے گا جو ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ ہر امر کسی نظم کے تحت ہونا چاہیئے۔ اگر وہ کوئی اجتماع منعقد کرنا چاہیں تو اس کے لئے پروگرام اُسے دینا چاہیئے کہ جو امورِ حج کا ذمّہ دار ہے، اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ کوئی شخص کہ جو کسی گروہ میں ہے خود سے علیحدہ اپنے ذوق کے مطابق کچھ کرنا چاہے تو وہاں مشکلات پیدا ہو جائیں گی کیونکہ ذوق تو بہت مختلف ہوتے ہیں پھر تو ہر کوئی جو اس کی مرضی ہوگی کرتا پھرے گا۔ اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ ایسے امور بعض اوقات اسلامی جمہوریہ (ایران) کے بارے میں توہم کا باعث بن جاتے ہیں۔ ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے کہ جو اسلامی جمہوریہ کے لئے بدنامی کا باعث بنے۔ اس وقت بھی تقریباً دنیا بھر میں مبلغین ہمارے خلاف اسلامی جمہوریہ کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں خود سے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے کہ جس سے اُن کے ہاتھ کوئی بات آجائے اور پھر جیسے چاہیں وہ لوگ اسے ہوا دیتے پھریں اور جتنا چاہیں اُسے بڑھالیں۔ یہ بھی ایک ضروری مسئلہ ہے کہ جو کوئی جس کسی کاروان میں بھی ہے۔ اس سے کہیں کہ ضابطے اور پروگرام کے تحت کام انجام دے۔ ہرج مرج پیدا نہیں ہونا چاہیئے ہر کسی کو من پسند طریقے سے عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر آپ حضرات بہت توجہ دیں۔ حج پر جانے والے افراد بھی توجہ کریں کہ کہیں اُن کا حج معصیت سے مخلوط نہ ہو جائے۔ کہیں کوئی گناہ نہ ہو جائے۔ سب اسلام (کے مطابق) ہو، سب عبادت ہو، نہ کہ گناہ، نعرے بھی عبادی ہوں معصیتی نہ ہوں۔ اس طرح سے ہوں کہ خدا کے لئے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ جس کے جو دل میں آئے کرے، جسے چاہے بُرا بھلا کہے۔ پہلے سے تیار شدہ ایک صحیح پروگرام میں ان مسائل پر توجّہ کی ضرورت ہے۔ ۴

مظلوموں کی فریاد کی راہ میں حکومتیں حائل ہیں

عیدِ سعیدِ قربان کی آمد آمد ہے۔ اس موقع پر میں تمام مسلمانانِ عالم بالخصوص بیت اللہ الحرام کے حجاج کی خدمت میں تبریک عرض کرتا ہوں۔ یہ حجاج ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ و علیہم کی عظیم قربان گاہ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ اس برس مسلمانوں پر ایسی ایسی مصیبتیں آئی ہیں کہ تبریک کے بجائے تعزیت کہنی چاہیئے۔ تعزیت کہنے کی وجہ صرف یہ واقعات نہیں کہ شیطانِ بزرگ ظالم امریکہ نے حریم مسلمین پر تجاوز کیا ہے، اسرائیل کے ستم پیشہ دہشت گرد حکام نے عزیز اسلامی ملک لبنان پر حملہ کیا ہے، امریکہ و اسرائیل کے بے ارادہ غلام صدام عفلقی نے ہمارے مُلک ایران کے جنوبی اور مغربی علاقے کے عرب و غیر عرب مسلمانوں پر ظلم توڑے ہیں، دشمنانِ اسلام و انسانیت نے لبنان اور بیروت کے مظلوموں پر کامیابی حاصل کی ہے اور ہزاروں جوانوں، بوڑھوں، بچوں اور بے گناہ مردوں اور عورتوں کو خاک و خون میں غلطاں کیا ہے اور اس پر مصر، اُردن، سوڈان مغربی ممالک وغیرہ کے حکمرانوں نے خوشی منائی ہے۔ اگرچہ یہ سب مصیبتیں ہیں اور ان پر تعزیت کہی جانا چاہیئے لیکن سب سے بڑی مصیبت اور عظیم سانحہ کہ جس کے سامنے یہ سب مصیبتیں اور سانحے ناچیز ہیں کہ مٹھی بھر بے حیثیت صہیونی دہشت گرد بدترین طریقے سے مسلمانوں کو تاخت و تاراج کر رہے ہے۔ وہ مسلمان کہ جن کے پاس اس قدر روحانی اور مادّی وسائل ہیں کہ جو ایک ٹھوکر سے امریکہ کو بھی خطے سے باہر نکال سکتے ہیں اسرائیل تو چیز ہی کچھ نہیں۔ ہم صرف اس لئے صاحبِ عزا نہیں ہیں کہ کچھ مظلومین کو اُن کے اپنے علاقوں سے باہر دھکیل دیا گیا ہے اور اُن کے پاس اب کوئی پناہ نہیں ہے۔ بلکہ بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ اسرائیل یہ سب مظالم اُن حکومتوں کے سامنے کر رہا ہے کہ جنھیں اسلام کا دعویٰ ہے۔ عظیم سانحہ تو یہ ہے کہ اسلام کی مدعی یہ حکومتیں امریکہ اور اسرائیل کی ناز بر داری کے لئے تگ و دو گر رہی ہیں اور اس کے لئے کوشاں ہیں کہ بالکل کیمپ ڈیوڈ معاہدے جیسا یا اُس سے ملتا جلتا کوئی معاہدہ عمل میں آجائے اور اس عظیم ظلم کے بعد اسرائیل کو صریحاً تسلیم کرلیں یا اس کی سرداری قبول کرلیں مسلمانوں کے لئے سانحہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان حکومتیں ان عظیم سانحوں کو دیکھنے کے بعد بھی ستمگروں کے ہاتھوں ظلم اُٹھانے والوں کو آہ تک بلند نہیں کرنے دیتیں۔

مصیبت عظمیٰ یہ ہے کہ امریکہ نے تقریباً نصف صدی سے مسلمانانِ عالم بالخصوص اسلامیانِ منطقہ پر ہر وہ ستم ڈھایا ہے جو اس نے چاہا ہے اور ان کے خزانے لوٹتے جا رہا ہے لیکن علاقہ کی حکومتیں نہ صرف اس کے خوف سے مظلوموں کو خود اپنے وطن میں اظہارِ مظلومیت نہیں کرنے دیتیں بلکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے ایران کی غارت زدہ قوم کے ساتھ انھوں نے کیا کیا ہے جب کہ ایران اپنی اسلامی تحریک کے ذریعے اپنی مظلومانہ آواز بلند کرنا چاہتا ہے اور اسے دُنیا کی مظلوم قوموں تک پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ تو ایران کی مخالفت میں امریکہ و اسرائیل تک سے گویا بازی لے گئے ہیں۔ انھوں نے ستمگروں کی قربت حاصل کرنے کے لئے اپنے تمام نشریاتی وسائل اور اسلحے کی قوت سے ایران پر جارحیت کرنے والے کی مدد کی ہے بجائے اس کے کہ یہ حکومتیں اپنی برادر قوم اور حکومت کی طرف اخوت و وحدت کا ہاتھ بڑھاتیں انھوں نے امریکہ و اسرائیل کی غلامی اور ذلت کو قبول کر لیا ہے اور ایرانی قوم کے خلاف سازش میں مصروف ہیں۔ ہم اس وقت بہت سی نام نہاد اسلامی حکومتوں سے مایوس ہیں اور ان کی ہدایت کی ہمیں کوئی اُمید نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نظرِ عنایت فرمادے اور ان کے اندر کوئی تبدیلی پیدا کردے تاکہ وہ مسائل کو انکی حقیقی نظر سے دیکھیں اور اپنے آپ کو اور اپنے مُلک کو عالمی گرگوں سے نجات دلائیں۔ ۵

حج کے عظیم مقاصد میں سے ایک اس کا سیاسی پہلو ہے

ضروری ہے کہ اُن حضرات کا شکریہ ادا کروں جو یہاں تشریف لائے ہیں، اس محفل میں آپس میں بیٹھیں اور کچھ ضروری مسائل آپ کی خدمت میں عرض کروں اور مجھے اُمید ہے انشاءاللہ آپ کامیاب ہوں اور اس مبارک سفر کو سلامتی اور کامیابی کے ساتھ طے کریں اور اپنے اپنے علاقوں کی طرف لوٹ آئیں۔

آپ کو حج پر جانے کا ایسے سال شرف حاصل ہوا ہے کہ مقامی اور دنیا کے حالات ایسے ہیں جن کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں دنیا کے حالات بڑی طاقتوں اور دُنیا کے مستضعفین شیطانی طاقتوں کی گرفت میں ہیں نیز مقامی حالات بھی بڑی طاقتوں کی مداخلت کی وجہ سے کچھ ایسے جن کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

آپ ایسے سال حج پر جا رہے ہیں جب کہ بڑی طاقتیں علاقے میں فساد اور لوٹ کھسوٹ

میں مشغول ہیں اُس طرف روس اور افغانستان ہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے مداخلت کر رہا ہے اور افغانستان کے مظلوم عوام کو کچل رہا ہے الحمد للہ کہ افغانستان کے مظلوم عوام نے اس بڑی طاقت کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے اور اس طرف امریکہ کہ جو ظالموں کا سرغنہ ہے مظلوم ممالک خصوصاً اسلامی ممالک میں مداخلت اور تجاوز کر رہا ہے دنیا کے اس حصّے سے بیٹھ کر مداخلت کر رہا ہے اور جن قوموں کو آزاد ہونا چاہیئے تھا۔ اپنے ظلم کے پنجے میں پھنسایا ہوا ہے اور افسوس تو یہ ہے کہ یہ حکومتیں بھی ظلم کو برداشت کر رہی ہیں۔

حج کے عظیم مقاصد میں سے ایک اس کا سیاسی پہلو ہے کہ جسے ہر جانب سے ظالم ہاتھ دبانے کے درپے ہیں افسوس یہ ہے کہ اُن کے وسیع پروپیگنڈوں نے مسلمانوں پر کیا ہے کہ بہت سے مسلمان سفر حج کو ایک خشک وخالی عبادت سمجھتے ہیں جس کا مسلمانوں کے مفادات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ حج جس روز سے معرض وجود میں آتی ہے اُس کا سیاسی پہلو اس کے عبادی پہلو سے کمتر نہیں تھا بلکہ سیاسی پہلو سیاست کے علاوہ خود بھی عبادت ہے ضروری ہے کہ جتنے ممالک وہاں جاتے ہیں ان کو اور مستطیع لوگ یا اُن کے محترم علما حضرات کو حج میں لوگوں کی مشکلات اور مسلمانوں کے حالات کا ہر سال جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کن حالات سے گزر رہے ہیں ان کے اور حکومتوں کے درمیان کیسے حالات ہیں حکومتوں اور باقی شیطانی طاقتوں کے درمیان تعلقات کی کیسی نوعیّت ہے اور قوموں کے باہمی تعلقات کیسے ہیں نیز مختلف مسلمان ممالک سے آئے ہوئے علما کی حج کے بارے میں کیا کیفیت ہے یہ ایسے امور ہیں جنھیں انجام دینا چاہیئے اور حج انہی امور کے لئے ہے حج اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی ایک سالہ مشکلات کا جائزہ لیا جائے اور ان مشکلات کو ختم کرنے کے درپے ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ علاقائی و غیر علاقائی درباری مُلّا کہتے ہیں کہ حج کو سیاسی جہات سے خارج ہونا چاہیئے یہ لوگ رسولؐ اللہ کو جھٹلاتے ہیں یہ لوگ اسلام کو جھٹلاتے ہیں یہ لوگ ائمہ ہُدیٰ کو جھٹلاتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ یہ حج کا سفر ان مسائل کے لئے ہے لوگوں کے قیام کے لئے ہے اس لئے ہے کہ مسلمان، مسلمانوں کی مشکلات کو سمجھ سکیں اور انھیں رفع کرنے کی کوشش کریں اس لئے ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اخوّت و محبّت پیدا ہو۔

افسوس یہ ہے کہ تمام اسلامی مسائل کے بارے میں دشمنانِ اسلام کے اتنے وسیع پروپیگنڈے ہیں کہ خود مسلمانوں کو یہ بات باور کروادی گئی ہے کہ سیاست میں مداخلت نہیں

کرنی چاہیئے جیسا کہ خود علما کو بھی یہ بات باور کرائی گئی ہے اور بہت سے علما نے باور کر لیا ہے کہ ایک عالم کو سیاست میں مداخلت نہیں کرنا چاہیئے عالم کا کام تو مسئلے بتانا ہے اور وہ غیر سیاسی مسائل، اسلام کے سیاسی مسائل عبادی مسائل سے کئی گنا زیادہ ہیں چونکہ سیاسی مسائل بھی عبادت ہیں۔ علاوہ ازیں اسلامی کتب اسلام کی فقہی کتب بھی سیاسی مسائل سے بھری پڑی ہیں اور اجتماعی مسائل سے پُر ہیں پھر بھی بعض نادان گمان کرتے ہیں کہ اسلام بھی دیگر منحرف ادیان کی مانند ہے وہ بھی پہلے ایسے نہیں تھے بعد میں انہی استعمار گروں کے ہاتھوں ایسے ہو چکے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ ایک عالم پیچھے بیٹھا رہے اور دو رکعت نماز پڑھا کر گھر چلا جائے۔ وہیں پر فضولیات میں لگا رہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت ہو جائے یہ ایسے پروپیگنڈے تھے جنھیں اسلام کے معرضِ وجود آنے اور طاقتور بننے سے لے کر اب تک اموی اور عباسی خلفا اور بعد میں رجعت پسند حکومتوں کے ہاتھ اور اس کے بعد بڑی طاقتوں کے ہاتھ یہ مسائل کھڑے ہوئے کہ اسلام کو گوشہ نشین کریں اور کیا ہے اسلام مساجد تک رہ گیا ہے اسلام کو اسلام کے نام سے مساجد کی چار دیواری میں گوشہ نشین کر رہے ہیں اور وہ بھی بے حرکت مساجد۔ یہ مسجد الحرام اور (باقی) مساجد رسولِ اکرمؐ کے زمانے میں جنگوں کا مرکز، سیاستوں کا مرکز اور سیاسی واجتماعی امور کا مرکز ہوا کرتی تھیں۔ ایسے نہیں تھا جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں فقط نماز و روزہ کے عبادی مسائل بھی تھے جبکہ سیاسی مسائل زیادہ تھے جب بھی افراد کو جنگ پر بھیجنا چاہتے تھے اور جنگوں کے لئے لوگوں کو آمادہ کرنا چاہتے تھے ان امور کو مسجد سے شروع کرتے تھے۔ افسوس یہ ہے کہ پروپیگنڈے کے تحت صدرِ اسلام سے کچھ مدّت بعد سے لے کر ہمارے زمانے تک مساجد کو ایسا بنا دیا گیا ہے کہ انہی مساجد میں اسلام کو جھٹلایا جاتا ہے۔ اسلام کو جھٹلانا ایسے نہیں ہے کہ کوئی کہہ دے میں اسلام کو جھٹلاتا ہوں (بلکہ) اسلام کو جھٹلانا ایسے ہے کہ جو چیز اسلام چاہتا ہے اُسے مساجد میں ختم کیا جائے۔ اسلام چاہتا ہے کہ لوگ اپنے مفادات اور مسلمانوں کے مفادات سے باخبر رہتے ہوئے وہاں پر فعالیت کر سکیں اور حج ایسے مسائل میں سے ہے۔ جس کا سیاسی پہلو اُس کے عبادی پہلو سے بہت زیادہ ہے اور آپ لوگ انشاء اللہ سلامتی کے ساتھ حج پر مشرف ہوں گے آپ کی توجّہ اس بات کی طرف ہونی چاہیئے کہ استعماری فکر کہ جو بہت سوں، یہاں تک کہ اسلامی ممالک کے علما کے ذہن نشین کر دی گئی ہے کو ختم کریں انھیں اپنی گفتگو اور ملاقات کے دوران میں یہ بتائیں کہ اسلام کی ایسی حالت نہیں ہے جو آج تک ہماری

رہی ہے کہ فقط حج پر جائیں اور خانۂ خدا کے چند چکر لگائیں اور پھر وقوف کریں پھر وغیرہ وغیرہ اور اس بات کی طرف توجہ ہی نہ کریں اور بے تفاوت رہیں کہ دنیا کی قوموں اور مسلمانوں کے ساتھ مستکبرین کیا کر رہے ہیں اور ایسے اشخاص کو جو مسلمانوں کے مفادات کے بارے میں بات کریں جھٹلائیں۔ اسلام کو جو ضرر ان درباری ملاؤں سے ہو رہا ہے وہ اس ضرر سے کہیں زیادہ ہے جو امریکہ سے ہو رہا ہے چونکہ یہ لوگ اسلامی چہرے کے ساتھ اسلام کو نابود کر رہے ہیں اور وہ اس ظاہر کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ ان لوگوں کو بھڑکاتے ہیں۔ مسلمان جب حج پر جاتے ہیں زندہ حج اور ایک محکم حج کو بجالائیں ایسا حج ہو جو اس جارح روس اور اس ظالم امریکہ کو جھٹلائے۔ اس قسم کا حج مقبول حج ہے اگر ہم حج پر جائیں اور مسلمانوں کے مفادات کو مدنظر نہ رکھیں بلکہ مسلمانوں کے مفادات کے خلاف اس جارحیت پر پردہ ڈالتے رہیں مسلمانوں پر کئے جانے والے مظالم کے بارے میں بات نہ کرنے دیں اور وہ مظالم جو حکومتوں اور بڑی طاقتوں کی طرف سے مسلمانوں پر کئے جا رہے ہیں۔ ان کے بارے میں بات نہ کریں تو یہ حج نہیں ہے (بلکہ) یہ حج کی ایسی شکل ہے جسکا کوئی معنیٰ نہیں ہے۔[۶]

حج ہماری نہیں اسلام کی سیاست ہے

دوسرا پہلو جو آپ کی خدمت میں عرض کردوں یہ ہے کہ اب حج کے ایام ہیں اور حج ہمارے ملک اور ہر جگہ کے امور میں سے ہے اور ہم اسے بہت اہمیت دیتے ہیں میں جناب موسوی خوئینی ہا کو پہچانتا ہوں، موصوف بہت فعال تھے اور اچھا کام کیا ہے۔ لیکن چونکہ ان کی عدلیہ میں ضرورت تھی اس لئے اس سال حج پر نہیں جا سکتے جتنا بھی سوچا ان کی جگہ جناب کروبی کو مناسب سمجھا، جناب کروبی وہ ہیں جنھوں نے گزشتہ حکومت کے زمانے میں برس ہا برس اذیتیں اٹھائی ہیں اور اس راہ میں انھوں نے بہت صدمے برداشت کئے ہیں وہ ایک دلیر اور صالح شخصیت ہیں اس لئے وقتی طور پر اس سال انہیں معین کیا جاتا ہے آئندہ سالوں میں دیکھا جائے گا کہ کیا کیا جائے۔

لیکن وہ مسئلہ جو عرض کیا ہے (دشمن) اس چیز کے در پے ہیں کہ انھیں کوئی نکتہ مل جائے اور وہ یہ کہیں کہ اب جبکہ جناب موسوی اس منصب پر نہیں رہے، وہ پروپیگنڈہ کریں کہ ایران کی وضعیت اب بدل گئی ہے اور اس کی سیاست میں فرق آگیا ہے۔ انھیں یہ نہیں معلوم کہ حج کی سیاست ایسی سیاست نہیں جسے ہم نے بنایا ہو بلکہ حج اسلامی سیاست ہے۔

ہمارا پہلے سے یہی عقیدہ تھا کہ حج جس طریقے سے تھا اُسی طرح عمل کرنا چاہیئے۔ جیساکہ پیغمبر اکرمؐ نے کعبہ میں بتوں کو توڑا۔ ہمیں بھی اسی طرح بتوں کو توڑنے چاہئیں اور یہ بت جو ہمارے زمانے میں اس زمانے سے خطرناک تر اور بدتر ہیں۔ ہمیں پہلے کی طرح کام کرنا چاہیئے۔ حج پر جائیں اور حسبِ سابق مظاہرے کریں اور جلوس نکالیں۔ جناب موسوی کی تبدیلی سے ہماری سیاست نہیں بدل گئی حج پہلے کی طرح اُسی کیفیت کے ساتھ کے جیسے گزشتہ دو تین برسوں میں انجام پایا ہے۔ اس سال بھی اسی طرح ادا کیا جائے گا اور حکومتوں کو بھی اسے قبول کرنا چاہیئے۔ اسلام نے جو فرض ہمارے ذمے عائد کیا ہے ہم اس سے عدول نہیں کرسکتے۔ قرآن نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ حج کے بارے میں ہماری سیاست وہی ہے جو پہلی تھی اور جب بھی حج پر جائیں گے ویسے ہی عمل کریں گے، مگر یہ ہمیں روک لیں اور حج پر نہ جانے دیں تو یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ اس فریضہ کو جیسے پہلے انجام دیا جاتا رہا ہے اس سال بہتر انداز میں اور زیادہ تعداد کے ساتھ انجام دیا جائے گا۔ اور وہ افراد جو حج پر جاتے ہیں اعمال کی طرف زیادہ توجہ دیں اور آپس میں متحد رہیں اُمید ہے کہ باقی مسلمان ممالک نے بھی اس کا احساس کیا ہوگا۔

ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو اس کی فکر نہیں کرنی چاہیئے کہ امریکہ کیا کہتا ہے اور روس کیا کہتا ہے انھیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے اور دوسری کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ جیساکہ چار کروڑ کی آبادی والا یہ ملک (ایران) جو باقی ممالک سے بہت چھوٹا ہے اپنے پاؤں پر کھڑا ہے اور لاشرقیہ ولاغربیہ کا نعرہ بلند کئے ہوئے ہے اور اب بھی اس ملک کا احترام اُن ممالک کے احترام سے زیادہ ہے جو اُن کی زیرِ حمایت ہیں۔

مسلمانوں کے دل آج ایران کی طرف زیادہ مائل ہو گئے ہیں لہٰذا قوموں کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ امریکہ کیا کرتا ہے یہ اندر سے خالی ڈھول ہیں باتیں کرتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ آپ دیکھیں کہ اُن دہشت گردوں کے بارے میں جن کے ہم اور سب مخالف ہیں امریکہ نے کیا کہا اور کیا کیا ہے۔ وہ مسلسل اس کے درپے تھے کہ انھیں اپنے مخالف ممالک میں سے کسی ایک کے ساتھ نتھی کر دیں۔ لیکن ایسا نہیں کرسکے۔ ان کے پروپیگنڈے اندر سے خالی ہیں جس سے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ قوموں کو ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ اپنے راستے کو طے کرنا چاہیئے۔ اسلام اور خدا ان کا محافظ ہے۔ اور جس کا خدا محافظ ہو اُسے کسی چیز سے خوف نہیں کھانا چاہیئے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اُس کے دین کے تابع رہیں۔ ۷

بڑی طاقتوں سے نجات کا ذریعہ اتحاد ہے

عازمینِ حج چاہے کسی بھی ملک، قوم اور مکتب سے تعلق رکھتے ہوں، میں ان کی خدمت میں انکساری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ سب اُمتِ مسلمہ سے تعلق رکھتے ہیں رسول اللہؐ کے تابع ہیں اور قرآنِ مجید کے احکامات کے پیرو ہیں۔ آپ سب کے مشترک غدار دشمن ہیں جو پوری تاریخ میں اپنے بدبخت ایجنٹوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے تفرقہ اندازی میں مصروف ہیں۔ انھوں نے حالیہ قرنوں میں اور عصرِ حاضر میں خاص طور پر تمام اسلامی حکومتوں اور عوام قیدی بنا رکھا ہے اور آپ کے ممالک کے قیمتی ذخائر اور آپ کے ممالک کے مظلوموں کی رحمتوں کو لوٹ کرے جاتے رہے ہیں اور آج بھی لوٹ رہے ہیں اور وہ اس چیز کے درپے ہیں کہ حکومتوں کے کان اور آنکھیں بند کر کے اُن کو اپنی خدمت میں لگائے رکھیں۔ ان کے ذریعے قوموں کو بس مصرف کنندہ بنا کر رکھ دیں اور مظلوم ممالک میں انسانی رُشد اور صنعتی ایجادات کو اپنے شیطانی حیلوں اور سازشوں سے روک لیں تاکہ انھیں زیادہ سے زیادہ وابستہ رکھیں اور روز بروز مغرب و مشرق سے وابستگی میں اضافہ کریں اور آزادی و تخلیق کی فکر کا کسی کو موقع نہ دیں اور قوموں کی بیداری کے لئے جذبوں کو سینوں ہی میں دفن کر دیں اور یہ جو اسلامی ممالک اور دیگر مظلوم ممالک میں بُری حالت کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں یہ سب مسلمانوں اور مظلوموں کے مشترک دشمنوں کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔

پس اب چونکہ آپ خدا کے اُمر اور اُس کے رسولؐ کی ندا پر اسلام کے حیات پرور مرکز میں جمع ہوئے ہیں اور ہر قوم و مکتب کی طرف سے اس عظیم مقام پر جمع ہوئے ہیں۔ اس مہلک درد اور سرطان کے لئے کوئی چارہ جوئی کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماعی وحدت کا بنیادی راستہ اسلامی ممالک سے بڑی طاقتوں کے تسلط کے خاتمے اور اپنے ممالک میں مقدس مقامات اور مشاہد شریفہ کے شعائر کو عملی جامہ پہنانے سے ممکن ہے کہ جس کا پہلا قدم اپنے دلوں سے نااُمیدی ختم کرنا ہے۔ جیسے مغرب و مشرق کی کوششوں سے اُن کے خبیث ایجنٹوں نے مسلمانوں کے ذہن میں بٹھا دیا ہے اور اُن کو باور کروا دیا گیا ہے کہ بڑی

طاقتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستہ ہوئے بغیر زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔ ایرانی قوم اور حکومت نے اس عظیم انقلاب کے ذریعے ثابت کر دکھایا ہے کہ اس قسم کا اعتقاد مہمل اور بے بنیاد ہے اگرچہ بڑی طاقتوں نے اس آتش سوزان کو جو اس ملک میں مغرب و مشرق کی آرزوؤں کو خاک میں ملانے کے لئے بھڑکی تھی۔ ہر حیلہ و سازش کے ساتھ خاموش کرنا چاہا۔ لیکن اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے۔

آج اسلامی ایران نے ایمان کی پختگی اور اسلام پر پابندی اور اس عظیم تحول کی برکت سے جو مختلف طبقوں میں رونما ہو چکا ہے مغرب و مشرق اور اُن کے منحرف ایجنٹوں کے ہاتھ اپنے مُلک سے کاٹ دیئے ہیں۔ ایران کسی طاقت کو اس اَمر کی اجازت نہیں دے گا کہ وہ اس اسلامی ملک میں ذرہ بھر مداخلت کرے اور یہ خود دنیا کے مسلمانوں اور مظلوموں کے لئے ایک حجت قاطع ہے کہ کوئی بھی قوموں کے ارادوں کے سامنے دَم نہیں مار سکتا۔ اور نہ ان کی مخالفت کر سکتا ہے اور وہ قوم جس نے ذلت اور شہادت میں سے دوسری چیز کا انتخاب کر لیا ہے اُسے کوئی شکست نہیں دے سکتا دنیا کی مظلوم قوموں کے لئے اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں۔ مسلمان حکومتیں بھی محروم عوام کا ساتھ دیں تو اس ذلت بار وابستگی سے نجات پا سکتی ہیں کہ موت جس سے ہزار گنا بہتر ہے اور اس طریقے سے وہ عزت اور انسانی قدروں سے ہمکنار ہو جائیں گی، خداوند تعالیٰ سے خواستگار ہوں کہ ہم سب کو الٰہی فرائض اور انسانی ذمہ داریوں سے آشنا فرمائے۔ ۸

مسلمانو! اسلام کی مدد کو پہنچو

ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک نہایت اہم نکتے کی طرف اشارہ کروں کہ جو مسلمانوں اور اور دُنیا کے مستضعفین کی مشکلات کے لئے راہ کُشا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اسلامی ممالک کے بارے میں تھوڑی سی بھی فکر کرتے ہوں خوب جان لیں گے کہ دُنیا کی دو بڑی طاقتوں اور اُن کی تابع قوتوں کا جس بات پر آپس میں اتفاق اور اتحاد ہے اور وہ اس اتحاد سے کبھی بھی دست بردار نہیں۔ وہ تیسری دنیا کے ممالک خصوصاً وسیع اور غنی اسلامی ممالک کو ثقافتی، اجتماعی، اقتصادی، سیاسی اور فوجی لحاظ سے پیچھے رکھنا اور تیسری دُنیا میں مذکورہ امور میں اپنے استعماری مفادات کو ٹھونسنا ہے اور اس مقصد کے لئے کہ جو اُن کی نظر میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے بہت مشقتیں اٹھائی ہیں، وقت

اور کافی پیسے صرف کئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ گزشتہ زمانے میں ان سازشوں کے سردار برطانیہ اور فرانس تھے۔ اُن کے بعد امریکہ اور روس نے اپنے شوم مقاصد کے لئے کئی حکومتوں کو اُلٹا پلٹا ہے اور کئی حکومتیں ختم کر کے اور اُن کی جگہ اپنے سے وابستہ حکومت کو بر سرِ کار لائے ہیں۔ بعید لگتا ہے کہ یہ دو بڑی طاقتیں ایک دوسرے کے خاتمے کے درپے ہوں چونکہ اس کی انھیں اُمید نہیں ہے۔ اختلاف اُن کا لقمہ بننے والے تیسری دنیا کے ممالک کی تقسیم کے بارے میں ہے۔

انھوں نے جدید نوآبادیاتی نظام (NEOCOLONIAISH) کو اپنے ہاتھ میں لینے کا بہترین راستہ قوموں کی ثقافتوں پر حملہ اور یونیورسٹیوں کو اپنی خدمت کے لئے بروئے کار لانے میں سمجھا اور ان مراکز کو اپنے ہاتھ میں لے کر انہی راستوں سے اپنی پسند کی پارلیمنٹیں بنائیں اور اپنی مرضی کی حکومتیں بروئے کار لائے اور سر سے پیر تک تمام نظام کو مغربی یا مشرقی طرز کا بنا دیا اور اس کشمکش میں سب سے زیادہ نقصان اسلامی ممالک کو ہوا اور ہو رہا ہے چونکہ اسلام انسان ساز اور غنی ثقافت رکھتا ہے کہ جو قوموں کے دائیں بائیں طرف مائل کئے بغیر نیز رنگ، زبان، علاقے سے قطعِ نظر آگے بڑھتا ہے اور جو انسانوں کو اعتقادی، اخلاقی اور عملی پہلو کی طرف ہدایت کرتا ہے اور مہد سے لحد تک علم کی تلاش اور اُسے حاصل کرنے کی طرف شوق دلاتا ہے اسلام سیاسی پہلو کے لحاظ سے ممالک کو تمام جہات میں جھوٹ، فریب اور غلط سازشوں سے کام لئے بغیر ایک صحیح و سالم حکومت کو چلانے کی طرف ہدایت کرتا ہے نیز جو ممالک امن پسند اور ظلم و ستم کے بغیر زندگی بسر کرنے کے پابند ہوں ان کے ساتھ تعلقات کو محکم اور برادرانہ بناتا ہے۔ معیشت کو صحت مند بناتے ہوئے کسی پر انحصار کے بغیر تمام لوگوں کی سہولت کے لئے غریبوں اور فقیروں کو اہمیت دیتے ہوئے بار آور کرتا ہے اور کھیتی باڑی، صنعت اور تجارت میں ترقی کی کوشش کرتا ہے فوجی لحاظ سے اُن تمام لوگوں کو جو ملک کا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اضطراری حالات کے لئے فوجی تربیت دیتا ہے اور ان مواقع پر رضاکار فوج کی تشکیل اختیاری اور کبھی جبری قرار دیتا ہے عام حالات میں ملکی حدود کا دفاع شہروں کے نظم و نسق، سڑکوں کی حفاظت اور نظم و ضبط کو سنبھالنے کے لئے مومن اور ماہر افراد کی تربیت کرتا ہے۔

اس بارے میں کہنے کو تو بہت کچھ ہے تاہم بڑی طاقتوں کی سازشوں نے اسلام کی حقیقی ثقافت کو رُشد کرنے اور مستحکم ہونے سے ہی نہیں روکا بلکہ غیر مہذب یونیورسٹیوں، فرنگ سے آئے ہوئے غیر ذمہ دار افراد اور متعصب قوم پرستوں نے اسلامی ثقافت پر شدید یلغار کی اور

انہی لوگوں کی یلغار نے اسلامی ممالک پر ضرب کاری لگائی ہے۔

آج اگر قوموں کے مختلف گروہ دینی علما سے لے کر مقررین، مصنفین اور ذمّہ دار اور روشن فکر افراد تک نے ہمہ پہلو قیام نہ کیا نیز اگر وہ انسانی اسلامی عظیم گروہوں کو بیدار کرنے کے لئے محروم ممالک اور ستم رسیدہ اقوام کی مدد کو نہ پہنچے تو بے شک آپ کے ممالک نابودی اور زیادہ سے زیادہ انحصار کی طرف مائل ہو جائیں گے اور بے دین غارت گر مشرق اور اس سے بدتر بے دین مغرب اُن کی حیاتی جڑوں کو کاٹ ڈالیں اور ان کے انسانی وقار اور اقدار کو فنا کر دیں گے۔

اسلامی ممالک کی منڈیاں اب مشرق اور مغرب کی تجارتی اشیاء کے مقابلے کے مراکز بن چکے ہیں اور ناپسند سجاوٹی اشیاء، بچوں کے کھلونے اور اشیاء صرف ان کی طرف بھیجی جا رہی ہیں، تمام اقوام کو اشیاء صرف کا اس طرح عادی بنا دیا گیا ہے کہ وہ یہ خیال کریں کہ امریکی، یورپی اور جاپانی وغیرہ کی اشیاء کے بغیر زندگی نہیں گزر سکتی۔

افسوس تو یہ ہے کہ حجاز میں مکّہ معظمہ، جدہ، مقامات مقدّسہ، مرکزِ وحی اور جبرئیل اور خدا کے ملائیکہ کے نزول کی جگہ جہاں، اسلام کے حکم کے مطابق ظالموں کے بتوں کو توڑنا اُن کے خلاف آواز اُٹھانا اور ان سے برائت کرنا چاہیئے وہ غیروں کی تجارتی اشیاء سے بھرے پڑے ہیں اور اسلام اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی منڈیاں بنے ہوئے ہیں۔ بہت سے حجاج بیت اللہ الحرام جو فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں جنھیں اُس مقدّس مقام پر غیروں کی سازش کے خلاف " یاللمسلمین " کی ندا پر لبیک کہنا چاہیئے وہ غافل ہو کر بازاروں میں امریکی، یورپی اور جاپانی تجارتی اشیاء ڈھونڈنے کے لئے گردش کرتے رہتے ہیں۔ اور اس عمل کے ذریعے جو حج اور حجاج کی حیثیت کے منافی ہے صاحبِ شریعت (رسول اللہ) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

خانۂ خدا کے محترم حاجیو! ہوش میں آؤ۔ دنیا کے گوشہ گوشہ کے مسلمانو! اُٹھ کھڑے ہو، جہانِ اسلام کے علماء اعلام! اسلام، بلادِ مسلمین اور مسلمانوں کی فریاد پر لبیک کہو، اور دُنیا کے گوشہ وکنار میں ایرانی قوم، حکومت اور یہاں کے علما اور بزرگوں کی طرح مشرق و مغرب کے ستمگروں کو ٹھکرا دو اور ان کے ایجنٹوں، جھوٹے ماہرین اور تیل ہڑپ کرنے والے مشیروں کو اپنے اپنے علاقوں سے نکال باہر کرو۔ ایرانی مجاہدین کی طرح شہادت کو ذلت اور اسلامی و انسانی وقار کو خواری اور شرمساری کے ساتھ چند روزہ عیش و سہولت پر ترجیح دو، سیاسی و فوجی جنگ میں اُن پر غالب آجاؤ اور اُن کے پروپیگنڈوں سے خوف نہ کھاؤ کہ خداوندِ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔ " ان تنصروا اللہ

ینصرکم ویثبت اقدامکم"

بارِالٰہا! تیرے ناچیز بندے نے ایک مظلوم ملک سے کہ جو تعداد اور دیگر ہر لحاظ سے کم تر ہے اور جو تیری ہی عنایات کی وجہ سے زندہ ہے۔ اپنی مظلومانہ فریاد اپنی بساط کے مطابق دنیا کے مسلمانوں اور مظلوموں تک پہنچا دی ہے اور "یا للمسلمین" کہ جو اسلام کی دادرسی کی فریاد ہے اُسے پہنچا دیا ہے اور جب تک تیری عنایات والطاف نہ ہوں کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا اور کسی درد کی دوا نہیں ہوتی تو خود اپنی وسیع رحمت کے ذریعے مسلمانوں پر نظرِ کرم فرما۔ ہم سب کو اور اُن کو جو خود، خودیت اور بتوں کی عبادت میں مصروف ہیں خصوصاً نفس کے بت کی قید میں ہیں نجات عطا فرما دنیا کے مظلوموں بالخصوص مسلمانوں کو ظالمین کے شر سے بچا، مسلمانوں میں بیداری پیدا کر اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو جرأت وشجاعت عنایت فرما کہ جو افراد اور وسائل کی اتنی مقدار کے باوجود اور مشرق ومغرب کی رگوں پہ ہاتھ ہونے کے باوجود، غیروں کی طرف ذلّت اور رسوائی کا ہاتھ نہ بڑھائیں اور اپنی قوموں کے ساتھ ہم آواز ہو جائیں۔ اُمید ہے کہ اسلامی مجاہدین ومبارزین پوری دنیا میں عالمی کفر پر کامیاب ہوں گے۔ ۹

حج و برائت

فصلِ ششم

حج میں مشرکین سے برائت حاصل کرنا عبادت ہے

سورۂ توبہ میں اَمر ہوا ہے کہ جو مکہ کے عمومی اجتماع میں پڑھا گیا ہے، ہم پڑھتے ہیں
" واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ"، مراسم حج میں مشرکین سے برائت حاصل کرنا ایک سیاسی عبادی فریاد ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ اب اُس ایجنٹ مُلاّ سے جو مردہ باد امریکہ، اسرائیل اور روس کے نعروں کو اسلام کے خلاف جانتا ہے، کہنا چاہیئے کہ کیا رسول اللہ کی پیروی کرنا اور خداوند کے امر کی اطاعت کرنا مراسم حج کے خلاف ہے؟ کیا تم اور تم جیسے امریکی مُلاّ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور خداوند کے اَمر کو جھٹلاتے ہو، آنحضرتؐ کی پیروی نیز فرمانِ خداوندی کو غلط سمجھتے ہو، مراسمِ حج کو برائت کفار سے جدا سمجھتے ہو، خدا و رسولؐ کے فرمان کو اپنے دنیوی مفادات کی خاطر بُھلا چکے ہو اور دشمنانِ اسلام اور مسلمانوں سے محارب وظالم لوگوں سے برائت اور نفرین کو کفر جانتے ہو؟ ہمیں اُمید ہے کہ سعودی حکومت ان خدا سے بے خبر مُلاؤں کے وسوسوں پر کان نہ دھرے گی اور مسلمانوں کو اپنے وعدے کے مطابق مَراسمِ حج میں کفار و مشرکین سے برائت کرنے میں آزاد رکھے گی اور اس الٰہی عمل میں اُن کے ساتھ خصوصاً ایرانی، فلسطینی، لبنانی اور افغانی حجاج کے ساتھ جو کفار کی جارحیت کا نشانہ بنے رہے ہیں ہم آہنگ ہوگی تاکہ ایک آواز کے ساتھ دنیا والوں کو تمام مظلوموں کے مشترک دشمن کو پہچنوایا

جا سکے، میں تاکید کے ساتھ ایرانی حجاج نیز بیت اللہ الحرام کے دیگر حجاج سے عرض کرتا ہوں کہ وہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں اور میرے نمائندے جناب حجت الاسلام موسوی خوئینی ہا کے احکامات کے مطابق عمل کریں۔ سب مسلمانوں کو اپنا بھائی جانیں، ان کے ساتھ ایسا سلوک کریں کہ جو ایک ذمہ دار مسلمان کے شایانِ شان ہے، اُمید ہے کہ سعودی حکومت بھی ایرانی حجاج کے ساتھ حسنِ سلوک کرے گی اور ہم آہنگ ہوگی کہ جو اُن غدّار ستمگروں سے شاکی ہیں کہ جو اسلامی ممالک میں بے جا تجاوز اور مداخلت کرتے ہیں، نیز نظم و ضبط اور وحدت کے ساتھ اسلامی مقامات پر جارح کفار کی مذمت کریں تاکہ انشاء اللہ حج اس سال بھی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مرضی کے مطابق انجام پائے۔ [1]

حج عظیم کے روز خدا اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ندا دی ہے اور آواز بلند کی ہے کہ خدا اور اُس کا رسول مشرکین سے بیزار ہے۔ "واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ" اس روز امریکہ اور درباری مُلّا جو بڑے شیطان کے مفادات پورے کرتے ہیں موجود نہیں تھے کہ العیاذ باللہ فتویٰ دیتے کہ خدا اور رسولؐ نے مناسکِ حج کے خلاف امر کیا اور اس پر عمل کر رہے ہیں اور یہ کہتے کہ ضروری ہے کہ حج ایسے مسائل سے دور رہے، جس روز امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے، کعبہ میں عدالت کی آواز اٹھائیں گے اور ظالموں اور کافروں کے خلاف آواز بلند کریں گے، انشاء اللہ خدا اسلام اور مسلمانوں کو ظالمین کے شر سے محفوظ فرمائے۔ [2]

مشاہد مشرفہ میں برائت کرنا حجاج کی ذمہ داری ہے

سب بھائی بہنوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ امریکہ و اسرائیل اساس اسلام کے دشمن ہیں۔ کیوں کہ وہ اسلام اور کتاب و سنّت کو اپنی راہ میں خار اور لوٹ کھسوٹ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں اور چونکہ ایران نے کتاب و سنّت کی پیروی کی اور اُن کے مقابل کھڑا ہوا، انقلاب برپا کیا اور کامیاب ہوا۔ آج ایران، اُس کی حکومت اور حزب اللہ کے خلاف سازشیں کرنا درحقیقت اسلام اور کتاب و سنّت کو محو کرنے کی سازشیں ہیں ورنہ ایران تو بہانہ ہے یہ لوگ شاہ کے زمانے میں

ایران کے ساتھ تھے کہ جس کی حکومت اُن کے لئے جاں نثار تھی اور جس نے ہر چیز کے لئے ایران کو اُن کا دستِ نگر بنا دیا تھا اور وہ اسلام کی تباہی کے لئے سازش کا راستہ اپنائے ہوئے تھا۔ اور آج وہ لوگ آج کے ایران کے مخالف ہیں کہ جس نے اپنے ملک کے منابع اور ذخائر سے اُن کے ہاتھ کاٹ دیئے ہیں اور ان کے مشیروں اور اُن سے وابستہ لوگوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا، دوسری طرف اُن کا حقیقی دشمن بھی اسلام ہے، ہاں وہ اسلام جو بعض حکومتوں اور اُن سے بدتر مُلاؤں کا بنا ہوا اسلام ہے اُس کے ساتھ موافق ہیں اور وہ اسلام بھی اُن کا حامی اور اُن کے مفادات کا محافظ ہے اور اسی نظریئے کی بنا پر ایرانی حجاج کی مظلومانہ فریاد کو مرکزِ وحی اور " واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" کے گہوارے میں اُن کے گلے میں دباتے ہیں اور اُن کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔

لہٰذا عصرِ حاضر میں حجاج کا شرعی فریضہ ہے کہ اگر وہ کسی سے کوئی ایسی بات سُنیں جس میں مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اُن کا انکار کریں اور مواقفِ کریمہ میں کُفار اور اس کے سرداروں سے برائت حاصل کرنا اپنے فرائض میں سے سمجھیں تاکہ اُن کا حج ابوالانبیاء صلوٰت اللہ علیہ کی مانند ابراہیمی حج ہو اور محمدیؐ حج ہو وگرنہ اُن کے بارے میں " ما اکثر الضجیج واقل الحجیج" صادق آجائے گا۔[۳]

برائی کا جواب برائی سے نہ دیں

ایرانی حجاج جو اسلام، قرآن کریم اور انقلابِ اسلامی کے پیغام کے حامل ہیں کو نصیحت کرتا ہوں کہ مقاماتِ مقدسہ میں، چاہے مکہ معظمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہاں کی انتظامیہ کے ساتھ بھی امن پسندی اور نرمی کا خیال رکھیں اور اُن مراکز میں جو امن کی جگہ ہیں مقابلے پر نہ اُتر آئیں اور سب کے ساتھ اسلامی۔ انسانی اخلاق کے ساتھ پیش آئیں، برادرانہ نصیحت اور موعظہ حسنہ کے ذریعے تمام مسلمانوں کو خشونت والے اعمال سے باز رکھیں اور خداوند کے حکم کے مطابق جاہلوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، اپنی اور دوستوں کی حرکات و سکنات کا دقت سے خیال رکھیں۔

اگر آپ کے مخالفین آپ کے ساتھ قرآنِ کریم کے احکام کے خلاف پیش آئیں تو آپ

ان سے ان جیسا سلوک نہ کریں تاکہ خداوند کی بارگاہ میں مطیع اور آبرومند رہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان مظاہرے جیسے بڑے اجتماعات میں متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات آپے میں نہیں رہتا اور کسی ایک آواز کے پیچھے لگ جاتا ہے جس کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات حج کے اجتماعات میں اور مظاہروں میں جسے سکون اور امن پسندی کے ساتھ انجام پانا چاہیئے ممکن ہے ایک یا چند منحرف اور شرارتی افراد ایسے نعرے لگائیں جو اسلامی قوانین سے تو مطابقت نہ رکھتے ہوں لیکن اُن کا شور انگیز ظاہر لوگوں پر اثر کرے اور انحراف پیدا کرے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ محترم ایرانی حجاج پوری توجہ کے ساتھ ان مسائل پر نظر رکھیں۔ وہ لوگ جو مظاہرے کے نظم وضبط کے ذمے دار ہیں ان کو چاہیئے کہ تمام نعرے توجہ کے ساتھ بنائیں اور مظاہرہ شروع ہونے سے قبل وہ لوگ جو جہات کی طرف دھیان رکھے ہوئے ہیں اور سیاسی اور اجتماعی مسائل سے بھی آگاہ ہیں میرے نمائندے جناب حجت الاسلام آقا موسوی خوئینی ہا کے ساتھ مشورہ کرکے نعرے تیار کریں اور لوگوں کو اس کی کیفیت بتائیں، نیز یہ بھی اعلان ہو کہ سب کو تیار شدہ نعروں کا جواب دینا چاہیئے اور دوسرے نعروں کا جواب نہ دیں اور نظم وسکون سے رہیں۔ [۴]

مشرکین سے برائت الٰہی فریضہ ہے

الحمدللہ والمنۃ (اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا و مہربانی کے ساتھ) آج ایران اور دیگر مسلمان قوم نے اپنی راہ ڈھونڈلی ہے اور ایران و دیگر اسلامی ممالک سے حجاج بیت اللہ الحرام کے حج کے سیاسی عبادی مراسم کو زندہ رکھنے کے لئے مسجد الحرام کے اردگرد جمع ہوتے ہیں جو اللہ کے ملائکہ اور وحی کے نزول کی جگہ ہے تاکہ برائت از مشرکین کے اپنے الٰہی اور قرآنی فریضے کو عملی جامہ پہنائیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی ابنِ ابی طالب سلام اللہ علیہ کے ذریعے حج اکبر کے موقع پر جاری کروایا۔

ہر طائفہ و ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے عام حجاج جو پوری دنیا سے اس مقدس مقام پر جمع ہوئے ہیں اگر خداوند کی آواز پر لبیک کہیں اور ایک آواز ہو کر ظالموں اور ستمگروں کی مذمت کریں تو انشاء اللہ ایوانِ ستم ٹوٹ گریں گے۔

اگر ایک ارب مسلمانوں کے نمائندے اسم ورسم کے ساتھ، مظلوموں اور بلادِ مسلمین

کے حقوق پر تجاوز کرنے والوں سے برائت کریں اور اُن کے ہاتھ منقطع کرنے کے درپے ہو جائیں تو کسی قوت کو ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہو گی۔

اسلامی اقوام اور اسلامی ممالک کی حکومتیں، اتنی افرادی قوت اور بڑی طاقتوں کی ضرورت والے ذخائر ان کے پاس ہونے کے باوجود اگر اُن کے ساتھ سختی سے پیش آئیں۔ کاخ نشینوں کے پروپیگنڈوں سے نہ ڈریں، بڑی طاقتوں کے ایجنٹوں اور اُن کے حامیوں کی جھوٹی تبلیغات سے متاثر نہ ہوں۔ خداوند لا یزال کی قدرت پر توکل اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے ان کے خلاف صدا بلند کریں اور انھیں اُن پر اپنی سرحدیں بند کرنے کی دھمکی دیں اور ان کی تیل وغیرہ کے ذریعے امداد کرنا بند کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس طاقت کے برابر سر تسلیم خم ہو جائیں گے اگرچہ اس طاقت کی قدر ہم نہیں پہچانتے۔

او طاقتور مسلمانو! ہوش میں آؤ اور اپنے آپ کو پہچانو اور دُنیا کو اپنا تعارف کراؤ، اپنے گروہی اور علاقائی اختلافات سے بچو جو سامراجی طاقتوں اور اُن کے فاسد ایجنٹوں کے ہاتھوں آپ کی لوٹ مار اور آپ کے انسانی و اسلامی وقار کو ختم کرنے کے لئے ایجاد کئے گئے ہیں۔ خداوند اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق دور کرو، اور ایجنٹ مُلّاؤں اور اسلام و مسلمین کے مفاد سے بے خبر قوم پرستوں جیسے اختلاف ڈالنے والوں کو اپنے آپ سے دور رکھو، کیونکہ اسلام کے لئے ان کا خطرہ سامراج کے خطرے سے کمتر نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام کی برعکس تصویر پیش کرتے ہیں۔ اور غارت گروں کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ اسلام اور مسلمان ممالک کو سامراج اور اُن سے پیوستہ وابستہ لوگوں کے شر سے نجات عطا فرمائے۔ ۵

برائت از مشرکین میں سب شریک ہوں

ان باتوں میں سے جن کی نصیحت کرنا ضروری ہے اگرچہ پہلے بھی کہی جا چکی ہیں وہ یہ ہے کہ مظاہروں میں مشرکین و ظالمین سے برائت کا اعلان ہونا چاہیئے اس میں سب کو شریک ہونا چاہیئے تاکہ مسلمانوں کی مظلومیت اور سامراجی قوتوں کے زیرِ تسلط اقوام کی آواز کو دنیا والوں تک پہنچایا جائے، سونے والوں کو بیدار کیا جائے۔ جابروں کے سامنے خاموش رہنے والوں کو زبان دی جائے، معروف سے نہی اور منکر کا امر کرنے والوں کو لگام دی جائے جو فرمانِ خدا،

قرآنِ مجید اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف مشرکین کی حمایت کرتے ہیں اور پھر بین الاقوامی خونخواروں کے لئے زحمت اٹھاتے ہیں اور جان مارتے ہیں، خصوصاً ایجنٹ درباری مُلاؤں کو روکنے کے لئے اپنا قلم اور بیان کے ذریعے نورِ خدا اور اس شعلے کو جو دنیا میں مظلوموں کو ستمگروں کے تسلّط سے آزاد کرانے کے لئے روشن ہوا ہے خاموش کرنے کے درپے ہیں۔ ضروری ہے کہ نظم وضبط اور اسلامی آداب کا شائستہ طریقے سے خیال رکھیں اور اُن خود ساختہ نعروں سے پرہیز کریں جن سے ممکن ہے کہ منحرف لوگ اختلاف پیدا کرنے اور سب اسلامی ممالک خصوصاً اسلامی جمہوریہ ایران کے حجاج کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوں، فقط ان نعروں کا جواب دیں جو مظاہرے کی انتظامیہ نے بلاواسطہ میرے نمائندے جناب حجت الاسلام آقا کروبی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بنائے ہیں، ان نعروں سے تجاوز نہ کریں۔ وہ لوگ جو حکم کے خلاف نعرے لگانا چاہتے ہیں اُن کی پیروی نہ کریں اور انھیں نصیحت کریں، اگر انھوں نے اس پر اصرار کیا تو انھیں اپنے سے دور کر دیں، مقررشدہ مظاہرے کو برپا کریں، اپنی طرف سے کوئی اور مظاہرہ نہ کریں۔ انھیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ اگر ان کی خلاف ورزی سے تمام ممالک خصوصاً اسلامی جمہوری ایران کے حجاج کی آبرو پر کوئی آنچ آئی تو خداوند کے سامنے وہ جواب دہ ہیں اور ان سے حساب لیا جائے گا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ پوری دنیا سے اس مقدس مقام اور نزولِ وحی کی جگہ پر اس عظیم اجتماع کا ایک مقصد یہ ہے کہ دُنیا کے مسلمان آپس میں ملیں اور دنیا کے بتوں کے مقابل پیغمبر اسلامؐ اور قرآنِ کریم کے پیروکاروں کے اتحاد کو محکم کریں، اگر خدانخواستہ بعض حجاج کے اعمال کی وجہ سے اس وحدت میں خلل واقع ہو یا تفرقہ پیدا ہو جائے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب اور خداوند قادر کے عذاب کا موجب بنے گا۔

حجاجِ محترم جو خانۂ خدا کے جوار اور اس کے محل رحمت میں ہیں تمام بندگانِ خدا کے ساتھ مہربانی، نرمی اور اسلامی اخوّت کے جذبے سے پیش آئیں۔ سب کو رنگ، زبان، علاقے اور جغرافیے سے بالاتر ہو کر اپنا حصّہ سمجھیں۔ سب مل کر "ید واحدہ" اور ایک قرآنی قوم بن جائیں تاکہ اسلام اور انسانیت کے دشمنوں پر غالب ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی رفتار وگفتار کے صحیح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[6]

برائت از مشرکین۔ ہر دور میں

ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ابدی کتاب (قرآن) ہر رنگ و قومیت اور ہر خطے کے بشر کی تا قیامت راہنمائی کے لئے نازل ہوئی ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ نہایت اہم مسائل کو زندہ رکھا جائے، چاہے ان کا تعلق روحانی مسائل سے ہو یا ملکی نظام سے۔ نیز یہ کتاب سمجھانا چاہتی ہے کہ اس کے مسائل کسی ایک عصر یا علاقے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ گمان نہ ہو کہ ابراہیم و موسیٰ و محمد علیہم و علیٰ آلہم السلام کا مقصد کسی ایک زمانے کے لئے مخصوص نہیں ہے یہ ایک ابدی حکم ہے اگرچہ حجاز کے مشرک ختم ہو چکے ہیں تاہم "قیاماً للناس" کسی زمانے کے لئے خاص نہیں ہے۔ بلکہ ہر زمان و مکان کے لئے ہے۔ اور یہ ہر سال انسانوں کے اس اجتماع عام میں ابد تک ایک اہم عبادت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ مسلمین علیہم السّلام نے عزاداری سید الشہداء کو ہمیشہ قائم رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ اہل بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مظلومیت کی فریاد اور بنی اُمیہ علیہم لعنۃ اللہ کے مظالم کی داستانوں کو زندہ رکھا جائے، حالانکہ بنی اُمیہ ختم ہو چکے ہیں، یہ ظالم کے خلاف مظلوم کی فریاد ہے۔ یہ جنگ اور فریاد ہمیشہ زندہ رہنی چاہیئے اس کی برکتیں آج یزیدیوں کے خلاف ایران کی جنگ میں واضح و آشکار ہیں۔

ضروری ہے کہ بیت اللہ الحرام کے حجاج اس عوامی اجتماع اور لوگوں کے اس پرجوش انسانی سیلاب میں جس قدر ممکن ہو ظالموں اور ستمگاروں سے برائت کا اعلان رسا تر طریقے سے بجالائیں اور بھائی چارے کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ اسلام اور مظلوم مسلمانوں کے عظیم مفادات کو فرقہ واریت اور قوم پرستی پر قربان نہ کریں، اپنے مسلمان بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ وحدتِ کلمہ کی طرف اور جاہلانہ تعصب جو لٹیروں اور ان سے وابستہ افراد کے مفاد میں ہے سے پرہیز کرنے کی طرف توجہ دلائیں کیونکہ خود یہ عمل بھی خداوند تعالیٰ کی نصرت ہے اور خداوند کی تائید و اثق کا وعدہ ان کے شاملِ حال ہو جائے گا۔ اگر خدانخواستہ عالمی لٹیروں کے راستے پر چلے کہ جن میں سے سب سے بڑے وظیفہ خوار، تفرقہ افکن ایجنٹ مُلّا ہیں تو آپ نے عظیم گناہ کو چھوا ہے اور خداوندِ جبّار کے غضب کا موجب بنیں گے اور بڑی طاقتوں کے قید و بند میں باقی رہیں گے، خداوند سے اس کی پناہ مانگنی چاہیئے۔"

برائت۔ حج کا ایک توحیدی رکن

مشرکین سے اعلانِ برائت حج کے توحیدی ارکان اور سیاسی واجبات میں سے ہے حج کے دنوں میں مظاہروں اور جلوسوں کو محکم اور بہتر سے بہتر طریقے سے برپا کرنا چاہیئے۔ ایرانی اور غیر ایرانی حجاج محترم، حج کے عہدیداروں اور میرے نمائندے جناب حجت الاسلام آقا کروبی کے ساتھ پوری ہم آہنگی سے تمام مراسم میں شرکت کریں۔ مشرکین اور دنیا کے سامراجی ملحدین خصوصاً ان کے سرغنے، خونخوار امریکہ سے محکم برائت کی آواز خانۂ خدا میں بلند کریں۔ خدا اور انسان کے دشمنوں سے اپنے بغض و نفرت کا اظہار کرنے سے غافل نہ رہیں۔ کیا حق سے وفاداری اور محبت کرنا اور باطل سے برائت و نفرت کرنا دین کی عملی علامت نہیں؟ موحدین کا خلوص اور عشق مشرکین و منافقین سے نفرتِ کامل کے علاوہ میسّر نہیں اور کونسا گھر، خانہ کعبہ اور خانہ امن و طہارت سے بہتر ہے کہ جس میں ہر تجاوز، ستم استحصال، غلامی اور غیر اخلاقی و غیر انسانی اعمال سے عملاً اور قولاً مُنہ موڑا جائے اور "الست بربکم" کے میثاق کی تجدید کرتے ہوئے متفرق خداؤں اور ارباب کے بتوں کو توڑا جائے اس دن پیامبر اکرمؐ کی اہم اور عظیم سیاسی تحریک "واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر" میں زندہ رکھنی چاہیئے اور اس کا تکرار ہونا چاہیئے چونکہ سنتِ رسولؐ اور برائت کا اعلان پرانے ہونے والے نہیں ہیں اسی طرح برأت کا اعلان مراسم حج میں اور حج کے ایام تک منحصر نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ پوری دنیا کی فضا کو ذات حق سے عشق و محبّت اور دشمنانِ خدا سے عملاً بغض و نفرت سے لبریز کریں اور خناسوں کے وسوسوں، شک ڈالنے والوں، خود نمائی کرنے والوں اور منحرف لوگوں کے شبہات پر کان نہ دھریں اور اس عظیم توحیدی مقصد اور اسلام کی آفاقیّت سے ایک لحظہ بھی غفلت نہ کریں کیونکہ اس کے بعد یقیناً قوموں کے خونخوار دشمنوں کو آرام و قرار نہیں ہوگا اور وہ مختلف چہروں، حیلوں اور چالوں سے پاؤں ماریں گے روحانی نما، درباری مُلاّ، بادشاہوں کے نمک خوار، قوم پرست اور منافقین غلط و منحرف فلسفے، تبصرے اور استنباط پیش کریں گے، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقتدار، طاقت اور ہیبت پر ضرب کاری لگانے کے لئے ہر قدم اٹھائیں گے۔ ممکن ہے بعض جاہل لوگ یہ کہیں کہ خانۂ خدا و کعبہ معظمہ کی حرمت کو نعروں، مظاہروں اور جلوسوں اور برائت کے اعلان کے ذریعے

پامال نہیں کرنا چاہیئے۔ حج عبادت و ذکر کی جگہ ہے۔ صف آرائی اور جنگ کا میدان نہیں ہے۔ نیز ممکن ہے بعض کم ظرف علما یہ بات ذہنوں میں ڈالیں کہ مبارزہ، برائت اور جنگ و ستیز کرنا "دنیادار" اور دنیا طلب لوگوں کا کام ہے اور سیاسی مسائل میں الجھنا اور وہ بھی حج کے ایّام میں علما کے شایانِ شان نہیں۔ اس قسم کی باتیں عالمی لٹیروں کی کہی ہوئی باتیں ہیں اور ان کی مخفی سیاست سے عبارت ہیں، مسلمانوں کے پاس اتنے وسیع اور ضروری وسائل موجود ہیں، انھیں چاہیئے کہ مسلمانوں کے مفادات اور خدائی مقاصد کے دفاع کے لئے شدید مقابلہ کریں۔ اپنے مبارزہ اور مقدس دفاع کی صفوں کو مستحکم کریں، ان جاہلوں اور شیطان کے مردہ دل پیروکاروں کو مسلمانوں کے عقیدے اور عزّت پر حملہ کرنے کا موقع نہ دیں۔ نیز ہر جگہ اور ہر سرزمین خصوصاً کعبہ حق سے خدا کے لشکر کے ساتھ مل جائیں، حجاج عزیز بہترین سرزمین سے عشق، شعور اور جہاد کے ذریعے ایک بالاتر کعبہ کی طرف قدم بڑھائیں اور سیّد و سالارِ شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرح احرام حج سے احرام حرب کی طرف، کعبہ و حرم کے طواف سے صاحبِ خانہ (خدا) کے طواف کی طرف اور زمزم سے وضو کرنے کے بجائے غسل شہادت کی طرف قدم بڑھائیں اور ایک ناقابلِ شکست اُمت اور محکم عمارت میں تبدیل ہو جائیں جس سے نہ مشرق کی سپرپاور مقابلہ کرنے کی ہمّت رکھتی ہو اور نہ مغرب کی۔ یہ مسلّم بات ہے کہ حج کی روح اور اس کا پیام اس کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا کہ مسلمان ایک طرف جہاد بالنفس کا دستور العمل لے رہے ہوں اور دوسری طرف کفر و شرک کے ساتھ مبارزے کا پروگرام بنا رہے ہوں۔ [۸]

برائت۔ کفر و شرک سے اعلانِ جنگ

حج میں برائت کرنا ہر حال میں مبارزہ کے لئے تجدید میثاق اور مجاہدین کا جمع ہو کر کفر و شرک اور بُت پرستی کے خلاف جنگ کو جاری رکھنے کی تمرین کرنا ہے اور یہ بات نعروں تک محدود نہیں ہے جو مبارزہ کا آئین عام ہے اور خداوند کی فوج کو ابلیس کی فوج اور ابلیس صفت افراد کے مقابلے میں منظم کرنے کا نقطۂ آغاز ہے۔ اس کا شمار توحید کے اصول اوّلیہ سے ہوتا ہے۔ اگر خانۂ خدا" خانۂ ناس" میں مسلمان، دشمنانِ خدا سے برائت کا اظہار نہیں کریں گے تو کہاں کریں گے اور اگر حرم، کعبہ و محراب، خدا کے سپاہیوں اور حرم و حرمت انبیاء کا دفاع

کرنے والوں کا مورچہ اور ان کی پشت پناہ نہیں ہے تو ان کی جائے امن و پناہ گاہ کہاں ہے ؟

بہرحال جہاد کا پہلا مرحلہ اعلان برائت ہے اور اُسے دوسرے مراحل میں جاری رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ہر زمانہ اپنے طور طریقوں کے لحاظ سے مناسب حکمتِ عملی کا تقاضا کرتا ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ آج کل کے دور میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کفر و شرک کے وڈیروں نے توحید کی اساس کو خطرے میں ڈال رکھا ہے اور اقوام کے تمام تر ملی، ثقافتی، دینی، سیاسی آثار کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا رکھا ہے، کیا ہمارا فرض یہ ہے کہ اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں اور غلط تجزیوں سے مقام و منزلتِ انسانی کی توہین کرتے رہیں، مسلمانوں میں عجز و ناتوانی کی روح کو القاء کرتے رہیں اور یوں شیطان اور شیطان زادوں کو عملاً برداشت کرتے رہیں۔ نیز اس طرح معاشرے کو اس مقام خلوص تک پہنچنے سے منع کرتے رہیں کہ جو غایتِ کمال اور نہایت آرزو ہے۔ تصور کریں کہ انبیاءؑ کا بتوں اور بت پرستوں سے مبارزہ بے جان پتھر اور لکڑیوں سے ہوتا تھا، ابراہیمؑ جیسے پیغمبر بت توڑنے میں تو پیش قدم تھے لیکن نعوذ باللہ کیا ستمگروں کے مقابلے میں انھوں نے میدانِ جنگ چھوڑ دیا تھا؟ حالانکہ نمرودوں، چاند، سورج اور ستارہ پرستوں کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنیاں اور جنگیں ایک عظیم ہجرت کا پیش خیمہ تھیں اور وہ تمام ہجرتیں، سختیوں کا تحمل کرنا، وادی غیر ذی زرع (بے آب و علف) میں سکونت اختیار کرنا، خانہ خدا کی تعمیر کرنا اور حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ پیش کرنا اُس بعثت و رسالت کا پیش خیمہ ہے کہ جس کا حامل وہ ختم پیامبران ہے کہ جو اولین و آخرین اور بانیانِ کعبہ کا پیغام دُہرانے والا ہے اور اپنی ابدی رسالت کو ابدی کلام "انّی بریٔ مما تشرکون" کے ذریعے پہنچانے والا ہے۔ اگر اس کے علاوہ اس پر کوئی اور تجزیہ و تبصرہ کیا جائے تو پھر دورِ حاضر میں کسی بت اور بت پرستی کا کوئی وجود نہیں ہے اور سچ یہ کہ کونسا عاقل انسان ہے جو ماڈرن اور جدید بت پرستی کو اس کی مخصوص اشکال، افسانوں اور سازشوں میں نہ پہچانتا ہو اور اس تسلط سے جو کاخ سیاہ (وہائٹ ہاؤس) جیسے بت خانوں نے ممالک اسلامی، مسلمانوں اور تیسری دنیا کے خون و ناموس پر جما رکھا ہے آگاہ ہی نہ رکھتا ہو۔ ۹

امریکہ کی فرعونیّت سے برائت

آج ہمارا مشرکین و کافرین سے برائت کا اعلان کرنا، ستمگروں کے ستم کے خلاف فریاد

کرنا ایک ایسی امت کی فریاد ہے جس کی جان مغرب و مشرق خصوصاً امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی جارحیت سے خطرے میں ہے۔ اس قوم کا گھر، وطن اور سرمایہ غارت ہو گیا ہے۔ ہماری فریادِ برائت، افغانستان کے ستم دیدہ مظلوم عوام کی فریاد ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ افغانستان کے بارے میں روس نے میری نصیحت اور تنبیہہ پر عمل نہیں کیا اور اس نے اسلامی ملک پر حملہ کر دیا۔ بارہا کہہ چکا ہوں اور اب بھی متوجّہ کرتا ہوں کہ افغانستان کے عوام کو اس کے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ افغانستان کے عوام اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کریں اور اپنے حقیقی استقلال کی حفاظت کریں۔ انھیں "کریملین" یا امریکہ کی سرپرستی کی ضرورت نہیں۔ یقیناً وہ اپنے ملک سے غیر ملکی افواج کے انخلاء کے بعد کسی اور تسلّط کو قبول نہیں کریں گے، نیز امریکہ اگر اُن کے ملک میں جارحیّت یا مداخلت کرنا چاہتا ہو تو اس کے پاؤں توڑ دیں گے۔

ہماری فریادِ برائت افریقہ کے مسلمان عوام کی فریاد ہے۔ ہمارے اُن دینی بہن بھائیوں کی آواز ہے جو سیاہ ہونے کے جُرم میں بے ثقافت سیہ روز نسل پرستوں کے ستم جھیل رہے ہیں۔

ہماری فریادِ برائت لبنان، فلسطین، تمام اقوام و ملل کی فریادِ برائت ہے کہ جن کی طرف مشرق و مغرب کی قوتّوں خصوصاً امریکہ اور اسرائیل نے چشم طمع لگا رکھی ہے ان کا سرمایہ غارت کر کے لے گئے ہیں۔ ان پر اپنے نوکروں اور ایجنٹوں کو مُسلّط کر رکھا ہے۔ ہزاروں کلو میٹر کے فاصلے سے ان کی سرزمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اُن کے مُلک کی بحری و برّی حدود پر قبضہ جمایا ہوا ہے۔

ہماری فریادِ برائت، اُن تمام لوگوں کی فریادِ برائت ہے جو اب امریکہ کی فرعونیت اور اُس کے تسلّط پسندانہ عزائم کو تحمّل کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔ وہ نہیں چاہتے کہ نفرت و خشم کی آواز ہمیشہ کے لئے اُن کے گلے میں دبی رہے بلکہ انھوں نے ارادہ کر رکھا ہے کہ آزادی کے ساتھ زندگی گزاریں گے، آزاد مریں گے اور کئی نسلوں کے لئے آواز اٹھائیں گے۔ [۱۰]

محروموں کی فریادِ برائت

ہماری فریادِ برائت، حیثیت و ناموسِ مکتب کے دفاع کی فریاد ہے۔ مالی وسائل

اور ذخائرِ دفاع کی آواز ہے۔ اُن قوموں کی درد مندانہ آواز ہے جن کے قلب کو کفر و نفاق کے خنجر نے چیر ڈالا ہے۔ ہماری فریاد برائت بھوکوں اور محروموں کے فقر و بیچارگی اور اُن کے پابرہنہ ہونے کی فریاد ہے کہ جن کے عرقِ جبیں کا حاصل اور شب و روز کی زحمتوں کا ثمر، بین الاقوامی چور اور زراندوز لوٹ کر لے گئے ہیں، فقیر قوموں، دہقانوں، مزدوروں اور محنت کشوں سے حرص کی خاطر ان کے خون کو سرمایہ داری، سوشلزم اور کمیونزم کے نام سے چوس رہے ہیں اور دنیا کے اقتصاد کی رگِ حیات پر انھوں نے اپنا منہ رکھا ہوا ہے اور دنیا کے لوگوں کو ان کے حقوق حقہ تک ذرّہ بھر بھی پہنچنے سے محروم کر رکھا ہے۔

ہماری فریاد برائت اس قوم کی آواز ہے جس کی موت کے لئے پورا کفر و استکبار اس کی کمین میں بیٹھا ہوا ہے، تمام تیروں، کمانوں اور نیزوں کا نشانہ قرآن اور عترتِ عظیم ہے۔ افسوس کہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کوثرِ عاشورا سے سیراب شدگان اور وارثتِ صالحین کے منتظر ذلت بار موت اور مشرق و مغرب کی اسارت میں سر جھکائیں۔ افسوس کہ خمینی دیو سیرتوں، مشرکوں، کافروں اور قرآنِ کریم، عترتِ رسولِ خدا، امتِ محمدیؐ اور ابراہیمؑ حنیف کے پیروکاروں سے تجاوز کرنے والوں کے برابر خاموش رہے یا مسلمانوں کی ذلت و حقارت کی نمائش کا نظارہ کرتا رہے میں نے اپنے ناچیز خون اور جان کو واجب حق کی ادائیگی اور مسلمانوں کے دفاع کے فریضے کے لئے آمادہ کر رکھا ہے اور شہادت کے فوزِ عظیم کے انتظار میں ہوں۔ بڑی طاقتیں اور ان کے نوکر مطمئن رہیں کہ اگر خمینی بالکل تنہا بھی رہ جائے تو بھی اپنی راہ کو جاری رکھے گا اور یہ راہ کفر و ظلم، شرک و بت پرستی کے ساتھ مبارزے کی راہ ہے اور خدا کی مدد سے دنیائے اسلام کے رضاکاروں کے ساتھ جو آمروں کے مغضوب اور پابرہنہ ہیں۔ دنیا کے ان لٹیروں اور ان کے ان ایجنٹوں کی نیند حرام کر دے گا جو اپنے ظلم و ستم پر اصرار کرتے ہیں۔

ہاں "لاشرقیہ ولاغربیہ" کا ہمارا نعرہ بھوکوں اور محروموں کی دنیا میں اسلامی انقلاب کا اصولی نعرہ ہے جو غیر وابستہ اسلامی ممالک اور ان ممالک کی حقیقی سیاست کو اجاگر کرتا ہے ان میں عنقریب خدا کی مدد سے اسلام کو واحد نجات دہندہ مکتب تسلیم کر لیا جائے گا۔ اس سیاست سے ذرّہ بھر عدول نہیں کیا جائے گا۔ اسلامی ممالک اور دنیا کے مسلمان عوام کو نہ مغرب و یورپ و امریکہ سے وابستہ ہونا چاہیئے اور نہ مشرق میں روس سے۔ بلکہ انھیں انشاءاللہ خدا، رسولِ خدا اور امام زمانہؑ سے وابستہ ہونا چاہیئے۔ اس اسلامی بین الاقوامی سیاست سے مُنہ موڑنا یقیناً مکتب

اسلام کے اہداف سے مُنہ موڑنا ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے سے خیانت کرنا ہے۔ جو آخر کار ہمارے ملک، ہماری قوم اور تمام اسلامی ممالک کی موت ہے، کوئی یہ تصوّر نہ کرے کہ یہ نعرہ کسی خاص زمانے سے مخصوص ہے بلکہ یہ سیاست ہمارے لوگوں، ہماری اسلامی جمہوری اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ابدی عمل کا معیار ہے چونکہ نعمتِ حق کے راستے میں داخل ہونے کی شرط یہ ہے کہ گمراہوں کے راستے سے دوری اختیار کی جائے، اسے ہر سطح اور ہر اسلامی معاشرے میں عملی جامہ پہنایا جائے۔ برائت کے مظاہروں میں شرکت اور ایرانی دلاور قوم سے نہیں ڈرنا چاہیئے، چونکہ عالمی سامراج کی فوجی وسیاسی طاقتیں اور اُن کے محل مکڑی کے گھر کی مانند کمزور اور گرنے والے ہیں، دنیا کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے ممالک کے بعض خود فروش سربراہوں کی اصلاح اور تربیت کرنے کی فکر کریں اور انھیں اس خوابِ گراں سے بیدار کریں جس میں وہ خود کو اور اسلامی قوموں کے مفادات کو تباہ کر رہے ہیں ان نوکروں اور ایجنٹوں کو آگاہ کریں اور خود بھی بصیرتِ کامل کے ساتھ منافقین اور عالمی سامراج کے ایجنٹوں کے خطرے سے غافل نہ رہیں۔ مسلمانوں کو ہاتھ پہ ہاتھ رکھے اسلام کی شکست کے مناظر اور مسلمانوں کے سرمایوں، ذخائر اور ناموسوں کو غارت ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے رہنا چاہیئے۔

مسلمان قوموں کو فلسطین کو نجات دلانے کی فکر کرنا چاہیئے۔ خود فروش و بدبخت راہنما جو فلسطین، مقبوضہ علاقوں اور اس خطے کے مسلمانوں کے نام سے مذاکرات اور مصالحت کر کے ان کے اہداف کو مٹی میں ملا رہے ہیں، ان سے اپنی نفرت و بیزاری کا اعلان کریں اور انہیں مذاکرات کی میز پر جانے کی اجازت نہ دیں تاکہ وہ فلسطینی شجاع قوم کی حیثیت، اعتبار اور شرافت کو خدشہ دار نہ کر سکیں چونکہ یہ بے حیثیت اور خود فروش انقلابی نما لوگ آزادیٔ قدس کے بہانے سے امریکہ اور اسرائیل سے جا ملے ہیں۔

عجیب ہے کہ ہر روز فلسطین کے افسوس ناک غصب کے عالم میں گزرتا جارہا ہے اور اسلامی ممالک کے سربراہوں کا سکوت، سازش اور غاصب اسرائیل کے ساتھ دوستانہ مراسم کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ اب بیت المقدس کے نعروں اور اس کی تبلیغ بھی کانوں کو سنائی نہیں دیتی۔ ایران کی حکومت اور عوام اگرچہ خود بھی جارحیت کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں اور جنگ اور اقتصادی پابندی کی حالت میں ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ فلسطینی عوام کے حمایت کے لئے آواز اُٹھاتے ہیں تو اُن کی مذمت کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن جو یوم القدس کے عنوان

سے منایا جاتا ہے اس سے بھی وحشت زدہ ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ ان لوگوں نے تصور کرلیا ہے کہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اسرائیل وصہیونی مظالم کی سیرت وصورت تبدیل ہورہی ہے اور صہیونی خون آشام بھیڑیوں نے نیل سے لے کر فرات تک کی سرزمینوں کو غصب کرنے اور ان پر تجاوز کرنے کا منصوبہ چھوڑ دیا ہے۔ ایران کے محترم مسئولین ہماری قوم اور اسلامی قومیں اس شجرۂ خبیثہ (اسرائیل) کے ساتھ مبارزہ اور اسے جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے سے دست بردار نہیں ہوں گے۔ خدا کی مدد سے اسلام کے پیروکاروں کو کہ جو بکھرے ہوئے قطروں کی مانند ہیں اور اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسلامی ممالک کے وسائل سے استفادہ کرنا چاہیئے اور پوری دنیا میں حزب اللہ کے جہادی گروہوں کی تشکیل کے ذریعے اسرائیل کو اپنے ظالمانہ سابق دور پر پشیمان کریں اور مسلمانوں کی غصب شدہ سرزمینوں کو اُن کے چنگل سے آزاد کروائیں۔ جیسا کہ گزشتہ سالوں میں انقلاب سے پہلے اور اُس کے بعد بھی میں کئی مرتبہ آگاہ کر چکا ہوں پھر اس ناپاک غدود اور صہیونی کینسر کے اسلامی ممالک کی روح میں پھیلنے کے خطرے کا اعلان کرتا ہوں اور آزادیٔ قدس کی راہ میں تمام اسلامی قوموں، غیور اور مسلمان جوانوں کی کوششوں پر اپنی قوم کی حکومت اور ایرانی عہدیداروں کی بے دریغ حمایت کا اعلان کرتا ہوں اور لبنانی عزیز نوجوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو اُمتِ اسلام کی سرفرازی اور ظالموں کی ذلت وخواری کا موجب بنے ہیں اور اُن تمام عزیزوں کے لئے دُعاگو ہوں کہ جو مقبوضہ علاقوں کے اندر یا اس مقبوضہ ملک کے کنارے ایمان وجہاد کے اسلحے پر تکیہ کئے ہوئے، اسرائیل اور اُن کے مفادات پر ضرب کاری لگا رہے ہیں اور انھیں اطمینان دلاتا ہوں کہ ایرانی قوم آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گی۔ خدا تعالیٰ پر توکل کریں، مسلمانوں کی روحانی طاقت سے استفادہ کریں اور تقویٰ، جہاد، صبر اور استقامت کے اسلحے سے دشمنوں پر حملہ کریں کہ "ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم" [11]

اس سال انشاء اللہ ایک لاکھ پچاس ہزار ایرانی حاجی حج پر جائیں گے اور یہ حجاج مشرکین، امریکہ اور اسرائیل سے برائت کے اپنے فریضے پر عمل کریں گے، ممکن نہیں ہے کہ ہمارے حاجی حج پر جائیں اور عالمی سامراج کے خلاف مظاہرہ نہ کریں۔ اصولی طور پر مشرکین سے برائت کرنا حج کے سیاسی فرائض میں سے ہے اور اس کے بغیر ہمارا حج، حج نہیں ہے۔ آلِ سعود کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر انھوں نے اس کی اجازت نہ دی تو گویا وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے مقابلے میں آجائیں گے اور اگر وہ

صحیح و درست طریقے پر عمل کریں تو یہ ان کے فائدے میں ہے۔ [۱۲]

اعلان برائت۔ اسلامی قوتوں کے اجتماع کا ذریعہ

حقیقت یہ ہے کہ مشرق و مغرب کی استکباری حکومتوں خصوصاً امریکہ اور روس نے دنیا کو عملاً دو حصّوں، آزاد اور سیاسی قرنطینہ میں تقسیم کر دیا ہے آزاد حصّے میں یہ بڑی طاقتیں ہیں کہ جس میں وہ کسی حد و حدود اور قانون کو نہیں پہنچاتیں اور دوسروں کے مفادات پر تجاوز، استعمار، استحصال اور قوموں کی غلامی کو ضروری سمجھتی ہیں اس کو تمام خود ساختہ اصول و قوانین کے مطابق منطقی، صحیح اور بین الاقوامی جانتی ہیں جہاں تک سیاسی قرنطینہ کا تعلق ہے تو افسوس یہ ہے کہ اس میں اکثر دنیا کی ضعیف قومیں اور خصوصاً مسلمان محصور اور قیدی بنے ہوئے ہیں، وہاں پر حقِ حیات اور اظہارِ نظر تک کا کوئی حق نہیں ہے ان ملکوں میں تمام قوانین، فارمولے اور قاعدے انہی کے لکھے ہوئے اور من مانے ہوئے ہیں کہ جن پر ان کے ایجنٹوں کے ذریعے عمل درآمد ہوتا ہے اور ان کے ذریعے مستکبرین کے مفادات کو تحفظ ملتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ اس حصّے کو چلانے والوں کی اکثریت، انہی کے مسلّط کردہ حاکم یا سامراج کے پروگراموں کی پیروی کرنے والے ہیں جو ان زنجیروں اور ان قید خانوں کے اندر ایک کراہ کو بھی جرم اور ناقابلِ بخشش گناہ سمجھتے ہیں۔

دنیا کے لٹیروں کے مفادات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ کسی کو بھی ایک حرف تک ایسی حق بات کہنے کی اجازت نہ دی جائے جس میں اُن پر ضرب پڑتی ہو یا اُن کی چین کی نیند حرام ہوتی ہے اور چونکہ دنیا کے مسلمان رعب، حبس اور پھانسی کی وجہ سے اپنی ان مصیبتوں کو بیان کرنیکی طاقت نہیں رکھتے جو اُن کے ممالک کے حاکموں نے اُن پر مسلّط کر رکھی ہیں۔ لہٰذا اُن کو چاہیئے کہ حرم امنِ الٰہی میں اپنے درد اور مصیبتوں کو پوری آزادی کے ساتھ بیان کریں تاکہ باقی مسلمان بھی انکی آزادی کے لئے کسی چارے کی فکر کرے۔ اس لئے ہم اس بات پر اصرار کرتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ کم از کم خانۂ خدا اور حرم امنِ الٰہی میں مسلمان اپنے آپ کو ظالموں کے تمام تر قید و بند سے آزاد سمجھیں اور ایک بڑے مظاہرے کی شکل میں ہر اس سے برائت کا اظہار کریں کہ جس سے وہ نفرت کرتے ہیں اور ہر ذریعے سے اپنی آزادی کے لئے استفادہ کریں۔

سعودی حکومت نے خانہ خدا کے حجاج کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری اپنے کندھے پر لی ہوئی

ہے اسی بنیاد پر مجھے یقین ہے کہ حادثہ مکّہ عالمی لیڈروں کی اس بنیادی سیاست کا ایک حصّہ ہے کہ جس کے مطابق وہ مسلمانوں کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مشرکین سے اعلان برائت کرتے ہیں اور ہم نے جہان اسلام کی بکھری ہوئی طاقت کو آزاد کرنے کا عزم کر رکھا ہے یہ کام خداوندِ بزرگ کی مدد اور قرآن کے فرزندوں کے ہاتھوں سے انجام پائے گا۔ انشاءاللہ ایک دن تمام مسلمان اور دردمند دنیا کے ظالموں کے خلاف آواز اُٹھائیں گے اور ثابت کر دکھائیں گے کہ بڑی طاقتیں اور ان کے ایجنٹ دنیا کے بدترین موجودات میں سے ہیں۔ [۱۳]

ج مقام انقلاب

فصل هفتم

بڑے بتوں کو توڑنے کی تیاری

خدا کا درود و سلام اُس عظیم الشان رسولؐ پر ہو کہ جس نے بت پرستوں اور مستکبروں کے مقابل تن تنہا قیام کیا اور توحید کے پرچم کو مستضعفین کی خاطر لہرایا اور جو تعداد کی کمی سے نہیں گھبرایا اس قلیل اور جنگی ساز و سامان کے کافی نہ ہونے کے باوجود طاقتِ ایمانی اور قوتِ ارادی سے سرکشوں اور ستمگروں پر ضرب کاری لگائی اور آدھی صدی سے کم تر وقت میں ندائے توحید دنیا کے بیشتر خطوں تک پہنچادی۔

بیت اللہ الحرام کے محترم حاجیو! آپ سب دنیا کے گوشے گوشے سے خانۂ خدا، مرکزِ توحید، محلِ وحی اور مقامِ ابراہیمؑ و محمدؐ کی طرف آئے ہیں یہ عظیم ہستیاں وہ طاقتور بت شکن ہیں جنھوں نے مستکبرین کے خلاف جہاد کیا۔ آپ مقاماتِ مقدسہ تک آپہنچے ہیں یہ مقامات اور مواقف نزولِ وحی کے زمانے میں خشک زمینیں اور بے آب و گیاہ پہاڑ تھے۔ لیکن یہ ملائکۃ اللہ کے نزول کی جگہ، جنودِ خدا کے قیام کا مقام اور انبیاءِ خدا اور خدا کے صالح بندوں کے ٹھہرنے کی جگہ تھی آپ ان بزرگ مشاعر کو پہچانیں اور اس بت شکنی کے مرکز سے بڑے بتوں کو توڑنے کے لئے آمادگی پیدا کریں۔

آج یہ بت شیطانی طاقتوں اور لٹیرے آدمخوروں کی شکل میں موجود ہیں اور ایمان سے

خالی تو توں سے نہ ڈریں۔ خدا پر توکل کرتے ہوئے ان مواقفِ عظیمہ میں جنودِ شرک و شیطان کے مقابل اتحاد و اتفاق کا پیمان باندھیں اور تفرقہ و اختلاف سے پرہیز کریں۔" ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم" اختلاف نیز نفسانی ہوا و ہوس کے موافق اور خدا کے حکم کے مخالف گروہ بندیوں سے اسلام و ایمان کا رنگ و بو جو کامیابی اور طاقت کی بنیاد ہے ختم ہو جاتا ہے اور حق کا اجتماع، توحیدِ کلمہ اور کلمۂ توحید جو اُمتِ اسلامی کی عظمت کا سرچشمہ ہے کامیابی حاصل کرے گا۔

اے دنیا کے مسلمانو! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ صدرِ اسلام کی قلیل تعداد میں ہوتے ہوئے بھی آپ نے عظیم طاقتوں کو شکست دی اور عظیم اسلامی۔ انسانی اُمت ظہور میں آئی اب جبکہ آپ کی ایک ارب کے قریب آبادی ہے اور بڑے ذخائر بھی آپ کے پاس موجود ہیں جو بہت بڑا حربہ ہیں۔ لیکن آپ پھر بھی دشمن کے مقابل ایسے ضعیف و ذلیل ہو رہے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی تمام بدبختی آپ کے ملکوں کے سربراہوں کے مابین اختلافات کا نتیجہ ہے کہ جو آخر کار خود آپ کے مابین تفرقہ و اختلاف پر منتج ہوتا ہے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوں اور قرآنِ کریم کو ہاتھ میں لیں اور فرمانِ خداوندی پر عمل کریں تاکہ اسلام عزیز کی عظمت و سربلندی دوبارہ لوٹ آئے اور خدا کے ایک موعظہ پر کان دھریں کہ وہ فرماتا ہے "اعظکم قل انما اعظکم بواحدۃٍ ان تقوموا للّٰہ مثنیٰ و فرادیٰ" سب قیام کریں اور خدا کے لئے قیام کریں۔ فرادیٰ قیام اپنے شیطانی جنود کے مقابل اور اجتماعی قیام شیطانی طاقتوں کے مقابل۔ اگر ہمارا قیام اور ہماری تحریک الٰہی اور خدا کے لئے ہو تو کامیاب ہے۔

اے مسلمانو! اور اے دنیا کے مستضعفو! ہاتھ میں ہاتھ دو اور خدائے بزرگ کی طرف متوجہ ہو، رُخ کر لو، اسلام کی پناہ میں آجاؤ، قوموں کے حقوق پر تجاوز کرنے والوں اور مستکبروں کے خلاف حملہ آور ہو جاؤ۔ اے خانۂ خدا کے حاجیو! مشاعرِ الٰہی کے موقع پر ایک دوسرے سے مل جاؤ اور خداوند سے اسلام، مسلمانوں اور دُنیا کے مستضعفوں کی نصرت طلب کرو۔

اے خطیبو! اے لکھاریو! عرفات، مشعر، منیٰ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بڑے اجتماعات میں اپنے علاقے کے اجتماعی و سیاسی مسائل سے ایمانی بھائیوں کو آگاہ کرو اور ایک دوسرے سے مدد حاصل کرو، اے خانۂ خدا کے حاجیو! دائیں بائیں خصوصاً امریکہ جیسے لٹیرے اور متجاوز نیز اسرائیل جیسے ظالم کی سازشوں کو دنیا والوں تک پہنچاؤ اور اُن سے مدد طلب کرو، ان کے مظالم سے آگاہ رہو اور مسلمانوں کی اصلاحِ احوال اور ظالم ہاتھوں کے کٹ جانے کی خداوند تعالیٰ سے التجاء کرو، میں

آپ کو انشاء اللہ القدیر نصرت و کامیابی کی خوشخبری دیتا ہوں "انہ علی ذلک قادر والسلام علی رسول اللہ و علی آئمۃ المسلمین و علی عباداللہ الصالحین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[1]

ج۔ مسلمانوں کے مفاد کے لئے قیام

"جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس"

حجاج بیت اللہ الحرام پر درود ہو اور سلام ہو دنیا کے مسلمانوں پر، سلام ہو، ان فرض شناس مسلمانوں پر جو جہاں اسلام سے حق کی طرف آئے ہیں اور خانۂ خدا کے جوار میں قیام پذیر ہیں۔

الٰہی فرائض میں سے فریضۂ حج، خاص اہمیت کا حامل ہے اور شاید اس کے سیاسی و اجتماعی پہلو باقی پہلوؤں پر غالب ہوں حالانکہ اس کا عبادی پہلو بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ فرض شناس مسلمان جو اس عمومی اجتماع اور الٰہی تنظیم میں ہر برتری کو ختم کر کے ایک شکل ہو کر، رنگ، زبان، ملک اور علاقے سے بالاتر ہو کر ہر سال ایک بار مقاماتِ مقدسہ میں جمع ہوتے ہیں، مادی اعتبار سے سادہ ترین اور بے آلائش ترین طریقے سے اور معنوی پہلوؤں کی طرف توجہ کئے ہوئے خدا کی طرف اکھٹے ہوتے ہیں۔ ان کو چاہئیے کہ اسلامی فرائض اور آداب پر عمل کریں۔ اس کے سیاسی اجتماعی پہلوؤں سے بھی غافل نہ رہیں۔ علماء اعلام اور خطبائے عظام مسلمانوں کو سیاسی جہات اور اُن کے عظیم فرائض سے آگاہ کریں۔ وہ ایسے عظیم فرائض کہ اگر دنیا کے مسلمان کوشش کریں اور اس کی طرف توجہ کر کے اس پر عمل کریں تو خدا نے جو عزت مومنین کو دی ہے اُس کو پالیں گے۔ اسلامی الٰہی افتخارات کو جو مسلمانوں کا حق ہے ان تک رسائی حاصل کرلیں۔ اسلامِ عزیز اور توحید کے عَلم اور لاالٰہ الا اللہ کے پرچم تلے جمع ہو کر حقیقی آزادی سے ہمکنار ہوں۔ مستکبروں اور اُن کے ایجنٹوں کے ہاتھ اسلامی ممالک سے منقطع کریں اور اسلامی مجد و عظمت کو واپس لوٹائیں۔

خداوندِ تعالیٰ مذکورہ آیہ شریفہ میں، حج کا مقصد اور کعبہ و بیت اللہ الحرام کے بنانے کی غایت کو انسانی مصالح اور دنیا کے محروم عوام کے مفادات کے لئے مسلمانوں کے قیام و نہضت کو قرار دیا ہے۔ اس عظیم الٰہی اجتماع میں کہ جیسے خداوندِ لایزال کی قدرت کے علاوہ کوئی اور فراہم نہیں کر سکتا، مسلمانوں کو چاہئیے کہ وہ مسلمین کی عمومی مشکلات کا جائزہ لیں اور اُن کے رفع کرنے کے لئے سب کوشش کریں، مسلمانوں کا متحد نہ ہونا بزرگترین اور بنیادی ترین مشکلات میں سے ہے

کہ جس کے باعث بعض اسلامی ممالک کے نام نہاد سربراہان ہیں اور افسوس تو یہ ہے کہ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے ابھی تک کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا، بلکہ بعض ظالم لٹیرے افراد جو قوموں اور حکومتوں کے اختلاف سے اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں وہ اپنے خدا سے بے خبر ایجنٹوں کے ذریعے اختلاف پیدا کرتے ہیں، اور جب بھی مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد رکھی جاتی ہے وہ لوگ اپنی پوری قوت سے مخالفت کرتے ہیں اور اختلاف کا بیج بوتے ہیں۔

آج تمام حکومتوں اور بہت سی مسلمان قومیں جانتی ہیں کہ ایرانی قوم نے کئی سو سالوں کے بعد ستم پیشہ شاہی ہاتھوں اور ماہر ستمگروں کے ہاتھ پستی رہی۔ جنہوں نے اسلام عزیز کو اپنے لئے اور بڑی طاقتوں کے لئے اور حال ہی میں ظالم امریکہ کے لئے غارت اور لوٹ کھسوٹ کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ جب قرآنِ کریم اور اسلامِ عظیم کو خطرے میں دیکھا تو اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے عظیم انقلاب کے ذریعے اسلامی حکومت کو غیر اسلامی اور غیر قانونی شاہی حکومت کی جگہ قائم کیا اور بڑی طاقتوں خصوصاً ظالم امریکہ کے ہاتھوں کو اپنی جانوں اور مالوں پر مسلّط رہنے سے منقطع کیا امید ہے کہ باقی مسلمان بھائی بھی جو خون خواروں اور ستم گاروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس اسلامی انقلاب سے فائدہ اُٹھائیں گے نیز اسلامی حکومتیں بھی اپنے عوام کی پشت پناہی کے ساتھ ایران کے اس عظیم انقلاب سے مل جائیں گی۔

آج ظالم امریکہ اور دوسری بڑی لٹیری قوتوں کا ہاتھ اُن کے خدا سے بے خبر لعین ایجنٹوں اور نوکروں کی آستین سے باہر آیا ہے اور اندر و باہر سے اسلحے اور اس سے بدتر اور ظالم تر قلموں کے ذریعے جو خود کار اسلحہ سے کئی گنا زیادہ خطرناک ہے اس مظلوم قوم پر حملہ آور ہے وہ لوگ اس کے درپے ہیں کہ اسلامی انقلاب اور اسلام عزیز کو شکست دیں، وہ لوگ اس قوم پر جو احکامِ اسلام اور قرآنِ کریم کے علاوہ کوئی فکر نہیں کرتی تہمت وافتراء باندھنے سے پرہیز نہیں کرتے اور چھوٹے چھوٹے بہانوں سے اس اسلامی انقلاب کو ناکام کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں وہ جو خود کار اسلحہ سے لیس ہیں جیسے صدام کہ جو اسلحہ سے لیس ہے اور جن کے پاس خود کار اسلحہ نہیں ہے وہ اپنے زہریلے قلم سے جو اسلحہ سے ظالم تر ہے، ہماری مظلوم قوم پر کاری ضرب لگا رہے ہیں، اسلامی مذاہب کے درمیان اختلاف کے نقشے اُن مظالم میں سے ہیں جو طاقتوروں اور ان کے خدا سے بے خبر ایجنٹ اور اُن میں سے درباری مُلّا جو جابر و ظالم حکمرانوں سے سیاہ تر ہیں، کے ہاتھوں بنتے ہیں جنھیں مسلمانوں کے اختلاف سے نفع پہنچتا ہے۔ وہ

ہر روز اسے بھڑکاتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور ہر موڑ پر اس اُمید کے ساتھ کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالیں، اختلاف پیدا کرنے کے لئے سازشیں کرتے ہیں۔

اور حال ہی میں اسرائیل کے ساتھ ایران کے رابطے اور اسلحہ خریدنے کی شرمناک تہمت کو پروپیگنڈہ مشینریوں میں پیش کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عربوں کو ایران سے جُدا کریں، مسلمانوں کے درمیان دشمنی پیدا کریں۔ بڑی طاقتوں کے لئے راستہ ہموار کریں۔ نیز ان کی بالادستی کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ لیکن کونسا ایسا آگاہ شخص ہے کہ جس کو معلوم نہ ہو کہ ایران، اسرائیل کا سخت دشمن رہا ہے اور اب بھی ہے اور اُسے معلوم نہ ہو کہ سابق شاہِ ایران سے ہمارے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے اسرائیل کے ساتھ دوستانہ تعلّقات تھے، کیسے معلوم نہیں کہ ہم نے بیس سال سے زیادہ عرصے سے اپنی تقریروں اور اعلامیوں میں اسرائیل کو ستمگری میں امریکہ کے ساتھ ساتھ اور تجاوز ولوٹ کھسوٹ میں اُس کا پیرو سمجھتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ کیسے معلوم نہیں کہ انقلابِ اسلامی کے دوران، لاکھوں کے مظاہرے میں ایرانی مسلمان قوم نے اسرائیل کو بھی امریکہ کے ساتھ ساتھ اپنا دشمن جانا، اپنا تیل اُن پر بند کیا اور دونوں سے اپنے خشم ونفرت کا اظہار کیا۔

تعجب کی بات ہے کہ یہ گھٹیا گیت اسرائیل کی نامشروع ماں امریکہ اور ریگن کے چھوٹے بھائی صدام کے گلے سے نکلے ہیں اور اسے ان کی خصوصاً امریکہ کی پروپیگنڈہ مشینری نے وسیع پیمانے پر پھیلانے کی کوشش کی تھی، کیونکہ ان دونوں کو جو ضرب حقیقی اسلام سے لگی ہے کسی اور سے نہیں لگی اور وہ پریشانی جو ان کو عرب مسلمان بھائیوں کے ایران کے ساتھ اتحاد میں ہے کسی اور میں نہیں۔ امریکہ علاقے میں اپنے مفادات کی فکر میں ہے۔ صدام اپنے ابدی ننگ اور حکومت کے ختم ہو جانے سے خائف ہے۔ مسلمانوں خصوصاً ہمارے عرب بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اسرائیل وایران کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مشرق ومغرب کے لٹیروں کا اصلی مسئلہ اسلام ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کو توحید کے پُرافتخار پرچم تلے جمع کر سکتا ہے۔ اسلامی ممالک اور دنیا کے مستضعفین کی بالادستی سے ظالموں کے ہاتھوں کو کاٹ سکتا ہے اور دُنیا کے لئے قیمتی، ترقی یافتہ اور الہٰی مکتب پیش کر سکتا ہے۔ دنیائے عرب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صدام وسادات نے اُن کو جو نقصان پہنچایا ہے اتنا وحشت ناک ہے کہ جسے فقط ان کا اتحاد ہی پورا کر سکتا ہے۔ آج سادات نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو مصر میں گرفتار کر کے اسرائیل کے لئے اپنی خدمت کو پورا کر دیا ہے۔ اس کے امریکہ و

اسرائیل کے ساتھ اتحاد نے ملتِ عرب کی آبرو کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ایسے اسرائیل کے ساتھ اتحاد کرنا کہ جس نے ان دنوں پورے علاقے میں اپنے مظالم کے علاوہ ایک اور ظلم کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ مسجد الاقصیٰ مسلمانوں کے قبلہ اوّل کی کھدائی ہے تاکہ اس طریقے سے مسجد کی بنیادیں کمزور پڑ جائیں اور خدانخواستہ مسلمانوں کا قبلۂ اوّل خراب ہو جائے اور اسرائیل اپنی گھٹیا آرزو کو پالے۔

اے دُنیا کے مسلمانو اور اے ستمگروں کے زیرِ تسلّط محرومو! آگاہ رہو، اُٹھ کھڑے ہو، اتحاد کا ہاتھ آگے بڑھاؤ۔ اسلام اور اپنے مفادات کی حفاظت کرو، بڑی طاقتوں کے شور شرابے سے نہ ڈرو کیونکہ خداوند قادر کی مدد سے یہ صدی مستضعفوں کے مستکبروں اور حق کے باطل پر غلبے کی صدی ہے، دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایران نے خدا کی راہ پالی ہے، اب ایران کی عالمی لٹیرے ظالم امریکہ اور دنیا کے مستضعفین کے کینہ توز دشمن کے خلاف اس کے مفادات کو منقطع کرنے تک آشتی ناپذیر جنگ ہے۔ ایران کے واقعات نہ فقط یہ کہ ہمیں لمحہ بھر پیچھے لے جائیں بلکہ ہماری قوم کو ان کے مفادات کی نابودی کے لئے مزید مستحکم تر کریں گے۔ ہم نے امریکہ کے خلاف سخت اور بے لاگ معرکہ شروع کر دیا ہے، ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے فرزند، ستمگاروں کے تسلّط سے آزادی حاصل کر کے دنیا میں پرچمِ توحید لہرائیں گے، ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم نے ظالم امریکہ کے خلاف اپنے جہاد کی ذمہ داری پر عمل جاری رکھا تو ہمارے فرزند کامیابی کا شہد ضرور چکھیں گے۔

کیا دُنیا کے مسلمانوں کے لئے باعثِ ننگ نہیں ہے کہ اُن کے پاس اتنے انسانی، مادی اور روحانی وسائل ہونے کے باوجود اور ایسے ترقی یافتہ مکتب اور الٰہی پشت پناہی کے باوجود مستکبر طاقتوروں اور بحری، بری ڈاکوؤں کے تسلّط پر چپ رہیں۔ کیا وہ وقت ابھی تک نہیں آیا کہ مسلمان اپنی نفسانی خواہشات کو دور کر کے ایک دوسرے کو محبّت و اخوت کا ہاتھ دیں، انسانی دشمن کو سامنے سے ہٹا دیں اور اپنی ستمگری کی شرم آور زندگی کا خاتمہ کریں۔ کیا وہ وقت ابھی تک نہیں آیا کہ فلسطین کی مجاہد اور غیور قوم، اسرائیل کے ساتھ جہاد کا دعویٰ کرنے والوں کی سیاسی چالوں کی شدید مذمت کریں اور خود کار اسلحہ سے اسلام و مسلمین کے سرسخت دشمن اسرائیل کا سینہ چاک کر دیں۔ مسلمان خداوندِ عظیم کو کیا جواب دیں گے جو خدا کی رسی پکڑنے کی طرف دعوت دیتا ہے اور تفرقہ و اختلاف سے پرہیز کرنے کا اَمر فرماتا ہے۔ کیا مسلمان اپنا فریضہ نہیں سمجھتے کہ ایرانی حکومت اور قوم کی مدد کریں کہ جس نے جہادِ مقدس کے ذریعے کفر کے پرچم کو سرنگوں اور اسلام کے پُرعظمت

پرچم کو بلند کر رکھا ہے؟ کیا درباری مُلاّ انقلابِ اسلامی کی دشمنی کو امریکہ و اسرائیل کی مخالفت سے لازم تر سمجھتے ہیں؟

ہم مشرق و مغرب میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ ہم صدا اور ہم جہت ہو جائیں، خداوند کی مدد سے ظالموں کے شر کو دور کریں، اُن کے لوٹ کھسوٹ کے وسائل کو اسلامی ممالک اور محروم علاقوں سے اُکھاڑ پھینکیں اور اس ضروری اَمر میں خداوند کی ندا کا مثبت جواب دیں۔ ہم حجاج بیت اللہ الحرام سے خواہش کرتے ہیں کہ مواقفِ شریفہ میں اسلام کی کامیابی کے لئے دُعا کریں، ایرانی قوم کا پیغام اور اس مظلوم قوم کی " یاللمسلمین " کی ندا اپنے ممالک تک پہنچائیں۔ خداوند سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ سب کو وحدتِ کلمہ کی توفیق دے اور سب کو اسلام کے فرائض سے آشنا فرمائے۔ [۲]

اسلامی ممالک سے شیاطین کے ہاتھ کاٹ دیں

بیت اللہ الحرام کے حاجیوں کے لئے ضروری ہے چاہے وہ جس ملت و مکتب سے بھی تعلق رکھتے ہوں کہ قرآن کریم کے احکام پر عمل کریں اور مشرق و مغرب کے اسلام دشمنوں اور اُن کے بے ارادہ ایجنٹوں کے شیطانی راستوں کے مقابل ایک دوسرے کے ساتھ اخوتِ اسلامی کو محکم کریں اور قرآن شریف کی اُن آیات کی طرف توجہ کریں کہ جو اللہ کی رسی کو پکڑنے کی طرف دعوت دیتی ہیں اور تفرقہ و اختلاف سے روکتی ہیں۔ اسلام کے اس سیاسی، عبادی فریضے سے اُن مقدّس مقامات میں جو واقعاً موحدّین اور دنیا کے مسلمانوں کے لئے بنے ہیں زیادہ سے زیادہ روحانی اور سیاسی فائدہ اُٹھائیں۔

ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی قربانی کے راز کو جاننے کی کوشش کریں چونکہ ہمیں چاہیئے کہ خدا اور اسلام کے مقدّس اہداف کے لئے اپنی عزیز ترین متاع کو بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کریں۔ ہدفِ الہٰی کا دفاع کرنا چاہیئے۔ بڑے، درمیانے اور چھوٹے (گویا ہر) شیطان کو اسلام مقدّس کے حریم اور کعبہ و حرم سے نکال باہر کرنا چاہیئے۔ یعنی ان کی حرمت و احترام پر سے خاتمہ کر دینا چاہیئے اور خدا کی دعوت پر لبیک کہنا چاہیئے۔ اس ملک سے جانے والے حجاج محترم کہ جہاں اسلامی انقلاب برپا ہو چکا ہے کو چاہیئے کہ شجاع مجاہدین اور شریف مجاہد قوم

کی آواز کو دنیا کے مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع عام تک پہنچائیں اور ان کے ذمّے لگائیں کہ ایرانی قوم کا پیغام اور اس انقلابی قوم کی "یاللمسلمین" کی فریاد دنیا کی تمام مظلوم قوموں تک پہنچائیں۔

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انقلابِ اسلامی کے بعد اور اسلام کی غیر معمولی طاقت کے پیشِ نظر اہلِ سنت و اہلِ تشیّع کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے امریکی منصوبے اور سازشیں اور باقی مظالم یہ سب کے سب اسلام کو ختم اور اس الہٰی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے ہیں۔ نیز ایران کہ جو اسلامی تحریک کا عظیم مرکز ہے پر حملے کرنے سے لیکر لبنان پر وسیع پیمانے پر سوچی سمجھی یلغار بھی ان کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امریکی منصوبے جن پر خبیث اسرائیل کے ہاتھوں عملدرآمد ہوتا ہے۔ بیروت و لبنان تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر جگہ اسلام اور اسلامی ممالک خصوصاً خلیج فارس اور حجاز جو مرکزِ وحیٔ الہٰی ہے، اُن کا ہدف ہیں۔ پہلا ہدف یہ ہے کہ علاقے کے حکام آنکھ کان بند کرکے امریکہ اور اس سے بھی دردناک یہ کہ اسرائیل کے تابع ہوں اور ہر تحقیر و ذلت کو قبول کریں۔ ان افسوس ناک حالات میں اسلامی قومیں لاتعلق نہ رہیں۔ اسلام کی راہ اور اسلامی ممالک کی حفاظت کے لئے کسی کوشش سے دریغ نہ کریں۔ کتنا دردناک اور مصیبت کا سماں ہے کہ مسلمانوں اور نام نہاد اسلامی ممالک کے پڑوس میں غاصب اسرائیل ایسے جسورانہ اور فاتحانہ انداز میں لبنانی مظلوم عوام اور ہمارے بیروت کے عزیز بھائی بہنوں پر حملہ کرے اور اسلامی ممالک بجائے اس کے کہ دفاع کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں کہ جو ایک الہٰی و انسانی فریضہ ہے اُس کے ساتھ اس قدر نرمی سے پیش آتے ہیں بلکہ امریکہ و اسرائیل کے شوم مقصد پر عمل پیرا ہیں۔ اور ستم پیشہ اسرائیل کے بجائے اسلامی ایران اور ایران میں اسلام کو ہی اپنا تمام تر ہدف قرار دیئے ہوئے ہیں۔

یہ لوگ اگر آج اپنے سکوت کے لئے بلکہ اس ظالم اور اس کے ارباب کے شوم مقاصد کی مدد کے لئے عذر تراشی کر سکتے ہیں تو کیا تاریخ کو بھی دھوکا دے سکتے ہیں؟ کیا آزاد قوموں کو بھی فریب دے سکتے ہیں؟ کیا خداوندِ منتقم کو اپنے جھوٹے بہانوں سے قانع کر سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے اسلامِ عظیم کو جو کھلونا بنا رکھا ہے کیا ان کا یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے؟ کیا یہ لوگ عورتوں، مردوں اور بے گناہ بچّوں کے خون کا حساب دے سکتے ہیں؟

حال ہی میں علاقے کی حکومتیں، اسلام اور قرآنی تعلیمات کے خلاف ہونے والے واقعات کے بارے میں جو اجلاس کر رہی ہیں میں ان کو آگاہ کرتا ہوں کہ اسلام اور اسلامی قوموں کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ اگر ایسا کریں گے تو ایرانی قوم اور حکومت جو علاقے کی بڑی پاور ہے

خداوند کے اذن سے آپ کو نہیں بخشے گی اور ہر پیش آنے والے حادثے کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔ خداوندِ خالق اور اس کی مخلوق کے سامنے آپ کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ چونکہ دنیا کے عظیم اقتصاد اور دنیا کی صنعتوں کی رگِ حیات آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی، خاص طور پر اس علاقے کی اسلامی قوموں کی پشت پناہی کے ساتھ اسلام عزیز اپنی آرزوؤں کو پہنچے گا اور دنیا کے مسلمان مستکبرین کے خلاف کامیاب ہو جائیں گے۔[۳]

حج مسلمانوں کی بیداری اور اتحاد کا موقع ہے

وہ حج جو اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور وہ حج جو اسلام ہم سے چاہتا ہے یہ ہے کہ آپ جب حج پر جاتے ہیں دنیا کے مسلمانوں کو بیدار کریں آپس میں متحد کریں۔ انھیں سمجھائیں کہ ایک ارب مسلمان، چند سو ملین آبادی کی دو بڑی طاقتوں کے زیرِ تسلط کیوں رہیں؟ یہ تمام مصیبتیں اس لئے کہ مسلمانوں کو جو راستہ اسلام نے دکھایا ہے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں وہ لوگ جو صیہونیت کے خلاف ایک آواز بلند کرنے پر مذمت کرتے ہیں وہ امریکہ کے خلاف تو ذرا ایک لفظ ہی کہہ دیں۔ یہ لوگ اُن عیسائی علما سے کمتر نہیں ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے اور یہ لوگ امریکہ کے طرف دار علما سے بھی کم نہیں ہیں، یہ بھی امریکہ کے طرف دار ہیں، مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے ان ایک ارب مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے تاکہ اِن دو بڑی طاقتوں اور دیگر ان قوتوں کو ان کی جڑ سے اکھاڑ دیں کہ جو ان علاقوں میں فساد پھیلانے میں مشغول ہیں۔

کیا اسلامی ممالک اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کے لئے ذلت کا باعث نہیں ہے کہ اسرائیل اُٹھے اور فلسطینیوں کے ساتھ اس (وحشیانہ) طریقے سے پیش آئے؟ لبنان میں وہ مظالم ڈھا تا رہے اور ایک ارب مسلمانوں کی آبادی بیٹھی ان کا تماشہ دیکھتی رہے، کیا یہ لوگ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ کیوں اتنے بے غیرت ہو گئے ہیں؟ مشرق و مغرب کی رگِ حیات ان کے ہاتھ میں ہے۔ اگر دس دن اُن پر تیل بند کر دیں تو وہ گھٹنے ٹیک دیں، باوجود اس کے کہ یہ رگِ حیات، نام نہاد اسلامی حکومتوں کے ہاتھ میں ہے پھر بھی انھیں پیش کرتے ہیں اور انکساری بھی کرتے ہیں کیا یہ مصیبت نہیں ہے؟ کیا مسلمانوں کے لئے یہ مصیبت نہیں ہے کہ وہ اپنی تمام چیزیں غیروں کو دیدیں اور وہ بھی اخلاص کے ساتھ اور اُن کی منتیں کر کے، کہ وہ ان سے قبول کریں؟ جب صورتِ حال یہ ہو کہ مسلمان مسائلِ الٰہی کی طرف توجہ

نہ کریں۔ قرآنی مسائل کی طرف توجہ نہ دیں۔ اسلامی احکام کی طرف صحیح طور پر توجہ نہ کریں اور اسلام کی دعوتِ وحدت کو پاؤں تلے روند ڈالیں تو پھر ضروری ہے کہ ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہو کہ اپنی تمام چیزیں بھی ان کو دیں اور ان کی منّت بھی کریں تاکہ وہ آپ سے قبول کریں کیا اب بھی ہمیں بیدار نہیں ہونا چاہیئے؟ کیا انھیں ایران سے سبق حاصل نہیں کرنا چاہیئے؟ آج دنیا کے بڑے ممالک کی تو یہ حالت ہے کہ روس ہمیشہ عراق کی مدد کرتا رہا ہے، امریکہ بھی اسی طرح ہے اور فرانس جو پوری دنیا میں فساد کا مرکز بنا ہوا ہے اور جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ملک آزادی وغیرہ کا گہوارہ ہے اس نے بھی اپنے ہاں دہشت گردوں کو پناہ دے رکھی ہے اور صدام کی مدد کر رہا ہے اور اس مدد پر فخر کرتا ہے مسلمانوں چاہیئے کہ ان کے مُنہ پر طمانچہ رسید کریں اور اگر مسلمان جمع ہو جائیں تو ضرور ایسا کریں گے، اگرچہ حقائق کو نظر انداز کیا جا رہا ہے تاہم پوری دنیا اب جان چکی ہے کہ امریکہ، روس اور دیگر طاقتوں نے اسلام کی برکت کے ساتھ ایران سے مار کھائی ہے اور یہ اسلامی قوم، اب اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ اس ملک میں قدم جمائیں، وہ لوگ جو اس امید پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ امریکہ یا روس دوبارہ آجائے گا ان کا یہ خیال باطل ہے ان کو یہ آرزو نہیں کرنی چاہیئے کہ کم از کم جب تک یہ (اسلامی قوم) زندہ ہے اس وقت تک امریکہ اور روس اس ملک میں نہیں آسکتے۔ [۴]

ہر بت کو توڑ دو

عید قربان جو عظیم اسلامی عید ہے کی مناسبت سے میں تمام مسلمانوں کو مبارک باد عرض کرتا ہوں وہ عید جو آگاہ انسانوں کو ابراہیمؑ کی قربانی یاد دلاتی ہے ایسی قربانی جو خدائے بزرگ کی راہ میں آدم و اصفیاء و اولیائے خدا کے فرزندوں کو جہاد و ایثار کا درس دیتی ہے۔ اس عمل کے توحیدی و سیاسی پہلو کی گہرائی کو انبیائے عظام و اولیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور خدا کے خاص بندوں کے علاوہ کوئی بھی درک نہیں کر سکتا۔ اس بابائے توحید و بت شکن جہاں نے ہمیں اور سب انسانوں کو سکھایا ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی قبل اس کہ توحیدی و عبادی پہلو رکھتی ہو، سیاسی پہلو اور اجتماعی حیثیت بھی رکھتی ہے، ہمیں اور سب کو سکھایا ہے کہ اپنی حیات کے عزیز ترین ثمرہ کو راہ خدا میں نثار کر دیں اور پھر عید منائیں۔ خود اور اپنے عزیزوں کو نثار کریں اور خدا کے دین و عدل الٰہی کا قیام کریں، انھوں نے آدم کی ساری نسل کو یہ سمجھا دیا ہے کہ مکّہ و منیٰ عاشقوں کی قربان گاہ ہے اور یہی قیام توحید کے پھیلانے

اور شرک کی نفی کرنے کا ہے کیونکہ اپنی جان اور عزیزوں سے دل بستگی رکھنا بھی شرک ہے انھوں نے فرزندانِ آدمؑ کو راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ اس عظیم مقام سے فداکاری اور اپنی جانوں سے گزر جانے کا درس دنیا والوں تک پہنچائیں۔ دنیا والوں سے کہہ دیں کہ راہِ حق میں عدلِ الٰہی کو برپا کرنے اور مشرکین زمان کی بالادستی کے خاتمے کے لئے شب و روز کوشش کریں اور کسی چیز یہاں تک کہ اسماعیلؑ ذبیح اللہ جیسوں کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں تاکہ حق ہمیشہ زندہ رہے۔ اس بت شکن (حضرت ابراہیمؑ) اور ان کے عزیز فرزند دوسرے بت شکن سیدالانبیاء محمد مصطفیٰؐ نے انسانیت کو سکھایا کہ بُت جیسے بھی ہوں انھیں توڑ دینا چاہیئے اور کعبہ جو "اُمّ القریٰ" ہے اور یہاں سے لے کر زمین کے آخری نقطے تک اور اس دنیا کے آخری دن تک ہمیں بُت شکنی کی اس رسم کو زندہ رکھنا چاہیئے۔ بت جو بھی ہوں چاہے ہیکل ہوں چاہے سورج ہو، چاہے چاند ہو چاہے حیوان و انسان ہو اور چاہے ایسا بت ہو کہ جو آدم صفی اللہ سے لے کر ابراہیم خلیل اللہ اور محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہم و آلھم اجمعین اور آخرالزمان تک کے طاغوتوں سے بدتر اور خطرناک ہو، آخرالزمان جو آخری بت شکن ہیں کعبہ سے تو آواز توحید بلند کریں گے، کیا ہمارے زمانے کی بڑی قوتیں نہیں ہیں جو دُنیا والوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری و پرستش کی طرف دعوت دیتی ہیں اور زر و زور اور فریب کے ذریعے اپنے آپ کو دنیا پر مُسلّط کر رہی ہیں؟ ان بتوں کو توڑنے کا مرکز یکتا نقطہ کعبہ ہے۔ ابراہیم خلیلؑ نے پہلے زمانے میں اور حبیبؐ خدا نے کعبہ سے ندائے توحید بلند کی اور ان کے بیٹے مہدی موعودؑ روحی لہ الفداء نے آخر زمان اسی کعبہ سے صدائے توحید بلند کریں گے۔

خداوندِ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا:

"واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً و علی کل ضامر یأتین من کل فج عمیق"

نیز یہ بھی فرمایا:

"وطہر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود"

اور یہ تطہیر تمام برائیوں سے ہے کہ جن میں سب سے بالاتر شرک ہے جو آیۂ شریفہ کے شروع میں موجود ہے اور سورۂ توبہ میں ہے۔

"واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ"

تمام مکاتب اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مہدی منتظرؑ کعبہ سے آواز بلند کریں گے اور انسانیت کو توحید کی دعوت دیں گے یہ تمام آوازیں کعبہ و مکہ سے بلند ہوں گی اور ہمیں ان کی پیروی

کرنا چاہیئے اور توحید کلمہ و کلمۂ توحید کی ندا اُس مقدس مقام سے بلند کریں اور اپنی فریاد، دعوت اور ظلم سے بیزاری کا اعلان یہیں پر کریں اور ظالموں کے مظالم کو فاش کریں، مکّہ مکرمہ مسلمانوں کے مجمع میں زندہ و محکم اجتماعات منعقد کرکے بتوں کو توڑ دیں اور تمام شیطانوں کو خصوصاً بڑے شیطان (امریکہ) کو عقبات میں رمی کریں (اور پتھر ماریں) اور انھیں دور بھگائیں تاکہ خلیل اللہ و حبیب اللہ وولی اللہ مہدیؑ عزیز کا حج بجالا سکیں وگرنہ ہمارے بارے میں یہ قول صادق آئے گا۔

"ما اکثر الضجیج واقل الحجیج"

اُمید ہے کہ بیت اللہ الحرام کے حجاج محترم جس گروہ سے اور جس مکتب سے بھی تعلق رکھتے ہوں، مواقف و مشاعر محترمہ میں مل کر عالم کفر پر اسلام کی کامیابی کے لئے دُعا کریں گے اور مسلمانوں اور اُن کی حکومتوں کی بیداری کے لئے فریاد کریں گے۔ اور فصیح و رسا زبان میں دُعا کریں گے۔ شاید کہ اس وحی کے نزول کی جگہ اور جاہلیت کے بتوں کو توڑنے کی جگہ پر دُعا کی برکت سے خداوند تعالےٰ و مسلمانوں پر احسان کرے اور صدر اسلام کی مجد و عظمت مسلمانوں کو لوٹا دے اور ان کے ممالک سے ظالموں اور غیروں کی بالادستی کو ختم کردے اور تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت و غفران کے بادلوں کی بارش کرے " وانہ عفواً غفوراً " [5]

سب کو بابائے توحید کی پیروی کرنی چاہیئے

آج چارہ کیا ہے؟ ان بتوں کو توڑنے کے لئے دنیا کے مسلمانوں اور مستضعفوں کا کیا فریضہ ہے؟ ایک چارہ جو سب چاروں کی بنیاد ہے اور ان سب مصیبتوں کی جڑ کو منقطع کرتا ہے اور فساد کی جڑ کو جلا دیتا ہے وہ مسلمانوں بلکہ تمام مستضعفوں اور دنیا میں محبوس لوگوں کا اتحاد ہے۔ یہ وحدت جس پر اسلام و قرآن کریم نے زور دیا ہے دعوت اور وسیع سطح کی تبلیغ سے وجود میں آنی چاہیئے۔ اس دعوت و تبلیغ کا مرکز مکّہ معظمہ ہے جب فریضہ حج کے لئے وہاں پر مسلمان جمع ہوتے ہیں کہ جیسے ابراہیم خلیل اللہ اور محمد حبیب اللہ نے شروع کیا تھا اور آخری دور میں حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا المقدمہ الفداء اس کی پیروی کریں گے، ابراہیم خلیل اللہ سے خطاب ہوتا ہے کہ لوگوں کو حج کی طرف پکارو۔ تاکہ اپنے مفادات کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے آئیں۔ یہ مفادات معاشرے کے ہیں یہ مفادات سیاسی، اجتماعی، اقتصادی اور ثقافتی ہیں۔ آئیں اور دیکھیں کہ آپ جو اُن کے پیغمبر ہیں آپ نے اپنی حیات کے عزیز ترین ثمرہ کو خدائی راہ میں پیش کیا۔ آدمؑ کی پوری نسل کو آپ کی پیروی کرنی چاہیئے۔

دیکھیں کہ آپ نے بتوں کو توڑا، اور خدا کے سوا ہر چیز کو دور کر دیا چاہے وہ سورج ہو یا چاند، حیوانی ہیکل ہوں یا انسانی، آپ نے انھیں کہا اور بجا کہا۔

"وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین"

ہم سب کو بابائے توحید اور عظیم الشان پیغمبروں کے باپ سے پیروی کرنا چاہیئے۔ [۹]

بیت اللہ الحرام قیام کے لئے ہے

بیت اللہ الحرام وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنا ہے۔ یہ سب کا گھر ہے، کسی شخصیت، کسی حکومت اور کسی گروہ کو اس میں اولیت نہیں ہے اس میں صحرا نشین، خانہ بدوش، کعبہ میں معتکف، شہر والے اور حکومتی عہدیدار یکساں ہیں۔ یہ بیت معظم لوگوں کے لئے بنا ہے لوگوں کے قیام، عمومی تحریک اور لوگوں کے منافع کے لئے بنا ہے اور اس سے بالاتر اور عظیم نفع کیا ہو سکتا ہے کہ دنیا کے جباروں اور ستمگروں کا تسلط اسلامی ممالک سے ختم ہوا اور ان ممالک کے عظیم ذخائر ان ملکوں کے عوام کے لئے ہوں۔ وہ گھر جو قیام کے لئے تاسیس ہوا ہے اور وہ بھی لوگوں کے قیام کے لئے لہٰذا اسی عظیم مقصد کے لئے اس بیت میں اجتماع کرنا چاہیئے اور انہی مقاماتِ مقدسہ میں لوگوں کے منافع کو پورا کیا جانا چاہیئے۔ بڑے اور چھوٹے شیطانوں کو انہی مواقف میں رمی کیا جانا چاہیئے۔ فقط بیت کی چابی رکھنا، حجاج کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کی تعمیر کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کا مقصد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اور صدر اسلام کے زمانے کی طرح بیت و مسجد کا سادہ ہونا اور پھر وہاں پر آلودگی سے پاک، بے تکلف وفود اور مسلمانوں کا آپس میں ملنا، اس سے کئی ہزار گنا بالاتر ہے کہ کعبہ اور اس کے عظیم عمارتوں کی تزئین کی جائے اور مقصدِ اصلی سے غافل ہو جایا جائے کہ جو قیام ناس ہے اور یہ ہے کہ لوگ وہاں اپنے منافع کو دیکھیں۔

"أجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ لایستوون عند اللہ واللہ لایھدی القوم الظالمین"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیہ شریفہ ہمارے زمانے میں نازل ہوئی ہے اور ہمارے حال کی ترجمان ہے۔ اس میں عصرِ حاضر میں حجاج کے لئے پانی کا انتظام اور اُن کے رہنے سہنے کا بندوبست اور

مسجد الحرام کی تعمیر و تزئین میں سرگرم ہو جانے کو اور اللہ و روزِ جزا پر ایمان سے غفلت کو اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ گیری کو ظلم قرار دیا گیا ہے اور وہ لوگ جو اس طرح کرتے ہیں انھیں ظالم شمار کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ اور روزِ جزا پر ایمان انسانوں کو جہاد فی سبیل اللہ اور حق و عدل کے قیام کی طرف لے جاتا ہے۔ خدا اُن قوموں کو جو اس طرح نہ ہوں ہدایت نہیں کرتا چونکہ وہ ظالم ہیں۔ ۷

عالمِ کفر سے ربط ۔ اور ۔ کعبہ

یہ واقعیت و حقیقت ہم اپنی خارجہ اور بین الاقوامی اسلامی پالیسی میں کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہم اسلام کے دنیا میں پھیلنے اور ظالموں کے تسلط کو کم کرنے کے درپے تھے اور ہیں۔ اب اگر امریکی ایجنٹ اس سیاست کا نام توسیع پسندی یا ایک عظیم بادشاہت کے تشکیل کی فکر رکھیں تو ہمیں اس سے کوئی ڈر نہیں۔ ہم اس کا استقبال کرتے ہیں۔ ہم اس کے درپے ہیں کہ دنیا کے فاسد صیہونیت، سرمایہ داری اور کیمونزم کی جڑوں کو اُکھاڑ پھینکیں، ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ خدا کے لطف و عنایت کے ساتھ اُن حکومتوں کو جو ان تین پایوں پر قائم ہیں نابود کر دیں۔ رسول اللہؐ کے اسلامی نظام کو استکباری دنیا میں رائج کریں۔ اس بات کا مشاہدہ تو ہمیں جلد یا بدیر ضرور کریں گی۔ ہم اپنے پورے وجود سے لوٹ کھسوٹ اور امریکی ایجنٹوں کے ماموں ہونے کا خاتمہ کر دیں گے اگرچہ اس مقصد کے لئے ہمیں مبارزہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ انشاء اللہ ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ کعبہ و حج سے امریکہ، روس اور کفر و شرک کے ساتھ دوستی کی آواز سنائی دے کیونکہ کعبہ و حج وہ منبر ہے کہ جس کے بامِ بلند سے مظلوموں اور توحید کی پکار پورے عالم میں گونجنی چاہیئے میں خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ طاقت عطا فرمائے تاکہ نہ فقط کعبۂ مسلمین بلکہ دنیا کے گرجا گھروں سے بھی مردہ باد امریکہ اور مردہ باد روس کا ناقوس بجنے لگے۔ دنیا کے مسلمانوں اور پوری دھرتی کے محروموں کو اس بے انتہا برزخ سے جو ہمارے اسلامی انقلاب نے لٹیروں کے لئے پیدا کی ہے پُر افتخار و آزادی کا احساس کرنا چاہیئے۔ حریت و آزادی کی آواز کو اپنی حیات و سرنوشت کے لئے بلند کریں۔ اپنے زخموں پر مرہم رکھیں۔ اب کفر کے علاقے میں حبس و بندش اور ناامیدی کا دور ختم ہونے والا ہے۔ قوموں کے لئے بہار آگئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام مسلمان آزادی کے شگوفوں کو کھلتا، بہار کی نسیم عطر کی روانی، محبت و عشق کے پھولوں کی طراوت اور

اپنے ارادے کے شیریں چشمے کو ابلتا دیکھیں گے، ہم سب کو اس دلدل، سکوت و سکون سے جس پر امریکہ و روس کے ایجنٹوں نے موت کے بیج بو رکھے ہیں باہر آنا چاہیئے۔ ہمیں اس دریا کی طرف روانہ ہونا چاہیئے۔ جہاں سے زم زم بہہ رہا ہے اور کعبہ و حرم خدا کے پردوں کو اپنے آنکھوں کے آنسوؤں سے دھونا چاہیئے کہ جو امریکہ اور اس کی اولاد کے نامحرم و نجس ہاتھوں سے آلودہ ہو چکا ہے۔

اے پوری دنیا کے ملکوں کے مسلمانوں! چونکہ آپ غیروں کے ہاتھوں تدریجی موت کی مصیبت کا شکار ہیں لہٰذا موت سے وحشت پر غلبہ پائیں۔ نیز ان جذبے سے لبریز و شہادت طلب جوانوں کے وجود سے استفادہ کریں، محاذ کفر کی صفوں کو درہم کر دینے کے لئے تیار رہیں۔ موجودہ حالت کے رو کنے کی فکر میں نہ رہیں، بلکہ اسیری سے فرار، غلامی سے آزادی اور دشمنانِ اسلام پر حملہ کرنے کی فکر کریں۔ چونکہ عزت و حیات جہاد کے سائے میں ہے۔ جہاد کا پہلا قدم ارادہ ہے بعد ازاں یہ ارادہ کر لیں کہ دنیا کے کفر و شرک خصوصاً امریکہ کی رہبری کو اپنے اوپر حرام سمجھیں گے۔ ہم مکّہ میں ہوں یا نہ ہوں، ہماری روح و دل ابراہیمؑ کے ساتھ اور مکّہ میں ہیں۔ مدینۃ الرسولؐ کے دروازے ہم پر کھول دیں یا بند کریں۔ پیغمبرؐ کے ساتھ ہماری محبّت کا رشتہ کمزور ہونے والا یا ٹوٹنے والا نہیں۔ ہم کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور مرنے کے بعد ہمیں کعبہ کے رُخ لٹایا جاتا ہے۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم خدائے کعبہ کے ساتھ اپنے میثاق میں پائیدار رہے ہیں اور مشرکین سے برائت کی بنیاد ہم نے ہزاروں عزیز شہدا کے خون کی برکت سے رکھی ہے۔ ہم اس بات کے منتظر بھی نہیں رہے کہ بعض اسلامی و غیر اسلامی ممالک کے نام نہاد سربراہ ہماری اس تحریک کی پشت پناہی کریں۔ ہم ہمیشہ تاریخ میں مظلوم، محروم اور پا برہنہ رہے ہیں خدا کے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے۔ اگر ہمیں ہزار بار بھی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے تب بھی ظالم کے خلاف جہاد سے ہم دست بردار نہیں ہوں گے۔

اسلامی جمہوریہ ایران دنیا کے اُن آزاد مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ جنھوں نے سیاسی گھٹن کے باوجود اپنی کانفرنسوں، تقریروں اور انٹرویوز میں امریکہ و آلِ سعود کے مظالم سے پردہ اُٹھایا اور ہماری مظلومیت کو دنیا پر آشکار کیا۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں جب تک طاقت کا توازن ان کے حق میں نہ ہو۔ ہمیشہ اُن کے مفادات پر غیر کے مفادات مقدم ہوں گے اور ہر روز شیطان اعظم یا روس اپنے مفادات کے تحفظ کے بہانے کوئی نہ کوئی

واقعہ تراشیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر مسلمان اپنے مسائل کو لٹیروں کے مقابل پوری توجہ سے حل نہیں کریں گے اور کم از کم اپنے آپ کو ایک دنیا کی بڑی طاقت کی حد تک نہیں پہنچائیں تو آسودہ خاطر نہیں ہوں گے۔ اب اگر امریکہ کسی اسلامی ملک کو اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر تباہ و برباد کر دے تو اُسے کون روک سکتا ہے؟ لہٰذا جہاد کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ بڑی قوتوں خصوصاً امریکہ کے دانتوں کو توڑ دینا چاہیئے۔ لازمی طور پر ان دو راستوں میں سے ایک راستے کا انتخاب کرنا چاہیئے یا شہادت یا کامیابی۔ ہمارے مکتب میں دونوں ہی کامیابی ہیں خدا انشاء اللہ سب مسلمانوں کو موجودہ سیاست اور ظالم لٹیروں کی سیاستی قانون کو توڑنے کی طاقت عطا کرے نیز انسانی وقار کے مطابق تحریک کی بنیاد ڈالنے کی قوت عطا فرمائے اور ذلت کی پستی سے عزت و شوکت کی بلندی تک سب کا ساتھ دے۔[۸]

برائت ۔ اور فلسطین کی بیداری

بعض افراد نے گزشتہ سال حج کے تلخ و شیریں واقعے سے قبل تک، اسلامی جمہوریہ ایران کے برائت از مشرکین کے مظاہرے کا فلسفہ اچھی طرح نہیں سمجھا تھا۔ وہ اپنے آپ اور دوسروں سے سوال کرتے تھے کہ سفرِ حج میں اور اُس گرم ہوا میں مظاہرے اور اعلان جہاد کی کیا ضرورت ہے اور اگر مشرکین سے برائت کی آواز بلند بھی کی جائے تو استعمار کو اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ بعض اوقات سادہ لوح افراد تصور کرتے ہیں کہ آج کے لٹیروں کی نام نہاد ترقی یافتہ دنیا نہ فقط ایسے سیاسی مسائل کو برداشت کرنے کی تاب رکھتی ہے۔ بلکہ اپنے مخالفین کو اس سے بھی زیادہ فعالیت، مظاہروں اور جلوسوں کی اجازت دے گی اور اس بات کی دلیل ان مظاہروں کی اجازت ہے کہ جو نام نہاد آزاد مغربی ملکوں میں دی جاتی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ واضح ہونا چاہیئے کہ اس قسم کے مظاہرے بڑی طاقتوں اور حکومتوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتے۔ مکہ و مدینہ کے مظاہرے وہ ہیں کہ جن کے ذریعے سعودی عرب کے تیل کی پائپ لائنیں بند ہو جائیں گی اور یہی مکہ و مدینہ کے مظاہرے ہیں جو امریکہ و روس کے ایجنٹوں کا خاتمہ کرتے ہیں، بالکل یہی وجہ ہے کہ حریت پسند خواتین و حضرات کو قتل کر کے اس مظاہرے کو روکا جاتا ہے اور یہ برائت از مشرکین کی ہی وجہ ہے۔ یہاں تک کہ سادہ لوح افراد کو بھی سمجھ آجاتی ہے کہ امریکہ و روس کے آستانے پر سر نہیں جھکانا چاہیئے۔ ایرانی

عزیز دلاور قوم مطمئن رہے کہ واقعۂ مکہ جہاں اسلام میں عظیم تحولات کا سرچشمہ بنے گا اور اسلامی ممالک کے فاسد نظاموں اور نام نہاد علماء سے نجات کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ باوجود اس کے کہ برائت از مشرکین کے معرکے کو ایک سال بھی نہیں گزرا ہمارے عزیز شہیدوں کے پاک خون کی خوشبو پوری دنیا میں مہک رہی ہے اور اس کے آثار ہم دنیا کے دور دراز علاقوں تک مشاہدہ کر رہے ہیں۔ فلسطینی عوام کا جہاد ایک اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔ کیا دنیا تصور کر سکتی ہے کہ جہاد کی روح کس نے بیداری کی ہے۔ اب فلسطینی عوام کے پیش نظر کیا ہدف ہے کہ صہیونیوں کے وحشیانہ حملوں کے مقابل خالی ہاتھوں کے ساتھ بے جگری سے جہاد کر رہے ہیں۔ کیا فقط وطن پرستی کا جذبہ ہے کہ جو ان میں بے حد استحکام کا باعث بنا ہوا ہے؟ کیا خود فروش سیاست بازوں کے درخت سے فلسطینیوں کے دامن میں استقامت نور زیتون اور امید گر رہی ہے؟ اگر ایسے ہوتا تو یہ لوگ سالوں سے ان کے ساتھ ہیں اور انکے نام پر روٹی کھا رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ اللہ اکبر کی آواز ہے۔ یہ وہی ہماری قوم کی پکار ہے کہ جس نے ایران میں شاہ اور بیت المقدس میں غاصبوں کو ناامیدی تک پہنچا دیا ہے۔ یہ اسی برائت کے نعرے کا نتیجہ ہے جو حج کے مظاہروں میں فلسطینی قوم نے اپنے ایرانی بہن بھائیوں کے ساتھ، قدس کی آزادی کے لئے بلند کیا ہے۔ مردہ باد امریکہ، مُردہ باد روس اور مردہ باد اسرائیل کہاں ہے وہی بستر شہادت جس پر ہمارے عزیزوں کا خون بہایا گیا ہے۔ اسی بستر پر بھی اپنا خون نثار کر کے سو رہے ہیں، ہاں فلسطینیوں نے اپنا بھولا ہوا راستہ ہماری برائت کے ذریعے پالیا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ اس مبارزہ میں کیسے آہنی حصار ٹوٹے اور کیسے خون تلوار پر، ایمان کفر پر اور فریاد لوگوں پر غالب آئی اور کیسے بنی اسرائیل کا نیل سے فرات تک قبضے کا خواب منتشر ہوا اور دوبارہ فلسطین کا کوکب دری ہم پر شجرۂ مبارکہ لا شرقیہ ولا غربیہ سے روشن ہوا۔ آج جیسا کہ پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر کفر و شرک کے ساتھ ہمارے ارتباط کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح فلسطین کی مسلمان قوم کے غضب کے شعلوں کو بھی خاموش کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ یہ انقلاب کی پیش رفت کا فقط ایک نمونہ ہے۔ حالانکہ پوری دنیا میں ہمارے اسلامی انقلاب کے اصولوں کے معتقدین میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہم ان کو انقلاب کا محفوظ سرمایہ سمجھتے ہیں اور وہ اپنے خون کے ساتھ ہماری حمایت میں دستخطوں کی مہم چلاتے ہیں اور جان و دل سے انقلاب کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور یہی لوگ خدا کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کرینگے۔

آج حق و باطل کی جنگ، فقر و غنا کی جنگ، ضعیفوں اور مستکبروں کی جنگ اور برہنہ پا برہنہ و بے درد دولت مندوں کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ میں ان تمام عزیزوں کے دست و بازو کو بوسہ

دیتا ہوں جنھوں نے پوری دنیا میں اس معرکے کا وزن اپنے کندھوں پر اُٹھا رکھا ہے اور جو راہِ خدا اور عزت مسلمین کی سربلندی کے لئے عزمِ جہاد کئے ہوئے ہیں میں اپنے خالصانہ درود و سلام اُن آزادی و کمال کے تمام غنچوں پر نثار کرتا ہوں اور ایرانی عزیز و دلاور قوم کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ خدا نے آپ کے روحانی آثار و برکات کو دنیا تک پہنچا دیا ہے۔ آپ کے پُرنور چشم و قلب محروموں کی حمایت کا مرکز بن چکے ہیں۔ آپ کے انقلابی جذبے کی چنگاری نے دائیں بائیں کے لیڈروں کو وحشت میں ڈال دیا ہے البتہ سب کو پتہ ہے کہ ہمارے مُلک نے جنگ و انقلاب کے دوران میں مصیبتوں اور مشکلات کو برداشت کیا ہے البتہ کوئی اس بات کا مدعی نہیں ہے کہ محروم طبقات، ضعیف اور کم آمدنی والے خصوصاً سرکاری ملازمین اقتصادی مسائل کی تنگی میں نہیں ہیں۔ لیکن وہ چیز جس کے بارے میں ہمارے لوگ بالاتر ہو کر سوچتے ہیں وہ اسلام اور اصولِ انقلاب کا تحفظ ہے۔ ایران کے عوام نے ثابت کر دکھایا ہے کہ بھوک پیاس کو برداشت کرلیں گے لیکن وہ انقلاب کی شکست اور اس کے اصولوں پر ضرب کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ایران کی شریف قوم نے اپنے اصولِ انقلاب کے خلاف پوری دنیا کے کفر کا شدید ترین مقابلہ کیا ہے۔ [۹]

سعودی حکمران اور حج

فصلِ ہشتم

ایرانیوں کے ساتھ حج پر سلوک

ہماری سابقہ حکومت نے اپنے آقاؤں کی خدمت کے لئے یہاں پر ہر قسم کی خرابیاں روا رکھیں اور خاص طور پر بیت اللہ الحرام کے حجاج کے لئے دشواریاں کھڑی کیں اور کبھی سعودی حکومت کے عہدیداروں کے بارے میں ایسی چیزیں کہیں جو شاید ایرانیوں کے غصّے کا باعث ہوئیں۔ ہم اس کے جانے اور اُس کے غاصبانہ اقتدار کے خاتمے کے بعد اس بات کی طرف متوجّہ ہیں کہ آئندہ سالوں میں سعودی حکومت اُن ایرانیوں کے ساتھ جو بیت اللہ اور حرمین شریفین جائیں گے کیسا سلوک کرتی ہے۔ ایرانیوں کی نظریں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ اُن کے عزیزوں کے ساتھ وہاں کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اب جبکہ اس ملک سے ظالموں کے اقتدار کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اُن کے غلط پروپیگنڈے ختم ہو چکے ہیں ہمارے بھائی آپس میں (واقعاً) بھائی بن رہیں گے، اُن کی روش آپس میں برادرانہ ہونی چاہیئے حجاج بیت اللہ کے لئے سہولیات فراہم کریں۔ خداوند تبارک وتعالیٰ سے توفیق کا طلب گار ہوں۔ ا

امام خمینیؒ کا شاہ خالد کو جواب

جناب ملک خالد بن عبدالعزیز بادشاہِ سعودی عرب۔

آپ کا نامہ موصول ہوا۔ جو کچھ اسلامی جمہوری ایران کے سفارت خانے نے کہا ہے وہ صحیح ہے۔ میں مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی تمام مصیبتوں اور مشکلوں کی اساس ان کے درمیان موجود اختلاف و نفاق کو سمجھتا ہوں۔ آج جبکہ مسلمانوں کی آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ اسلامی حکومتوں کے پاس زمینی وسائل موجود ہیں۔ خصوصاً اُن کے پاس تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں وہی تیل جو بڑی طاقتوں کے لئے رگِ حیات کی حیثیت رکھتا ہے اور ان کے پاس قرآنِ کریم کی حیات بخش تعلیمات موجود ہیں اور پیغمبرِ اسلامؐ کے عبادی۔ سیاسی احکامات موجود ہیں جو مسلمانوں کو اللہ کی رسی تھامنے کی طرف دعوت دیتے ہیں اور تفرقہ و اختلاف سے پرہیز کرنے کو فرماتے ہیں اور حرمین شریفین جیسی جائے امن و پناہ گاہ موجود ہے جو عہدِ رسولؐ میں اسلامی عبادت و سیاست کا مرکز تھی جو آنحضرتؐ کی رحلت کے بعد بھی کافی مدت تک ایسے ہی رہی اور ان دو بڑے سیاسی۔ عبادی مراکز میں فتوحات کی منصوبہ بندی کی جاتی تھی اور سیاسی امور طے ہوتے تھے لیکن اب غلط فہمیوں، خود غرضیوں اور بڑی طاقتوں کے وسیع پروپیگنڈوں نے نوبت یہاں تک پہنچا دی ہے کہ حرمین شریفین میں سیاسی و اجتماعی امور میں مداخلت کو جرم سمجھا جانے لگا ہے جبکہ ان امور کی طرف توجہ بہت ضروری ہے اور یہ مسلمانوں کے اہم امور ہیں۔ سعودی پولیس نے مسجد الحرام کے اندر جوتوں کے داخل ہوگئی اور مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی اور انھیں مارا پیٹا اور انھیں گرفتار کرکے حوالۂ زندان کردیا۔ جب کہ یہ وہ مقام ہے کہ جو حکمِ خدا اور نصِّ قرآن کے مطابق ہر کسی کے لئے یہاں تک کہ منحرفین کے لئے بھی جائے امن ہے۔

ان مسلمانوں کا جُرم دشمنانِ خدا و رسولؐ امریکہ و اسرائیل کے خلاف نعرے لگانا ہے مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے مُلک اور حرمین شریفین میں پیش آنے والے مسائل و واقعات صحیح طریقے سے آپ کو بتائے بھی جاتے ہیں یا نہیں یا یہ کہ ایرانیوں کے نعروں کو جو ہر جگہ مشہور ہیں آپ کو تحریف کرکے اور برخلاف واقع بتائے جاتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ حرمین شریفین کے ائمہ جماعت نے اسلام سے کیا سمجھا ہے اور حج بیت اللہ الحرام سے کیا سمجھا ہے جو سراپا سیاست ہے۔ بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد انسانوں کے لئے قیام عدل ہے تاکہ ستمگروں اور لٹیروں کو ختم کیا جائے اور یہی انبیا عظام اور خصوصاً حضرت رسول اکرم صلوات اللہ علیہ کی مجموعی سیاست ہے۔ حرمین شریفین کے زائرین کو اسلام کے نام پر سیاست میں مداخلت سے روکا جاتا ہے یہاں تک کہ اسرائیل و امریکہ کے خلاف نعرے لگانے سے منع کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو امریکہ و اسرائیل اور دیگر دشمنانِ اسلام کی خواہشات کے مطابق سیاست میں مداخلت سے منع کیا جاتا ہے جبکہ یہ عظیم الشان پیغمبرؐ نیز صدرِ اسلام کے مسلمانوں کی سیرت کے برخلاف

ہے اور جان بوجھ کر جہالت یا غفلت کی وجہ سے اسلامی ممالک میں یہاں تک کہ حرمین شریفین میں کہ جو وحی و ملائکۃ اللہ کے نزول کی جگہ ہے غیروں کے تسلّط کے مقدمات فراہم کئے جارہے ہیں. اگر حکومتِ حجاز اس عبادی سیاسی فریضے سے اسلامی سیاسی فائدہ اُٹھاتی جو ہر سال حرمین شریفین کے مواقفِ کریمہ میں منعقد ہوتا ہے اور جس میں کئی ملین مسلمان جمع ہوتے ہیں تو وہ نہ امریکہ کی محتاج ہوتی اور نہ اُس کے آواکس طیاروں کی اور نہ دیگر بڑی طاقتوں کی۔ اور مسلمانوں کی مشکلات بھی حل ہو جاتیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ امریکہ نے اس لئے سعودی عرب کو طیارے دیئے ہیں تاکہ اپنے اور اسرائیل کے مفاد میں اُن سے فائدہ اُٹھائے۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایران اور دیگر عرب مُسلمان بھائیوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے ان امریکی آواکس طیاروں نے ایران کی طرف سے کویت کے تیل کے مراکز پر حملے کی سراسر جھوٹی رپورٹ دی۔

افسوس یہ ہے کہ یہ کوتاہی عام اسلامی ممالک کی حکومتوں میں شائع ہے، یہاں تک کہ مسلمانوں اور خصوصاً ان کی حکومت کے عہدیداروں کو بڑی طاقتوں کے خیانت کار اور ظالم ہاتھوں نے سیاست میں مداخلت اور مسلمانوں کے امور کو انجام دینے سے منع کر رکھا ہے اور یہاں تک کہ اسلام و مسلمین کے مرکزِ سیاست میں درباری ملاؤں کے حکم کے مطابق سیاست میں مداخلت کرنا جُرم ہے بلکہ قرآنِ کریم و اسلامِ عزیز کے خون خوار دشمنوں کے خلاف نعرے لگانا بھی جُرم سمجھا جاتا ہے اور اس پر قید و بند اور دیگر تعزیریں روا رکھی جاتی ہیں۔

کیا آپ اُن دردناک واقعات سے جو حرمین شریفین، خدائی پناہ گاہ اور قبرِ رسولِ خدا صلوات اللہ علیہ میں ہو رہے ہیں مطلع ہیں؟ یا یہ کہ یہ واقعات غلط طور پر اور توڑ مروڑ کر آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ایرانیوں کے نعروں کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے ہم نے ایران میں قیام کیا ہے تاکہ خداوندِ قادر کی اُمید کے ساتھ دنیا کے مسلمانوں کو توحید کے پرچم اور اسلام کے ترقی یافتہ احکام پر عملدرآمد کے لئے جمع کریں اور اسلامی ممالک سے بڑی طاقتوں کا تسلّط ختم کر دیں۔ صدرِ اسلام کے مسلمانوں کی عظمت لوٹا دیں۔ مسلمین کے علاقوں سے کفار کے ظالمانہ تسلّط کو ختم کر دیں اور آزادی و استقلال مسلمانوں کو لوٹا دیں۔ اُمید یہ ہے کہ اسلامی حکومتیں خصوصاً سعودی عرب کی حکومت جو اسلامی سیاست کے مرکز میں واقع ہے ہمارے ساتھ ہم آواز اور ہم فکر ہو جائے گی۔ تاکہ ہر کوئی اس طرح سے ہر حکومت اپنے اپنے ملک میں اپنی قوم کی بے دریغ حمایت کا لطف اٹھا سکے اور جیسے ایران میں عوام کی حکومت قائم ہوئی ہے اسی طرح ہر ملک اس عظیم الٰہی نعمت

سے فائدہ اٹھا سکے اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق اسلامی قوموں اور حکومتوں کے ساتھ رحمت واخوت اور بین الاقوامی کافرلٹیروں کے ساتھ شدت و قوت کے ساتھ پیش آسکے۔

آخر میں اس نکتے پر تاکید کرتا ہوں کہ آپ کے مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو جھوٹ پر مبنی غلط رپورٹیں پیش کی گئی ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ایرانی حجاج کے نعرے بیت اللہ کے حاجیوں کی ناراضی اور تنفر کا باعث بنے ہیں۔ بہتر یہ تھا کہ آپ امین افراد کو رپورٹ تیار کرنے کے لئے معین کرتے تاکہ پتہ چلے کہ اسرائیل وامریکہ کے خلاف نعرے لگانا حجاج کی ناراضی و تنفر کا باعث نہیں بنا بلکہ حکومت سعودی کے کارندوں کا سلوک اور اسرائیل وامریکہ کے خلاف نعرے لگانے کے جرم میں خداوند متعال کے مہمانوں کو مار پیٹنا اور قید کرنا دنیا کے مسلمانوں اور خصوصاً حجاج بیت اللہ و حرم معظم رسول اللہ کے زائرین کے لئے ناراضی و تنفر کا باعث ہوا ہے۔

خدا سے خواست گار ہوں کہ مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرے اور اسلام کی عظمت میں روز بروز اضافہ فرمائے، مسلمانوں خصوصاً ان کے سربراہوں کو اسلام و مسلمین کی مصلحت کے مطابق کام انجام دینے کی ہدایت فرمائے۔

والسلام علیکم وعلی جمیع المسلمین
روح اللہ الموسوی الخمینی ۲

حکومتِ حجاز کو ایرانی حجاج کو روکنے کا حق نہیں

خلیج کے شیوخ اور اُن لوگوں کو جن کے ہاتھ میں اسلامی ممالک کی حکومتیں ہیں اس بات کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ہم انھیں کئی بار کہہ چکے ہیں اور اب دوبارہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں جس روز یہ لوگ بیدار ہوں گے اس روز وقت گزر چکا ہوگا۔ جس روز حکومتِ حجاز ہوش میں آئے گی تو اُس وقت مسئلہ تمام ہو چکا ہوگا۔ ابھی سے اس کی فکر کریں اور اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی لائیں۔ ایرانی حجاج کو روکنے کا واقعہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جسے حکومتِ حجاز انجام دے سکے۔ حکومتِ حجاز کو حاجیوں کو روکنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن یہ لوگ بہانہ ڈھونڈتے ہیں اور یہ بہانے ایک روز آشکار ہو جائیں گے جب وقت گزر چکا ہوگا اور اُس وقت پھر

یہ لوگ عذر خواہی نہیں کر سکیں گے۔ ابھی سے صحیح طریقے پر توجہ کریں۔ آپ جو کہتے ہیں کہ بیت اللہ کے خدمت گزار ہیں اور آپ جو ایک ایسے ملک میں ہیں کہ جس میں خانۂ خدا ہے یہ خیال نہ کریں کہ خانہ خدا آپ سے تعلق رکھتا ہے آپ خانہ خدا کے کلید بردار ہیں، بلکہ خانہ خدا تمام مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے، حجاز میں امریکی مشیر آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں محروموں کے پیسوں اور تیل سے جتنا بھی وہ چاہتے ہیں اُن کو دے دیتے ہیں لیکن ایرانی حجاج اُن کے لئے مُضر ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ وہ کیوں ان کے لئے مُضر ہیں چونکہ جب ایک حکومت کسی دوسری حکومت کے تابع ہو جائے تو وہ ناچار ہے کہ اس حکومت کے مفادات کی حفاظت کرے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کیوں تابع بن کر رہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی حکومتیں سر اونچا کر کے رہیں اور دنیا میں ان کا بلند مقام ہو جیسا کہ آج ایران کی حکومت کا مقام ہے کیوں آپ اپنے آپ کو ایسے ذلیل و خوار کر رہے ہیں۔ امریکہ کے مقابلے میں کسی کو اتنی جرأت نہ ہو کہ مکہ میں وہ امریکہ یا اسرائیل کے خلاف کوئی لفظ کہہ سکے اور ہم سے کہے کہ ایک لاکھ ایرانی حجاج کو وہاں نہ بھیجیں۔ ایران اپنے تمام حجاج کو بھیجے گا یا بالکل کوئی حاجی نہیں بھیجے گا میں حکومتِ حجاز کو نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرے اور اس طرح سے اسلام کے دشمنوں اور بیت اللہ الحرام کے دشمنوں کے طرف داری نہ کریں۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ دیر ہونے سے پہلے ہوش سنبھالیں۔ وہ موقع نہ آنے دیں کہ جب وقت گزر جائے اور پھر عذر خواہی کریں۔ اب صدام کی طرف دیکھیں صدام اور حکومتِ عراق علاقے کی تمام حکومتوں سے طاقتور تھی اور آج ایسے ذلیل ہو رہی ہے کہ کچھ کرنے سے عاجز ہے اور کاسۂ گدائی لئے اِدھر اُدھر رسوا ہو رہی ہے اور اب اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں خلیج اور علاقے کی حکومتوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ ایران کی مخالفت اور صدام کی حمایت کرنا چھوڑ دیں۔ اس بعث پارٹی کو چھوڑیں تاکہ عراق میں حکومت مسلمانوں کے ہاتھ آجائے اور جیسا کہ ایران میں خود عوام حکومت چلا رہے ہیں عراق بھی ایسے ہی ہو جائے۔ اسلامی حکومت علاقے کے تمام شیوخ کے لئے امریکہ جیسی نام نہاد طاقت سے بہتر ہے۔ اپنی باتوں کا بغور جائزہ لیں۔ اپنے بڑے محلات میں بیٹھ کر یہ خیال نہ کریں کہ ہم محل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ایران کے ساتھ جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ اس سال ایرانی حجاج مکہ نہ جائیں اور خدا نہ کرے کہ اس قسم کے اسباب پیدا ہو جائیں اگر ایسا ہوا تو اسلام و مسلمین کا لاوہ پھٹ جائے گا اور پھر نہ کسی شیخ کا پتہ ہو گا اور نہ امریکہ کے رشتہ داروں کا، ہوش سے کام لیں اور توجہ کریں کہ یہ واقعہ، اسلام کا واقعہ ہے اور یہ قرآن کی صریح مخالفت ہے وہ شخص جو قرآن کی واضح طور

پر مخالفت کرے وہ کیسے اسلامی حکومت کا سربراہ بن سکتا ہے اور مکہ کا کلید بردار ہو؟ لہٰذا میں ان سے تقاضا کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں اور تمام حکومتوں سے نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور کبھی خشونت کے ساتھ پیش نہ آئیں اور میں ان سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ اپنے افکار میں تجدید نظر کریں جس دن آپ پر کچھ بن پڑی تو اس وقت امریکہ آپ کے کام نہیں آئے گا۔ جیسا کہ آج صدام امریکہ کے کام کا نہیں ہے تو امریکہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ ہم غیر جانب دار ہیں ایسے نہیں کہہ سکتا کہ میں بھی مقابلے میں ہوں۔ امریکی چاہتے ہیں کہ ایک گروہ کو دوسرے کے ساتھ لڑائیں اور اس کا فائدہ خود اٹھائیں وہ اس بات پہ آمادہ نہیں ہیں کہ اپنے فوجیوں کو صدام اور دوسروں کی خاطر مرنے کے لئے بھیج دیں۔ علاقے کی دیگر حکومتیں بھی بیدار ہو جائیں اور صدام کی مصیبت ان کے لئے عبرت ہونی چاہئیے اگر وہ لوگ لوٹ آئیں اور اسلامی راستے پر پلٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور ہم خدا کے احکام کے تابع ہیں۔ [۳]

خدا و رسولؐ کے مہمانوں کو آزار نہ پہنچائیں

سعودی عرب کی پولیس، حج و زیارت کے امور کے عہدیدار اور سعودی حکومت کو اس بات کی طرف توجہ کرنی چاہئیے کہ ایرانی حجاج ایک ایسے انقلابی ملک سے بیت اللہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ مسلمین علیہم السلام کے مرقد مطہر کی زیارت کے لئے مشرف ہو رہے ہیں کہ جو مغرب و مشرق کے پنجۂ ظلم میں تھا اور غارت زدہ تھا انھوں نے خداوند تعالےٰ کی تائید سے قیام کیا اور ہمہ گیر تحریک چلائی اور اس طرح سے بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات حاصل کی ہے۔

مرد و زن اور چھوٹے و بڑے کی بلند ہمتی سے یہ استقلال و آزادی نصیب ہوئی۔ امریکی پٹھو ستمگر شاہنشاہی حکومت کی جگہ اسلامی عوامی حکومت قائم کی۔ روس اور امریکی مشیروں اور جاسوسوں کو یا ملک سے باہر نکال دیا یا انھیں قید کر دیا۔ یہ (ایرانی حجاج) خدا و رسولؐ کے مہمان ہیں اور ان کی اہانت اور ان کے خلاف جسارت کرنا ان کے عظیم میزبانوں کے ساتھ اہانت و جسارت ہے۔ خصوصاً یہ مہمان اس لئے آئے ہیں کہ مناسک حج کے ساتھ ساتھ ابراہیم خلیل اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ندا پر لبیک کہیں کیونکہ انھیں کو لبیک کہنا خدا کو لبیک کہنا ہے۔ ان

لوگوں نے جنھوں نے "کل فج عمیق" سے خدا اور اس کے عظیم رسولؐ کی طرف ہجرت کی ہے ان کے ساتھ محبت، وفا، صفا، مہربانی اور اخوتِ اسلامی کا سلوک کریں اور خدا اور رسولؐ کے مہمانوں کو آزار نہ پہنچائیں۔ یہ لوگ مناسکِ حج کی ادائیگی اور مشرکوں اور کافروں سے اظہارِ برائت کرنے کے لئے آئے ہیں وہی کہ جن سے خدا اور اس کے رسولؐ نے برائت کی ہے۔ ان فرض شناس مہمانوں کی عزت کریں اور ایک طاقتور اسلامی حکومت (ایران) سے فائدہ اٹھائیں جس نے اسلام و مسلمین کے غاصب دشمن اسرائیل کو شکست دینے کا تہیّہ کر رکھا ہے اور جو اسرائیل کے سرپرست امریکہ کے ہاتھ کاٹ دینے کے لئے پیش پیش رہے وہی امریکہ کہ جو اسلام اور اسلامی ممالک کے دشمنوں کا سرغنہ ہے۔ مکہ مکرمہ کو پوری دنیا کے حجاج کی ہم آہنگی کے ساتھ ستمگروں کے خلاف ایک مرکز میں تبدیل کر دیں کہ یہ امر اسرارِ حج میں سے ہے وگرنہ خداوند لبیک کی تکرار اور بشر کی عبادتوں سے مستغنی ہے۔

بارالہا! ہمیں شیطان اور نفسِ امارہ کی پیروی کرنے سے محفوظ فرما۔ ہمیں جاہ و مقام اور دنیا نیز حبِ نفس سے بچا۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو مغرب و مشرق کی دو طاقتوں سے نجات دلا اور انھیں اسلامی، انسانی فریضوں سے آشنا فرما۔ اسلامی ممالک کے عوام اور حکومتوں کو وحدت و اخوت کے حصول کے لئے راہنمائی فرما۔ ایرانی حجاج کو جو تیرے عظیم ہدف کے لئے رنج، زحمت، اہانت، قید اور زجر برداشت کر رہے ہیں اپنی رحمت و جلوہ خاص سے بہرہ مند فرما، اسلامی ممالک کو استحصالی طاقتوں کے تسلط سے نجات عطا فرما۔ ہمیں اپنی رضا کے مطابق ہدایت فرما۔ اسلامی افواج کو اپنی سرزمین اور علاقے کے مظلوموں کا دفاع کرنے میں نصرت عنایت فرما۔ غاصب اور جارح اسرائیل نیز ستمگر امریکہ و روس کو ذلیل فرما، اسلام و مسلمین کو طاقت دے اور غیروں کے شر سے محفوظ فرما۔[۴]

سعودی حکمران، خدا کے مہمانوں کی میزبانی کی لیاقت نہیں رکھتے

کعبۂ مظلوم اور حرمِ خون آلودہ سے ہماری جان سے زیادہ عزیز حجاج کی مظلومیت

واستقامت کا پیغام میں نے سُنا۔ میرے اور ایران کی پوری قوم کا خالصانہ سلام اُن تمام عزیزوں تک پہنچا دیں جن پر اپنے گھر اور حرمِ امن خدا میں شیطان اکبر یعنی ظالم امریکہ کے ایجنٹوں نے حملہ کیا ہے اور جسارت کی ہے۔ اس عظیم واقعے نے نہ فقط ایرانی قوم بلکہ یقیناً دنیا کے حریت پسند عوام اور اسلامی قوموں کے بھی احساسات و جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے لیکن ہماری دلاور و عظیم قوم کے لئے یہ واقعہ تعجب آور اور کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ اس نے انقلاب کے دور کا چند سالہ تجربہ کر دیکھا ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس نے شاہ اور صدام جیسے امریکی ایجنٹوں کے چہروں سے پردہ اٹھایا ہے اور اس قوم نے حسینی عزاداروں پر حملے کرنے والوں اور قرآن و مساجد کو آگ لگانے والوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس قوم کے عجیب نہیں ہے کہ آج پھر امریکہ و اسرائیل کا ناپاک ہاتھ سعودیہ کے ریاکار حکمرانوں اور حرمین شریفین کے خائنوں کی آستین سے نکل آئے اور مسلمانوں، عزیزوں اور خدا کے مہمانوں کے بہترین قلب کا نشانہ لے۔ اور حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی کلید برداری کے دعویدار مکّہ کے گلی کوچوں کو مسلمانوں کے خون سے رنگین کر دیں۔

ہم اگرچہ امّت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابراہیمؑ حنیف کے پیروکاروں اور قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کے اس عظیم قتل عام پر نہایت غمگین اور عزادار ہیں۔ پھر بھی خداوند بزرگ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمارے دشمنوں اور ہماری اسلامی سیاست کے مخالفوں کو کم عقلوں میں سے قرار دیا ہے چونکہ اس بات کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اُن کی احمقانہ حرکتیں ہمارے انقلاب کی قوّت اور تبلیغ میں اضافے کا موجب ہوتی ہیں۔ نیز ہماری مظلومیّت کو اُجاگر کرنے کا سبب بنی ہیں اور ہر مرحلے میں ہمارے مکتب و ملک کی ترقی کے اسباب فراہم کئے ہیں اگر ہم سینکڑوں پروپیگنڈہ مشینریوں سے بھی استفادہ کرتے اور ہزاروں مبلغین اور علما کو بھی دنیا کے کونے کونے میں بھیجتے کہ حقیقی اسلامی اور امریکی اسلام کا فرق واضح کریں نیز حکومتِ عدل اور دشمنوں کے ایجنٹ مدعیانِ اسلام کی حکومت کے درمیان فرق کو واضح کریں تو وہ بھی ایسی عمدگی سے یہ کام نہیں کر سکتے تھے اگر ہم امریکی ایجنٹوں کے مکروہ چہروں سے پردہ اُٹھانا چاہتے اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ محمد رضا خان اور امریکی صدام نیز سعودی حکومت کے رجعت پسند حکمرانوں کے درمیان اس امر میں کوئی فرق نہیں ہے کہ اُن میں سے ہر ایک اسلام کو ختم کرنے اور قرآن کی مخالفت کے درپے ہے اور یہ سب امریکی پٹھو ہیں۔ ان سب کا کام مسجد و محراب کو خراب کرنا ہے۔ اگر ہم یہ واضح کرنا چاہتے کہ یہی حکمران قوموں کی حق پرستانہ آواز کو خاموش

کرنے کے ذمہ دار ہیں تو بھی اس عمدگی کے ساتھ ہمارے لئے ممکن نہ تھا۔ اس طرح اگر ہم چاہتے کہ جہانِ اسلام پر یہ ثابت کریں کہ کعبہ کے موجودہ عہدیدار، خدا کے سرباز وں اور مہمانوں کی میزبانی کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے اور امریکہ و اسرائیل کے مفادات کو پورا کرنے نیز اپنے ملک کے مفادات ان کی خدمت میں پیش کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کر سکتے تو اس خوبی کے ساتھ ہم بیان نہیں کر سکتے تھے اور اگر ہم چاہتے کہ دنیا پر ثابت کریں کہ آلِ سعود کی حکومت اور خدا سے بے خبر پست وہابی ایک خنجر کی مانند ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کی پشت میں گھونپا جاتا رہا ہے تو بھی اس قدر کامیاب نہیں ہو سکتے اور ثابت نہ کر سکتے تھے کہ ناتجربہ دبے ارادہ سعودی حکمرانوں نے اس قساوت و بے رحمی کے ساتھ عمل کیا ہے۔ حقیقت میں ان ابوسفیان وابولہب کے وارثوں اور یزیدی راہ اپنانے والوں نے ان کا اور اپنے اسلاف کا نام روشن کیا ہے۔ ۵

واقعہ مکہ سے رسولؐ اللہ کا دل ٹوٹ گیا ہے

الحمدللہ اسلامی جمہوریہ ایران نے خانہ خدا کے حجاج میں چاہے وہ جس قومیت، نژاد اور ملک سے تعلق رکھتے ہوں یہاں تک کہ خود سعودیہ میں سے بھی بہت سے سچے اور وفادار طرف دار دوست پیدا کئے ہیں تاکہ ہماری حقانیت کی گواہی اور خادم الحرمین کے ہاتھوں مسلمانوں کے افسوسناک قتلِ عام کو پہچنوانے اور اس تلخ واقعے کے حقائق دنیا کے لوگوں تک پہنچانے میں ہماری مدد کریں۔ جب ہمارے عزیزوں کے لاشے زمین پر گرے پڑے تھے اور صدام، اردن کے شاہ حسین اور مراکش کے شاہ حسن نے فوراً آلِ سعود کے مظالم کی حمایت کا اعلان کیا تو گویا سعودی عرب نے بہت بڑا مورچہ فتح کر لیا ہو اور سینکڑوں نہتے مسلمانوں کے قتل کرنے، ان پر خود کار اسلحہ چلانے کے الزام اور ان کے مطہر لاشوں کو پامال کرنے سے اس نے گویا ایک بڑی فوجی کامیابی حاصل کرلی ہو کہ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کر رہے ہیں حالانکہ پوری دنیا اس کا سوگ منا رہی ہے اور اس واقعے سے پیغمبر خاتمؐ کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ کون ہے جو نہ جانتا ہو کہ خانۂ خدا کے حجاج کے خلاف قوت کا استعمال اور اس مقصد کے لئے اتنے مقدمات فراہم کرنا نیز بے ہودہ بہانوں سے عورتوں، مردوں، جانبازوں اور شہداء کی ماؤں اور

بیویوں کے خلاف اقدام کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ۔ امریکہ اس (برائت) سے غضبناک تھا اور اُسے ایجنٹوں کے لئے یہ عجز و نا اُمیدی کا باعث تھی۔ یقیناً امریکہ اور سعودیہ نے حرمِ خدا میں مسلمانوں کے نہتے ہونے سے فائدہ اُٹھایا ہے اور احکامِ قرآن کے مطابق احترامِ مومنین کا خیال اور خانۂ خدا کے قریب جدال سے پرہیز کے حکم سے سوءِ استفادہ کیا ہے اور پہلے سے فراہم شدہ وسائل اور تیار شدہ گہری سازشں کے مطابق مکاری کے ساتھ ہمارے شیر مردوں اور عورتوں پر حملہ کیا اور بے خبری کے عالم میں ان پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ سعودی حکومت مطمئن رہے کہ امریکہ نے اس کے دامن پر ننگ کا ایک ایسا دھبہ لگا دیا ہے کہ جو قیام قیامت تک بھی آبِ زمزم اور آبِ کوثر تک سے بھی پاک نہیں ہوگا۔ وہ خون جو ہماری عظیم قوم کے سمندر کے سے دل سے سرزمین حجاز پر بہا ہے حقیقی اسلام کی سیاست کے تشنہ لوگوں کے لئے زم زمِ ہدایت ہوگا تاکہ آئندہ نسلیں اس سے سیراب ہو سکیں اور ستمگر اس میں غرق ہو جائیں۔ ہم سب اس واقعے کا ذمّہ دار امریکہ کو ٹھہراتے ہیں اور خدا کی مدد سے مناسب موقع پر اس سے بدلہ لیں گے۔ ابراہیمؑ کے فرزندوں کا انتقام نمرودوں، شیطانوں اور قارونوں سے لیں گے۔ میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ ہم یہ اپنے شعار لاشرقیہ ولاغربیہ استقلال و آزادی اور حاکیت اسلام سے محبّت کی گراں قیمت ادا کر رہے ہیں۔

اب موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"أجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله لا يستوون عند الله والله لا يهدي القوم الظالمين"

ایسا لگتا ہے کہ جیسے آیتِ کریمہ ہمارے زمانے میں نازل ہوئی ہو۔ گویا آلِ سعود اور تاریخ میں جیسوں کے لئے بھی ہو اور ایران کی عظیم مجاہد قوم نیز عصرِ حاضر کے حجاج بیت اللہ اور ان کے مانند ہر عصر کے حاجیوں کے لئے بھی ہو۔ اس میں خدا فرماتا ہے۔

کیا آپ حاجیوں کو پانی فراہم کرنے والے اور مسجد الحرام کی تعمیر کرنے والے اندھے دل لوگوں کو ان کے برابر قرار دیتے ہو جو خدا و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ ہرگز یہ لوگ آپ کے برابر نہیں ہیں۔ خدا ستمگروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ کیا سعودیوں اور گزشتہ دور میں انہی جیسوں نے مواقفِ حج میں پانی پلا کر اور مسجد الحرام کی چکا چوند تعمیر کرکے اپنے آپ

کو ان مسلمانوں پر قیاس نہیں کیا جو خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اپنا خون نثار کرتے ہیں اور یہ مجاہد جوان راہِ خدا میں حریم اسلام اور حرم خدا تعالےٰ کے دشمنوں کو نابود کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ عصرِ حاضر کے سعودیوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور انھیں مسلمانوں پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ یہ لوگ مجاہدین راہ خدا کے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہیں کرتے کہ جن سے ظالم امریکہ اور ان کے ارباب کا نام روشن ہوا ہو۔

وہ بات جو غور طلب ہے یہ ہے کہ خدا نے اس آیت میں خدا اور قیامت پر ایمان رکھنے کا ذکر کیا ہے اور تمام اسلامی۔ انسانی ترجیحات میں سے خدا و انسانیت کے دشمنوں کے خلاف راہِ خدا میں جہاد کو انتخاب کیا ہے اور اس طرح سے تمام مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ جہاد کی اہمیت سب سے بالاتر ہے۔

کیا "واللہ لایھدی القوم الظالمین" کہہ کر خدا یہ نہیں فرمانا چاہتا کہ وہ عصر حاضر کے اور تاریخ کے ہر دور کے سعودیوں کو ستمگر جانتا ہے جو ہدایت کے قابل نہیں ہیں اور خدا انھیں ہدایت نہیں کرتا۔ کیا خدا، خلقِ خدا، رسولِ خدا اور اس کی عظیم اُمت سے ظلم کے ساتھ پیش آنے کا تصور اس سے بالا بھی کیا جا سکتا ہے کہ جو آلِ سعود نے کعبہ، حرم امنِ الٰہی اور اس کے مجاہد حجاج کے ساتھ کیا ہے۔ وہ حجاج جو اپنی ہر چیز اور اپنا سب کچھ خدا اور اسلام کے اہداف کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کیا ان مجاہدوں کا جُرم جنھوں نے خداوند کے فرمان کے مطابق مشرکین سے برائت کی آواز بلند کی ہے۔ آلِ سعود، عصرِ حاضر کے سعودیوں، شاہ حسین، شاہ حسن، مبارک نامبارک اور عفلقی صدام کے خداؤں سے برائت کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ کیا ان مظالم پر خاموشی کہ جن کی پوری تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی کو اس جرم پر راضی ہونے اور ستمگروں کے اس ستم میں شریک کے علاوہ کچھ اور قرار دیا جا سکتا ہے؟

بہر صورت آلِ سعود امورِ حج و کعبہ کو سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ علما، مسلمانوں اور روشن خیال افراد کو اس کا کوئی حل سوچنا چاہیئے۔ ایرانی حجاج کرام نے اس سال بھی اپنی برائت و انقلاب کا پیغام اپنے خون سے دنیا اور اُمتِ اسلام تک پہنچایا ہے۔ اور خدا کی بارگاہ مقدس میں عظیم شہداء پیش کر کے لاشرقیہ ولاغربیہ کی سیاست کے بانیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایران کی عظیم قوم نے شہداء کی وسیع پیمانے پر تعظیم کر کے مظاہر میں بھرپور شرکت کر کے اور کفر خصوصاً آلِ سعود سے برائت کا اعلان کر کے اپنے انقلابی الٰہی فریضے پر عمل کیا ہے۔ میں یہاں

یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام طبقات اور بہن بھائیوں سے مظاہروں میں ان کی وسیع پیمانے پر شرکت کا شکریہ ادا کروں، اب دوسرے ملکوں کے حجاج خاص طور پر علما، روشن خیالوں اور مقررین کی باری ہے کہ ہماری مظلومیّت کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔ محترم ایرانی حجاج اپنے باقی اعمال کی صبر و استقامت کے ساتھ تکمیل کریں اور ثابت قدمی و آرام دل کے ساتھ اور اطمینان سے سرشار دل لے کر اور خندہ لب ہو کر خنوں کی تلوار پر کامیابی اور خانۂ خدا کے جوار میں شہادت کی خوشی منائیں۔ وہ لوگ جو مدینہ منوّرہ تشریف لے جائیں گے، کعبہ کے خون سے آلودہ شہیدوں اور خانۂ امن کے زخمیوں کا سلام رسولِ خدا اور ائمہ ھدیٰ علیہم السلام کی خدمت میں پہنچائیں۔ اس عظیم کامیابی (شہادت) پر مبارک باد کہیں۔ اپنے کام کو اطمینان و پختگی کے ساتھ جاری رکھیں۔ امریکہ اور سعودیہ کی طرف سے اپنے آپ پر مسلّط شدہ مشکلات کو خدا و پیغمبرؐ کے دفاع کے کھاتے میں ڈال دیں اور اس لحاظ سے کہ خدا نے ہاجرہ و اسماعیلؑ کے مانند اس عظیم ملّت سے بھی اپنے گھر میں ہدیے اور قربانیاں کرلی ہیں سپاس و شکریہ ادا کریں۔ انشاء اللہ خدا ہمارے عظیم شہداء کو صدر اسلام کے شہدا میں محشور فرمائے۔ اور اُن کے لواحقین کو صبر و اَجر اور زخمیوں کو شفا عنایت فرمائے۔ ظالم کا شر انھیں کی طرف لوٹائے اور انھیں اپنے عذاب میں مبتلا فرمائے۔[۶]

حجاز میں بہنے والے خون کو فراموش نہیں کر سکتے

آج مجھے آپ سے جو بات عرض کرنا ہے وہ ایسا افسوسناک واقعہ ہے۔ جو مکہ میں پیش آیا ہے۔ ہم نے اوّل قیام سے لے کر اب تک خدا کے لئے اور قوم کی نجات کی خاطر بہت سے شہداء کئے ہیں۔ انقلاب سے قبل بھی ہم نے شاہی ظلم کے زمانے میں عظیم شہدا پیش کئے ہیں اور انقلاب کے بعد بھی بہت گرانقدر شہدا تقدیم کئے ہیں۔ لیکن حجاز کا مسئلہ ایک جُدا مسئلہ ہے یہ باقی مسائل سے جُدا ہے۔ اس زمانے میں جیسے بھی تھا کہ کبھی ہم مار کھاتے تھے اور کبھی مارتے تھے۔ بعد میں بھی اسی طرح ہم نے بہت سے شہداء پیش کئے ہیں اور ہر مقام پر قربانیاں دی ہیں۔ رضاشاہ کے زمانے میں ہر کسی کو یاد ہے کہ کتنے ظلم سہے ہیں۔ محمد رضا کے زمانے میں بھی آپ سب کو یاد ہے کہ کیسے حالات تھے۔ اُس وقت ہم نے کتنے شہداء پیش اور اس عرصے کے دوران میں کتنے شہداء پیش کئے ہیں۔ شہادتوں کا یہ عظیم سلسلہ تھا لیکن یہ سب کچھ مسئلہ حجاز کے مانند نہ تھا۔ قدس کا مسئلہ بھی بڑا مسئلہ

ہے لیکن یوم القدس کا مسئلہ مکہ میں خونیں جمعہ کے مسئلے سے جدا ہے۔ یوم القدس اس لئے ہے کہ قدس کو غاصب ہاتھوں سے نجات دلائیں۔ لیکن وہ ایسے نہیں ہیں کہ قدس کی توہین کریں۔ اُسے ختم کردیں۔ وہ بھی اس بات کے مدعی ہیں۔ قدس ہمارا ہے اور وہ اسی طرح کی دیگر باتیں کرتے ہیں۔ البتہ قدس اُن کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیئے۔

یوم القدس ہم اس لئے برپا کرتے ہیں چونکہ اسلام کو نقصان پہنچا تھا۔ ہم قدس کو اس کے صحیح وارثوں تک پہنچانے کی خاطر آواز اُٹھاتے ہیں۔ اس وقت غاصبوں کے قبضے میں ہے وہاں جو کچھ ظلم ہوتا ہے اور جو بربریت روا رکھی جاتی ہے اس میں ہمارے بہت سے عزیز اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں کہ جن کے پاؤں کی مٹی بھی ان محلات میں رہنے والوں کی نسبت زیادہ اہم تھی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ان کی کوئی اہمیت بھی ہے اگرچہ ان کاخ نشینوں کی کوئی اہمیت نہیں۔

لیکن بات یہ ہے کہ وہاں ہم مار کھا بھی رہے ہیں اور مار بھی رہے ہیں، صدام کے ساتھ اس جنگ میں بھی جو ہم پر مُسلّط کی گئی ہے ہم نے بہت سے شہداء پیش کئے ہیں۔ ہمیں اس سے بہت نقصان پہنچا ہے لیکن یہ مسئلہ، حجاز میں پیش آنے والے مسئلے جیسا نہیں، حجاز کا اتنا بڑا واقعہ گزر گیا۔ لیکن پھر بھی ہم سوئے ہوئے ہیں۔ دُنیا بھی اب تک سوئی ہوئی ہے اور اسے نہیں معلوم کہ کیا بیت گیا ہے۔ حجاز کے مسئلہ میں دنیا اور اسلام کے عظیم مقامات کا احترام خاک میں ملایا گیا ہے۔ کعبہ کا احترام فقط ہم لوگ نہیں کرتے۔ فقط مسلمان ہی نہیں کرتے بلکہ کعبہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے قابلِ احترام ہے ان سب قوموں کے لئے قابلِ احترام ہے جو دین سے وابستہ ہیں۔ کعبہ ایسا کعبہ ہے کہ جو اوّل زمانِ خلقت سے اب تک ہے اور تمام انبیاء نے اس کی خدمت کی ہے۔ کعبہ کو پامال کرنا کوئی ایسا آسان مسئلہ نہیں ہے۔ جس سے آسانی سے گزرا جاسکے اگر ہم قدس کے مسئلے کو چھوڑ بھی دیں۔ اگر ہم صدام کو معاف کر بھی دیں اور اگر ہم اُن سب کو جنھوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے معاف کردیں۔ تب بھی حجاز کے مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مسئلہ حجاز دوسری چیزوں سے جُدا ہے اور ایک الگ باب ہے۔

ضروری ہے کہ اس دن کی یاد زندہ رکھی جائے۔ جس دن اسلام کے ساتھ خیانت ہوئی۔ اب ماہ محرم نزدیک آرہا ہے۔ محرم کا مہینہ ہمارے لئے عزاداری کا مہینہ ہے۔ لیکن سید الشہداء سلام اللہ علیہ نے بھی قربانی دی تاکہ مکہ میں نہ رہیں کہ خدا نا خواستہ مکہ کا احترام پامال

نہ ہو۔ ہم مکہ کے لئے فدا ہوتے ہیں۔ مکہ وہ مقام ہے جس کے تمام انبیا خدمت گزار تھے لیکن اب مکہ ملحد اشخاص کے ایک ٹولہ کے ہاتھ میں گرفتار ہے ان لوگوں کو بالکل کسی بات کی سمجھ نہیں آتی کہ کیا کریں۔ انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کے سروں پہ کیا مسلّط کیا گیا ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ننگ کی بات ہے کہ خانۂ کعبہ اور مقدس ترین الٰہی مقامات کی اس طریقے سے بے حرمتی کی جائے اور مسلمان بیٹھے تماشائی بنے رہیں۔ مسلمان اپنے فرائض کو خود بہتر سمجھتے ہیں۔ اس مسئلے کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ ماہِ محرم میں سب وہ حضرات جو تقریریں کریں گے یا نوحہ خوان ہیں انھیں بھی چاہیئے تمام ماتمی دستوں کو چاہیئے کہ اس مسئلے کو سب سے زیادہ اہمیّت دیں۔ سیّدالشہداء کی شہادت کا مقصد یہ تھا کہ عدلِ الٰہی قائم ہو، خانہ خدا کی اہمیّت قائم ہو۔ خانہ خدا محفوظ رہے، اس زمانے میں جب کہ ہم بیٹھے ہیں اور تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ ہم کس چیز کے تماشائی ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

البتہ میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتا چلوں کہ اس مسئلہ کے ساتھ ہمارے پیش آنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں پر موجود سعودیوں یا کویت یا دوسرے مقامات کے افراد کے ساتھ ہمیں کچھ کرنا ہے۔ یہ لوگ ہماری پناہ میں ہیں۔ انھیں محفوظ رہنا چاہیئے۔ البتّہ یہ ہمارے جوان بھی حُسنِ نیّت رکھتے ہیں۔ لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ممکن ہے کہ آپ کے درمیان ایسے افراد بھی ہوں جو حُسنِ نیّت نہ رکھتے ہوں اور وہ چاہتے ہوں کہ ایران کو اور ایران کی حکومت کو بدنام کریں۔ آپ آگاہ رہیں کہ یہ کچھ بھی نہیں ہیں کہ ہم ان سے کوئی سروکار رکھیں۔ چونکہ یہ واقعہ ان مسائل سے بالاتر ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری قوّت کے ساتھ، مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی پوری توانائی کے ساتھ اور دنیا کے وہ لوگ جو خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس صورت حال کے خلاف اپنی حالات کے مطابق جنگ کریں۔ اس ننگ کو ہمیں قبر میں نہیں لے جانا۔ چونکہ ہم موجود تھے اور ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے سامنے عظیم ترین ظلم واقع ہوا ہے اور اُلٹا وہ ہمیں شاکی قرار دیتے ہیں۔

سانحہ حجاز سے مقدس مقام کا احترام پامال ہوا

یہ سازش بلاشک ایک پرانی سازش ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ سازش بہت پرانی ہے اُن کا مقصد یہ تھا کہ یہ واقعہ رونما ہو۔ احمق آلِ سعود کی ذمّہ داری لگائی گئی کہ وہ ایسا

احمقانہ کام انجام دیں اور پوری دنیا میں اپنے آپ کو ذلیل کریں حالانکہ وہ پہلے بھی ذلیل تھے اور ذلیل ہوں گے۔ ہم واقعاً حیرت میں ہیں کہ کیا کریں؟ خدا تبارک وتعالیٰ اپنے گھر کی خود حفاظت کرے گا۔ "انّ للہ بیتاً یحمیہ" آلِ سعود مسلمین، مومنین اور خود اہلِ حجاز سے مار کھائیں گے، خود حجازی اس میں شریکِ کار نہ تھے صرف باطل حزب اور باطل حکومت سے مربوط افراد اس میں شریک ہیں۔ یہ سازش پہلے سے تھی۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ گزشتہ سالوں میں حاجیوں کے جانے سے قبل سعودی بادشاہ میرے طرف پیغام بھیجے اور میرا شکریہ ادا کرے کہ آپ نے کہا ہے کہ یہاں امن ہونا چاہیئے اور ہمارے ساتھ ایسا کریں ویسا کریں۔ لہذا یہ واقعہ یونہی پیش نہیں آیا۔ کس لئے میرے نام پیغام بھیجا گیا؟ اس لئے تاکہ بعد میں یہ کہہ سکے کہ میں حسنِ نیّت رکھتا ہوں اور میں ایسا ہوں اور ویسا ہوں۔ یا یہ ایک نمائش تھی، بہترین دلیل اس بات پر کہ یہ سانحہ ایک سازش کا نتیجہ ہے ان کے عمل کی کیفیت ہے۔ اس بات کا خود انھوں نے اقرار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایرانی کعبہ میں آکر اسے جلانا چاہتے تھے اور قم کو کعبہ بنانا چاہتے تھے۔ اس قسم کی احمقانہ باتیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے ان کا ایسا پروگرام تھا۔ اس بہانے سے کہ ایرانی کعبہ کو خراب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم بھی ان سے بدلہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ قتل ہونے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بے حرمتی کا مسئلہ ہے۔ سانحہ حجاز کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ اس مقدس مقام کا احترام پامال کیا گیا ہے۔ مسلمان خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ فہد اور اُن جیسوں کو بعد میں سمجھ آئے گی کہ اُن پر کیا مُسلّط کیا گیا ہے اور کون سا واقعہ پیش آیا ہے۔ مسلمان اپنی ذمّہ داری خود بہتر سمجھتے ہیں۔ اہلِ حجاز کو بھی اس بات کا پتہ ہے۔ یہ قتلِ عام جو حرم میں ہوا ہے اگر طائف میں ہوتا تو پھر بھی قابلِ تحمل تھا چونکہ اگر طائف ہوتا تو پھر فقط قتل ہوتا۔ ہمارے بہت سے لوگ قتل ہوئے ہیں۔ ہمارے لوگ جنگوں میں قتل ہوئے ہیں۔ پہلے بھی ہوئے ہیں اور بعد میں بھی ہوں گے اگر یہ واقعہ طائف میں ہوتا تو یہ عام مسئلہ ہوتا۔ ہم کہہ دیتے کہ چند آدمیوں کو قتل کر ڈالا ہے۔ لیکن یہ واقعہ حرم میں پیش آیا ہے۔ ایسا حرم جسے خدا نے اوّل سے جائے امن قرار دیا ہے۔ اب ان لوگوں کے ہاتھوں حرم غصب ہو چکا ہے۔ پہلے سے بھی ایسے تھا۔ یہ لوگ کون ہوتے ہیں کہ جو خادم الحرمین بن بیٹھے ہیں؟ یہ تو دراصل خائن الحرمین ہیں۔ ان کو کس نے خادم الحرمین بنایا ہے؟ کس سبب سے انھوں نے اسلامی ملک کا نام بدل دیا ہے اور حجاز کو سعودی عرب قرار دیا ہے۔ "سعودی" کس مناسبت سے؟ یہ سب مسائل رنج آور ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم اس عار سے کس طریقے سے نجات حاصل کریں۔ میں واقعاً مسائل میں حوصلہ رکھتا

تھا۔ جنگ کے مسائل اور دیگر سب مسائل میں حوصلہ رکھتا تھا لیکن اس واقعے نے مجھے بے حوصلہ کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ باقی مسائل سے جدا ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ خدا تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت سے مسائل کو حل کرے گا اور اُمید ہے کہ خدا ہم سب کو توفیق دے گا کہ ہم اس بارے میں بے تفاوت نہ رہیں۔ اس ماہِ محرم میں بے تفاوت نہ رہیں۔ مسلمان دنیا میں بے تفاوت نہ رہیں۔ [۸]

حرم امن الٰہی کی تاریخی بے احترامی

جناب حجت الاسلام آقای حاج شیخ مہدی کروبی دامت افاضاتہ

مظلوم و محترم حجاج بیت اللہ الحرام کی آلِ سعود کے حملے کے مقابل قابلِ داد اسلامی استقامت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ آلِ سعود تاریخ کے روسیاہ چہرے اور لٹیرے امریکہ کے چشم و گوش بستہ ایجنٹ ہیں۔ نیز جنابِ عالی کی ذمّہ دارانہ اور شجاعانہ استقامت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ آپ آلِ سعود کے خون آشام چنگل میں پھنسے ہوئے تھے آپ نے اپنے پیغاموں اور آتشیں انٹرویوز کے ذریعے تاریخ کے ان مکروہ چہروں سے پردہ اُٹھایا ہے اور پوری دنیا میں ظالم امریکہ اور اس کے خبیث ایجنٹوں کی ناقابلِ فراموش رسوائی کا سامان کیا ہے۔ جنابِ عالی کو جو بحمداللہ مجاہدین اسلام کے صفِ اوّل میں سے تھے اور ہمیں گزشتہ سال کی طرح اپنی طرف سے بیت اللہ الحرام کے حجاج کی سرپرستی کے لئے منصوب کرتا ہوں۔

حرم امن الٰہی کی بے حرمتی کا تاریخی ظلم کہ جس نے دنیا کے فرض شناس مسلمانوں کے دلوں کو آگ لگا دی ہے ایسا واقعہ نہیں ہے کہ جسے ابد تک فراموش کیا جائے یا اس پر ساکت رہا جائے۔ یہاں پر ضروری سمجھتا ہوں کہ حج کے امور کے تمام عہدیداروں، مسئولین اور جناب حجت الاسلام آقای امام جمارانی دامت افاضاتہ کہ جن کی فرض شناسی اور استقامت، اسلامی جمہوریہ ایران کے سرافرازی اور شہداء کے روح کی خوشی کا موجب بنی ہے کی زحمات کا شکریہ ادا کروں۔ خدا سے اسلام اور اس کے نورانی احکام کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق کا طلب گار ہوں۔ خونین مکہ کے گرانقدر شہدا جنھوں نے اپنے خون کا ہدیہ پیش کر کے توحید، رسالت اور امامت کے سُرخ پرچم کو آسمان و زمین میں لہرایا ہے کے لئے رحمت و مغفرت کا طلب گار ہوں اور اُن کے بازماندگان کے لئے جنھیں

یہ عظیم افتخار نصیب ہوا ہے۔ صبر و اجر کی دُعا کرتا ہوں۔ [9]

آلِ سعود نے جہاں اسلام کو خون میں لت پت کیا

"لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین۔"

نہتے حجاج اور مومن و موحد زائرین کے امریکی ایجنٹوں اور آلِ سعود کے سفاکوں کے ہاتھوں غمناک و بے رحمانہ قتلِ عام کو ایک سال گزر گیا ہے اس کے باوجود اب بھی شہرِ خدا اور خلق خدا پریشان اور حیرت زدہ ہے۔ آلِ سعود نے خدا کے مہمانوں کا قتلِ عام کیا اور بہترین بندگانِ حق کو خاک و خون میں غلطاں کیا۔ انھوں نے نہ تنہا حرم کو بلکہ پورے عالمِ اسلام کو شہداء کے خون میں لت پت کردیا ہے۔ مسلمانوں اور حریت پسند لوگوں کو غمزدہ کردیا ہے۔

گزشتہ سال پہلی بار دُنیا کے مسلمانوں نے عیدِ قرباں پر اس عالم میں جشن منایا کہ فرزندانِ ابراہیمؑ قربان گاہ عشق اور مقامِ رضائے حق میں شہادتیں پیش کرچکے تھے یہ وہی فرزندانِ ابراہیمؑ ہیں کہ جو دسیوں بار عالمی لٹیروں اور ان کے ایجنٹوں سے ٹکرا چکے تھے۔ بارِ دیگر امریکہ و آلِ سعود نے جوانمردی کے تقاضوں کے خلاف عورتوں، مردوں، شہداء کے والدین اور ہمارے نہتے جانبازوں کو قتل کیا۔ یہاں تک کہ قساوت و بے غیرتی کے ساتھ نیم جان بوڑھوں پر اور مظلوموں کے تشنہ دھنوں پر تازیانے برسائے اور اُن سے انتقام لیا۔ کس گناہ پر اور کن لوگوں سے انتقام؟ ان لوگوں سے انتقام جنھوں نے اپنے گھر سے خانۂ خدا اور خانۂ عوام کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان لوگوں سے انتقام جنھوں نے کئی سالوں سے جہاد کی امانت کو اپنے دوش پر اُٹھا رکھا تھا، ان لوگوں سے انتقام جو ابراہیم علیہ السلام کی مانند بت شکنی کرکے لوٹ رہے تھے، جنھوں نے شاہ کو توڑا تھا، روس و امریکہ کو توڑا تھا۔ کفر و نفاق کو توڑا تھا۔ وہی لوگ جو اتنے طویل راستوں کو طے کرکے "واذن فی الناس بالحج یأتوک رجالا" کی ندا پر پابرہنہ و سربرہنہ ہو کر آئے تھے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوش کریں۔ یہ لوگ خدا کی مہمانی پر آئے ہوئے تھے تاکہ آبِ زم زم سے سفر کے گرد و غبار کو چہرے سے صاف کریں اور حج کے پاک مناسک کے ساتھ اپنی پیاس بجھائیں تاکہ اور توانائی حاصل کرکے بارِ ذمّہ داری اُٹھا سکیں۔ اپنی ابدی سیر و سفر میں نہ فقط میقاتِ حج میں بلکہ میقاتِ عمل میں بھی دنیا سے پیوستگی و دل بستگی کا لباس اپنے

تن سے اتار دیں۔ وہی لوگ جنھوں نے محروموں اور بندگانِ خدا کی نجات کے لئے راحت طلب لوگوں کے جیسے آرام کو اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے اور جوا حرامِ شہادت کے ساتھ محرم ہوئے ہیں اور جنھوں نے اپنے عزم کو جزم میں بدلا ہے تاکہ نہ فقط امریکہ و روس کے زر خرید غلام نہ بنیں بلکہ خدا کے سوا کسی کے زیرِ اثر نہ آئیں۔

وہ لوگ اس لئے آئے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوبارہ کہیں کہ ہم جہاد سے تھکے نہیں ہیں۔ انھیں بخوبی پتہ تھا کہ ابوسفیان، ابولہب اور ابوجہل انتقام کی خاطر کمین میں بیٹھے ہیں یہ اپنے آپ سے کہتے ہیں کہ کیا "لات وھبل" اب بھی کعبہ میں ہیں؟ ہاں یہ موجودہ بت اُن بتوں سے خطرناک تر ہیں۔ لیکن ایک نئے چہرے اور فریب کے ساتھ۔

انھیں معلوم ہے کہ آج بھی حرم، حرم ہے۔ لیکن لوگوں کے لئے نہیں۔ بلکہ امریکہ کے لئے وہ شخص جو امریکہ کو لبیک نہ کہے اور خدائے کعبہ کی طرف آئے تو وہ انتقام کا سزاوار ہوگا۔ اُن زائرین سے انتقام جنھوں نے اپنے وجود کے تمام ذرات اور اپنے انقلاب کی تمام حرکات و سکنات سے مناسکِ ابراہیم علیہ السّلام کو زندہ کر دیا ہے اور وہاں پر جا کر حقیقتاً اپنے ملک و زندگی کی فضا کو "لبیک اللھم لبیک" سے معطر کریں۔

ہاں عالمی سامراج کی منطق کے مطابق جو بھی کفر و شرک سے برائت کرے اس پر شرک کا الزام لگایا جائے گا۔ یہ مفتی کہ جو "بلعم باعور" کی اولاد ہیں۔ اُن کے قتل و کفر کا حکم لگائیں گے۔ بالآخر تاریخ اسلام میں کفر و نفاق کی شمشیر جو یزیدیوں علیھم لعنۃ اللہ اور بنی اُمیّہ کے جیرہ خواروں کے جھوٹے احرام احرام میں چھپی ہوئی تھی۔ اسے پیغمبرِ اسلام کے بہترین اور سچے فرزند یعنی حضرت اباعبد اللہ الحسین علیہ السّلام اور اُن کے وفادار ساتھیوں کے قتل کے لئے نیام سے نکلنا تھا۔

انہی ابوسفیان کے وارثوں کی آستین سے اُسے دوبارہ نکلنا تھا اور اُسے اس کربلائے حجاز اور مقتل گاہ حرم کی اُس گرم ہوا میں امام حسین علیہ السّلام کے پاک و مطہر دوستوں کے گلے پر چلنا تھا۔ یزیدیوں نے اسلام کے سچے فرزندوں پر بڑی تہمتیں لگائی تھیں۔ انھیں خارجی، ملحد، مشرک اور "مہدور الدم" گردانا تھا۔

آج بالکل وہی تہمتیں اُن کے پیرو کاروں پر لگائی جا رہی ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے دل کا غم امریکہ و آلِ سعود سے مناسب وقت پر انتقام لے کر نکالیں گے۔ اور اس عظیم ظلم

کی شمشیریں حسرت کا داغ اُن کے دل پر لگائیں گے۔ نیز کفر و نفاق کے جنود پر حق کی کامیابی کا جشن اور مسجد الحرام نامحرموں اور اس پر قابض نااہلوں سے کعبہ اللہ کی آزادی کا جشن مناکر ان کے دل پر داغ لگائیں گے۔

لیکن باقی ممالک کے زائرین جنھوں نے یقیناً اپنی حکومتوں اور ملکوں کے تسلط اور خوف کے تحت مکہ کا سفر کیا ہے وہ اس مرتبہ اپنے دوستوں، بھائیوں، حامیوں اور حقیقی ہمراہیوں کی جگہ پائیں گے۔ آلِ سعود اپنے گزشتہ سال کے ہولناک مظالم پر پردہ ڈالنے نیز "وصدوا عن سبیل اللہ" کی توجیہ کرنے اور ایرانی حجاج کو حج پر جانے سے منع کرنے پر زائرین کے لئے وسیع سطح پر پروپیگنڈہ کریں گے۔

درباری مُلاؤں اور خود فروش مفتیوں کہ جن پر خدا کی لعنت ہو، نے اسلامی ممالک خصوصاً حجاز میں نشر و اشاعت اور لٹریچر اور تقریروں کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور زائرین پر حج کا حقیقی فلسفہ آشکار نہیں ہونے دیں گے۔ نیز شیطانِ بزرگ (امریکہ) کی سازشں کے مطابق خدا کے مہمانوں کو قتل کرنے کے بارے میں توجیہات کریں گے۔ یقینی بات ہے کہ ان حالات میں زائرین کی ذمہ داری بڑی سنگین ہے۔ [10]

اسلامی ممالک کی افواج حج سے لاتعلق رہیں؟

زائرین عزیز کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امریکہ و آلِ سعود نے واقعہ مکہ کو ایک فرقہ وارانہ جنگ اور شیعہ و سنی کے درمیان نزاع کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ ایرانی راہنماؤں کو عظیم سلطنت کی ہوس رکھنے والے قرار دیا ہے تاکہ بہت سے وہ لوگ جو جہانِ اسلام کے سیاسی واقعات اور لٹیروں کی منحوس سازشوں سے بے خبر ہیں۔

یہ تصوّر کریں کہ مشرکین سے ہمارا اظہارِ برائت اور قوموں کی آزادی کے لئے ہماری جد و جہد، سیاسی طاقت کے حصول اور حکومتِ اسلامی کی حدود کو بڑھانے کے لئے ہے۔ البتہ ہمارے لئے ان تمام مفکرین و محققین کے لئے جو آلِ سعود کی چالوں کی ناپاک نیتوں سے باخبر ہیں کے لئے باعثِ تعجب نہیں ہے یہ لوگ ایران پر مسلمانوں کے مابین تفرقہ و اختلاف

کی تہمت لگائیں جبکہ ایرانی حکومت نے کامیابی سے لے کر اب تک مسلمانوں کے اتحاد کی آواز بلند کی ہے اور جہان اسلام کے تمام واقعات میں اپنے کو مسلمانوں کے دُکھ سُکھ میں شریک سمجھتی ہے۔ یا اس سے بڑھ کر یہ کہ حرم امن الٰہی اور مَرقد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا عشق رکھنے والے زائرین جو حجاز گئے ہوئے ہیں۔ ان پر لشکر کشی، کعبہ پر تصرف، حرمِ خدا کو آگ لگانے اور مدینہ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تخریب کاری کا الزام لگایا جاسکے۔

اس بات کی دلیل اور سند مراسمِ حج میں ہمارے ملک کے پاسداروں، فوجیوں اور عہدیداروں کی موجودگی بیان کی جاتی ہے۔ ہاں آلِ سعود کی منطق کے مطابق اسلامی ممالک کے فوجی اور پاسدار حج سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ ملکی و فوجی عہدیداروں کے لئے اس قسم کے سفر تعجب آور و سازش انگیز ہوجاتے ہیں۔

سامراج کی نظر میں اسلامی ممالک کے عہدیداروں کو فرنگ کے سفر کرنے چاہیں۔ انہیں حج پر جانے سے کیا مطلب؟ امریکی غلام امریکہ کے پرچم کو نذر آتش کرنے کو، حرم کو آگ لگانے اور امریکہ، روس اور اسرائیل مُردہ باد کے نعرہ کو خدا، قرآن و پیامبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دشمنی گردانتے ہیں۔

نیز ہمارے عہدیدار اور فوجی جو حالت احرام میں تھے انھیں سازش کے راہنما قرار دیتے ہیں۔ [11]

زائرین خانہ خدا کا قتل، اسلامِ حقیقی کو روکنے کی سازش

زائرین خانۂ خدا کا قتلِ عام سامراج کی سیاست کے تحفظ کے لئے اور خالص محمدیؐ اسلام کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اسلامی حکومتوں کے بے درد حاکموں کے سیاہ و شرم آور کارنامے مسلمانوں اور اسلام کے نیم جاں پیکر پر مصیبت و درد کے اضافے کی حکایت کررہے ہیں۔

پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنے پیروکاروں کی مجد و عظمت کے درپے تھے

جو کہ افسوس کے ساتھ اب بے اختیار حاکموں کی غلط سیاستوں کی وجہ سے ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ کیا دنیا کے مسلمان آلِ سعود کی شرم آور تاریخ میں مسلمان فرقوں کے سینکڑوں علما اور ہزاروں مرد وزن نیز زائرین خانہ کے الم ناک قتلِ عام کو فراموش کر سکتے ہیں؟

کیا مسلمان نہیں دیکھ رہے کہ آج پوری دنیا میں وہابیت کے مراکز، فتنہ وجاسوسی کے اڈوں میں تبدیل ہو چکے ہیں جو ایک طرف تو بزرگوں کے اسلام، ابو سفیان کے اسلام، ناپاک درباری مُلّاؤں کے اسلام، دینی مراکز اور دانش گاہوں کے لاشعور مقدس نما لوگوں کے اسلام، ذلت وخواری کے اسلام، زور اور پیسوں کے اسلام، فریب، سازش اور غلامی کے اسلام، مظلومین اور پا برہنہ لوگوں پر سرمایہ وسرمایہ داروں کے اقتدار کے اسلام غرض یہ کہ امریکی اسلام کی ترویج کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اپنے ارباب ظالم امریکہ کے استانے پر سر جھکاتے ہیں۔

مسلمان یہ درد کہاں لے جائیں کہ آلِ سعود وخادم الحرمین اسرائیل سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنا اسلحہ آپ کے خلاف استعمال نہیں کریں گے اور اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایران سے تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔

واقعاً اسلامی ممالک کے سربراہوں کا صہیونیوں کے ساتھ رابطہ اتنا اچھا اور دوستانہ ہونا چاہیئے کہ اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں اسرائیل کے ساتھ ظاہری جنگ کرنے کو بھی ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے۔

اگر ان میں ایک جَو کے دانے جتنی بھی اسلامی وعربی غیرت وحمیّت ہوتی تو وہ اس قسم کے ناپاک سیاسی معاملے، خود فروشی اور وطن فروشی کے لئے تیار نہ ہوتے۔

کیا یہ حرکات جہان اسلام کے لئے شرم آور نہیں ہیں؟ اور کیا تماشائی بننا حرام و گناہ نہیں ہے؟ کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو قیام کرے اور اس ذلت و خواری کو گوارا نہ کرے؟

کیا ہم اسلامی ممالک کے سربراہوں کو ایک ارب مسلمانوں کے جذبوں کو پامال کرتے ہوئے دیکھتے رہیں گے۔ تاکہ وہ صہیونیوں کے ہولناک مظالم پر تائید کی مہر لگا دیں اور پھر سے مصر وغیرہ کو شریکِ کار کر لیں؟

اب کیا مسلمان اس بات کو باور کر سکتے ہیں کہ ایرانی زائرین نے خانہ خدا و حرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیرنے کے لئے قیام کیا تھا اور کعبہ کو چوری کر کے قم لے جانا چاہتے تھے؟ اگر دنیا کے مسلمانوں نے باور کر لیا کہ اُن کے سربراہ امریکہ، روس اور اسرائیل کے واقعی دشمن ہیں تو اُن کے ہمارے بارے میں پروپیگنڈوں کو بھی باور کریں گے۔ [۱۲]

حج اور مسلمانوں کی بیداری

فصلِ نہم

خانۂ خدا، سارے عالم کا گھر ہے

آپ کو اُس گھر کی زیارت کی توفیق حاصل ہوئی ہے کہ جسے اللہ نے انسانوں کے لئے قرار دیا ہے۔ یہ وہ پہلا گھر ہے کہ جسے اللہ نے سب لوگوں کے لئے قرار دیا ہے۔ اس نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ "

یہ آیت اس امر پر ایک دلیل ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے سارے عالم کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔ یہ گھر اُس نے سارے عالم کے لئے، بعثت سے لے کر آخر تک سب کے لئے قرار دیا ہے۔

یہ انسانوں کا گھر ہے۔ کسی شخص، بعض اشخاص، کسی گروہ یا بعض خاص گروہوں کو خانۂ خدا میں دوسرے انسانوں کی نسبت اوّلیت حاصل نہیں ہے۔ سب لوگ، جو ساری دنیا میں بستے ہیں، مشرق میں رہنے والے ہوں یا مغرب میں اُن کی ذمّہ داری ہے کہ مسلمان ہو جائیں اور اس گھر میں جمع ہوں اور اس کی زیارت کریں کہ جو انسانوں کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ [1]

آپ کے لئے کس قدر سعادت ہے کہ آپ کو مکۂ معظمہ مرکزِ وحی اور مدینہ منورہ مرکزِ

رسالت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ برادران کی یہ زیارتیں اللہ تعالیٰ احسن طور پر قبول فرمائے۔[۲]

ایک اہم امر یہ ہے کہ ضروری ہے کہ حاجیانِ محترم اور کاروانوں میں موجود علما اپنا قیمتی وقت مسائلِ حج سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں جن میں کوتاہی کا نتیجہ ممکن ہے بڑی زحمتوں کی صورت میں نکلے۔ ان میں حج کا باطل ہونا یا احرام میں باقی رہنا بھی ہو سکتا ہے۔

کاروانوں کے علما کو چاہیئے کہ مناسکِ حج کی تعلیم کے لئے درس کا اہتمام کریں اور زائرین کو اس میں شرکت کی دعوت دیں۔ حاجیوں پر واجب ہے کہ سیکھنے میں لحظہ بھر کوتاہی نہ کریں، پوری کوشش کر کے مسائل یاد کریں اور انھیں یاد کر کے ہی مناسک بجالائیں۔[۳]

تمام حاجیوں کو چاہیئے کہ مروج طریقے سے طواف بجالائیں، اُن کاموں سے اجتناب کریں کہ جو جاہل کرتے ہیں اور ہراس کام سے پرہیز کریں کہ جو توہینِ مذہب کا باعث ہو۔

دونوں وقوفوں میں قضاوتِ اہلِ سنت کی پیروی لازم اور مجزی ہے اگرچہ آپ کو اس کے خلاف قطع ہی کیوں نہ ہو۔[۴]

ضروری ہے کہ تمام ایرانی برادران اور تمام ممالک کے شیعہ ایسے جاہلانہ اعمال سے اجتناب کریں کہ جو مسلمانوں کی صفوں میں تفریق کا باعث ہوں۔ لازم ہے کہ اہلِ سنّت کی نمازِ جماعت میں حاضر ہوں۔ قیام گاہوں میں نمازِ جماعت کے قیام اور مخالف نظریات بیان کرنے والے لاؤڈ اسپیکروں کی تنصیب سے احتراز کریں۔ نیز قبورِ مطہر پہ بھی گر نہ پڑیں اور ایسے کاموں سے سختی سے پرہیز کریں کہ جو بعض اوقات مخالفِ شریعت ہوتے ہیں۔[۵]

حجاج وحدتِ کلمہ پیدا کرنے کی کوشش کریں

یہ بات سب کو بتائیں کہ دشمنانِ اسلام تمام تر قوت سے اسلامی معاشروں میں تفرقہ پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ جس نام اور جس وسیلے سے بھی ممکن ہو اُن کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کے

مابین جھگڑا پیدا کریں تاکہ اسلامی ممالک پر پھر سے مکمل تسلّط کے لئے نیز لوٹ مار اور غارت گری کے لئے راہ ہموار ہو سکے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان ہر ایسے عمل سے اجتناب کریں کہ جو تفرقہ انگیزی کا باعث ہو اور یہ ایک شرعی و الٰہی ذمّہ داری ہے۔ [6]

اُمید ہے کہ اسلامی ممالک سے آنے والے حاجیانِ محترم وحدتِ کلمہ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور اُس اخوتِ ایمانی سے غفلت نہیں کریں گے کہ جس کا مسلمانوں میں پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے اور تفرقہ انگیزی سے بچیں گے کہ جو شیطان اور انسانی شیاطین کا کام ہے۔ [7]

ضروری ہے کہ بیت اللہ الحرام کے حاجی اس اجتماعِ عام اور انسانوں کے پُر جوش سمندر میں ظالموں اور ستمگروں کے خلاف جس قدر بھی بلند ہو سکے آواز اٹھائیں۔ جس قدر زیادہ ہو سکے بھائی چارے کو فروغ دیں۔ اسلام اور مظلوم مسلمانوں کے بلند مفادات کو فرقہ پرستی اور قوم پرستی پر قربان نہ کریں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کو وحدتِ کلمہ کی طرف متوجہ کریں اور انھیں ان جاھلانہ تعصبات کے خاتمے کی دعوت دیں جن کا فائدہ عالمی لٹیروں اور اُن کے حواریوں کے علاوہ کسی کو نہیں پہنچتا۔ یہ خود نصرتِ خدا تعالےٰ ہے۔ اُمید واثق ہے کہ حق تعالےٰ کا وعدہ اُن کے شاملِ حال ہوگا۔ اگر انھوں نے عالمی لٹیروں کے ایجنٹوں کہ جن میں سب سے اوپر تفرقہ افکن وظیفہ خور مُلّا ہیں کی پیروی کی تو وہ عظیم گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ اس کا نتیجہ ان پر قادرِ جبار کے غضب کی صورت میں نکلے گا اور بڑی طاقتوں کی غلامی میں باقی رہیں گے۔ ضروری ہے کہ اُن سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔ [8]

آج بڑی طاقتیں اسلامی ممالک پر حملہ آور ہیں۔ جیسے افغانستان پر حملہ کیا گیا ہے، اور افغانی مسلمانوں کا بے رحمانہ اور وحشیانہ قتل ہو رہا ہے۔ افغانی یہ چاہتے ہیں کہ غیر ان کی قسمت کا فیصلہ نہ کریں۔ اِدھر امریکہ کا ہر بُرائی میں ہاتھ ہے۔ اسی طرح آج جب کہ ظالم اسرائیل نے عزیز فلسطین اور عزیز لبنان پر چاروں طرف سے یلغار کر رکھی ہے اور ساتھ ہی اسرائیل کا ظالمانہ منصوبہ ہے کہ وہ اپنا پایۂ تخت بیت المقدس منتقل کرے۔ اپنے وطن سے دربدر کئے گئے مسلمانوں کا قتل اور ان پر

مظالم کا سلسلہ بھی وسیع ہو گیا ہے، ایسے میں مسلمانوں کو ہر دور سے زیادہ اتحاد کی ضرورت ہے جبکہ سادات خائن کہ جو امریکہ کا خادم اور بیگن وسابق شاہ معدوم کا دوست اور بھائی ہے۔ نیز امریکہ کے آگے بکے ہوئے اس کے خادم صدام نے مسلمانوں کے مابین افتراق کے لئے اقدام کیا ہے۔ یہ لوگ کسی ایسے ظلم سے نہیں چوکتے جس کا حکم ان کے ظالم ارباب نے دیا ہو۔

امریکہ ایران پر پے در پے حملے کر کے ہمارے انقلاب اسلامی کو ناکام بنانے کے لئے جاسوس بھیج کر، سادات کے ساتھ مل کر اختلاف پیدا کرنے کی سازش کر کے نیز عراق کے ذریعے حکومت اسلامی کے راہنماؤں کے خلاف غلط پروپیگنڈوں اور اشاعت دروغ کے ذریعے یہی کام کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ امریکہ کے آگے بک جانے والوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خیانت کی طرف متوجہ رہیں۔

وہ مسائل کہ جو سازشیوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے ایجاد کئے ہیں اور استعماری قوتوں کے ایجنٹ جنھیں آگے بڑھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک قوم پرستی کا مسئلہ بھی ہے۔ حکومت عراق سال ہا سال سے اس کا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ بعض گروہوں نے بھی یہی روش اپنا رکھی ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دیا ہے اور انھیں ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے۔ ایسے مسلمان اس امر سے غافل ہیں کہ حُبّ وطن، حُبّ اہل وطن اور ملکی سرحدوں کی حفاظت ایک جدا مسئلہ ہے اور دیگر مسلمان قوموں کے مقابلے میں قوم پرستی ایک جدا مسئلہ ہے۔

اسلام، قرآن کریم اور نبی کریمؐ کا حکم اس کے خلاف ہے۔ وہ قوم پرستی کہ جس کا نتیجہ مسلمانوں کے مابین دشمنی اور مومنین کی صفوں میں انتشار کی صورت میں نکلے اسلام اور مصلحت مسلمین کے خلاف ہے۔ ایسی قوم پرستی ان دشمنوں کے فریبوں میں سے ہے کہ جو اسلام کے پھیلاؤ پر غم زدہ ہیں۔ [9]

مغرب سے دوری۔ اسلامی ثقافت پر اعتمادی

قوم پرستی سے بھی زیادہ خطرناک اور تکلیف دہ اہل سنّت والجماعت اور شیعوں کے مابین اختلاف پیدا کرنا اور برادران اسلامی کے مابین فتنہ انگیز اور باعث عداوت پروپیگنڈے کرنا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ انقلابِ اسلامی ایران میں ان دو گروہوں کے مابین کوئی اختلاف موجود نہیں ہے اور سب اخوت و محبّت کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ اہلِ سنّت کہ جن کی تعداد ایران میں اچھی خاصی ہے اور جو ملک کے اطراف و اکناف میں رہتے ہیں ان میں علما و مشائخ کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم باہم برابر ہیں۔ وہ ان نفاق افگن راگوں کے مخالف ہیں کہ جو بعض مجرم لوگ اور صہیونیوں اور امریکہ کے ایجنٹ الاپ رہے ہیں۔ مختلف اسلامی ملکوں میں بسنے والے اہلِ سنت بھائیوں کو جاننا چاہیے کہ بڑی شیطانی طاقتوں کے ایجنٹ مسلمانوں اور اسلام کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ ضروری ہے کہ مسلمان اُن سے اظہارِ نفرت کریں اور ان کے تفرقہ انگیز پروپیگنڈوں پر کان نہ دھریں۔ میں دنیا کے تمام فرض شناس مسلمانوں کی طرف دستِ اخوّت بڑھاتا ہوں اور اُن سے تقاضا کرتا ہوں کہ شیعوں کی طرف عزیز بھائی کی نظر سے دیکھیں اور اپنے اس طرزِ عمل سے دشمنوں کی منحوس سازشوں کو ہمیشہ کی طرح ناکام بنادیں۔[۱۰]

اے مسلمانانِ عالم کہ جو حقیقتِ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں! اُٹھ کھڑے ہوں اور پرچمِ توحید اور اسلامی تعلیمات کے زیرِ سایہ جمع ہو جائیں۔ بڑی طاقتوں کے خیانت کار ہاتھوں کو اپنے ممالک اور ان کے عظیم وسائل سے جُدا کردیں۔ اسلام کی عظمتِ رفتہ کو لوٹادیں۔ اختلافات اور ہوائے نفسانی کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ کے پاس سب کچھ موجود ہے۔ اسلامی ثقافت پر اعتماد کریں۔ مغرب اور مغرب زدگی کا مقابلہ کریں۔ خود اپنے قدموں پر کھڑے ہوں۔ مغرب زدہ اور مشرق زدہ روشن فکروں پر ٹوٹ پڑیں۔ آپ اپنی حیثیت کو پہچانیں۔ ان ملازم روشن فکروں کے ہاتھوں آپ کے ملک و قوم پر وہ بلا نازل ہوئی ہے کہ جب تک آپ متحد نہ ہوں اور حقیقی اسلام کا دامن پوری طرح نہ تھام لیں، آپ پر وہی کچھ گزرتا رہے گا جو کچھ پہلے گزرتا رہا ہے۔ آج وہ زمانہ ہے کہ قومیں اپنے روشن فکروں کے لیے چراغِ راہ بن جائیں اور انھیں مشرق و مغرب کے سامنے خود فروشی اور زبوں فکری سے نجات دیں کیونکہ آج قوموں کی حرکت کا زمانہ ہے اور اب تک ہدایت کرنے والوں کی وہ خود ہادی بن گئی ہیں۔ آپ جان لیں کہ آپکی روحانی طاقت تمام طاقتوں پر غالب ہے۔ آپ کی ایک ارب کے قریب تعداد جس کے پاس بے پایاں خزانے ہیں تمام طاقتوں کو شکست دے سکتی ہے۔ آپ اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ آپ کی مدد کرے۔ اے مسلمانوں کے عظیم سمندر! موجزن ہو جاؤ اور انسانیت کے دشمنوں کو بہا کرلے جاؤ۔ آپ نے خدائے عظیم کی طرف رُخ کرلیا اور آسمانی تعلیمات کو اپنے پیشِ نظر رکھا تو اللہ تعالےٰ اور

اس کا عظیم لشکر آپ کے ساتھ ہے۔ [11]

اس وقت جبکہ بیت اللہ الحرام کے حج کا موسم آپہنچا ہے۔ مسلمان دنیا کے اطراف واکناف سے خانۂ خدا کی زیارت کے لئے جمع ہوئے ہیں ضروری ہے کہ حج کے اعمالِ شریفہ کے دوران میں اس عظیم اجتماع کے ایک بہت بڑے فلسفے کی طرف توجہ کرتے ہوئے اسلامی ممالک کی سماجی و سیاسی صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے، اپنے ایمانی بھائیوں کی مشکلات سے آگاہی حاصل کر کے انھیں اپنے اسلامی واخلاقی فریضے کے مطابق حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے کوشش کرنا اسلام کے اہم فرائض میں سے ہے۔ [12]

تمام مسلمان ممالک میں اور ہر شہر اور دیہات میں منعقد ہونے والے یہ اجتماعات سماجی وسیاسی پہلوؤں کے حامل ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ایک آبادی کے لوگ مساجد میں جمع ہوں اور اس آبادی کے اپنے مسائل حل کریں۔ نمازِ جمعہ ایک سیاسی واجتماعی عبادت ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہفتے میں ایک مرتبہ لوگ بڑے اجتماعات منعقد کریں اور وہاں اپنے مسائل حل کریں۔ کعبہ کا اجتماع سب سے بڑا اجتماع ہے۔ کوئی حکومت ایسا اجتماع منعقد نہیں کر سکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا اہتمام کیا ہے کہ مسلمان بغیر مزاحمتوں اور زحمتوں کے وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور حکومتوں پر بھی اس کا خرچ نہیں پڑتا۔ باعثِ افسوس ہے کہ اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ [13]

عصرِ حاضر میں علما اپنے عظیم کردار سے غافل نہ رہیں

تعجب ہے کہ کیونکر اسلامی ممالک اور خطّوں کے بہت سارے علما عصرِ حاضر میں اپنے عظیم کردار اور اپنی الٰہی وتاریخی ذمّہ داری سے غافل ہیں اور قوموں کی پیاس کو محسوس نہیں کر رہے جبکہ آج انسانیت، روحانیت اور اسلام کے نورانی احکام کی پیاسی ہے۔ یہ لوگ کیونکر اقدارِ وحی کے لئے انسانی معاشروں کی تڑپ اور میلان سے بے خبر ہیں اور انھوں نے اپنی روحانی طاقت اور اثر ونفوذ کو کم سمجھ رکھا ہے۔ نسلِ معاصر پر سائنس اور مادّی تہذیب کی حاکمیت کی اسی چکا چوند کے دور میں علما، خطباء، مختلف علاقوں کے ائمہ جمعہ اور مسلمان روشن فکر اتحاد، ہم آہنگی، احساسِ ذمّہ داری اور عوام راہنمائی وہدایت

کے بھاری فریضے پر عمل درآمد کے ذریعے دنیا کو قرآن کے قبضۂ نفوذ و حاکمیت میں لا سکتے ہیں اور ان تمام تر برائیوں، لوٹ کھسوٹ اور مسلمانوں کی تحقیر کا راستہ روک سکتے ہیں۔ اس طرح سے یہ لوگ چھوٹے بڑے شیطانوں اور بالخصوص امریکہ کو اسلامی ممالک میں اڈہ بنانے سے روک سکتے ہیں۔ لاحاصل نوشتن و گفتن تفرقہ انگیز باتیں کرنے اور ظالم حکمرانوں کی مدح و ستائش کرنے، محروموں کو اسلام سے بدبین کرنے اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے بجائے انھیں چاہیئے کہ اسلام کے نورانی احکام کی تحقیق و اشاعت کے لئے ہمّت کریں۔ اسلامی اقوام کے اس بحرِ بے کراں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی عزّت کو بھی مستحکم کریں اور اُمّتِ محمدیؐ کی بھی آبرو بڑھائیں۔

اسلامی ممالک کے علما کے لئے کیا یہ بات شرم آور نہیں کہ جب ان کے پاس قرآنِ کریم، اسلام کے نورانی احکام، رسولؐ اللہ کی سنّت اور ائمہ معصومین علیہم السّلام کا کردار موجود ہے۔ کفر کے احکام و قوانین اسلامی ممالک میں اُن کے زیرِ اثر رو بعمل آئیں اور اہلِ زور و زر، اہلِ فریب و مکر اور اسلام کے حقیقی مخالفین کے لکھائے ہوئے (DICTATED) فیصلوں پر عمل درآمد ہو اور کرملین اور واشنگٹن میں بیٹھے سیاسی فیصلے کرنے والوں کی طرف سے اسلامی ممالک کے لئے دستور العمل صادر ہو؟ اسلامی ملکوں اور علاقوں کے علما کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے مسائل و مشکلات کے حل کے لئے نیز ظالم حکومت سے ان کی نجات کے لئے باہم مشورہ اور تبادلۂ خیال کریں۔ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ مشرق و مغرب کی ان گھٹیا تہذیبوں کا حملہ روک دیں کہ جنھوں نے قوموں اور ان کے وسائل کو تباہ کر دیا ہے۔ اپنے ممالک کے عوام کے سامنے مشرق و مغرب کی چکا چوند پر خود باختگی کے بُرے نتائج بیان کریں۔ لوگوں اور حکومتوں کو استعمارِ جدید (NEO-COLONIALISM) اور بڑی طاقتوں کی شیطنیت کے خطرے سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ انھوں نے دنیا میں جنگ کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور یہی مسلمان کشی میں مصروف ہیں۔

میں ایک بار پھر تاکید کرتا ہوں کہ دنیا آج حقائق اور اسلام کے نورانی احکام کے لئے پیاسی ہے۔ سب علما پر حجتِ الٰہی تمام ہو چکی ہے۔ اسلامی ممالک کے جوان اپنے دینی مقدسات کی حفاظت کے لئے سرحدِ شہادت تک جا پہنچے ہیں۔ انھوں نے حملہ آوروں کو نکال باہر کرنے کے لئے اپنے آپ کو دریائے حوادث و بلا میں ڈال لیا ہے۔ وہ شوق سے قید و بند اور ظلم و ستم کو برداشت کر رہے ہیں۔ حزبِ اللہ لبنان کے شجاع، مجاہد اور عزیز جوانوں اور دیگر ممالک کے جوانوں کی استقامت کی مثال سامنے ہے۔ یہ جوان حملہ آوروں کے خلاف جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جب صورتِ حال یہ

ہے تو پھر اس سے بالاتر حجت اور کیا ہو سکتا ہے۔ پھر سکوت، گھر میں بیٹھ رہنے اور بے جا تقیہ کرنے کے کیا بہانہ باقی رہ گیا ہے؟

ذمّہ دار علمائے اسلام نے اگر عمل کرنے میں دیر کر دی تو بات ہاتھ سے نکل جائے گی۔ البتہ ہمیں اُن بعض علما اور فرض شناسوں کے دردِ تنہائی کا احساس ہے کہ جنھیں مختلف ملکوں اور شہروں میں نیزوں کی انیوں پر رکھا گیا ہے اور دھمکیاں دی جا رہی ہیں، جو درباری علمائے سو کے ناجائز احکام کا شکار ہیں۔ وہ سب عزیز کہ جنھیں ظالموں کے دباؤ کا سامنا ہے انھیں ہم موعظۂ الٰہی یاد دلاتے ہیں، وہ فرماتا ہے:

"ان تقوموا للّٰہ مثنی و فرادی ثم تتفکروا"

اللہ کے لئے قیام کریں، تنہائی و غربت سے ہراساں نہ ہوں، مسجدیں بہترین مورچے ہیں، جمعہ و جماعت کے اجتماعات منظم ہونے کا مناسب ترین موقع ہیں۔ انھیں میں مسلمانوں کے مصالح کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ آج حکومتیں اور بڑی طاقتوں کے ایجنٹ مسلمانوں کے خلاف جنگ کے پکے ارادے سے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت بھی بے گناہ، بے سہارا اور حریت پسند مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہی ہے۔ اگرچہ یہ صورتِ حال ہے لیکن کسی میں یہ جرأت و طاقت نہیں کہ وہ مسلمانوں کی مسجدوں اور عبادت گاہوں کو ہمیشہ کے لئے بند کر سکے اور کروڑوں مسلمانوں کے نورِ عشق و معرفت کو خاموش کر سکے۔ بہر حال اگر وہ مساجد اور علمائے اسلامی کی مذہبی و سیاسی مجالس پر پابندی بھی عائد کر دیں، یہاں تک کہ علمائے اسلام کو سرِ عام دار پر آویزاں کر دیں تو بھی یہ امر مظلومیتِ اسلام کی دلیل بن جائے گا اور مسلمان علما کی طرف زیادہ متوجہ ہوں گے اور ان کی پیروی کریں گے۔

کیا اللہ تعالےٰ نے علما سے عہد نہیں لیا کہ وہ ظالموں کے ظلم اور ستمگروں کے ستم پر خاموش نہیں رہیں گے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ علما اس زمین پر انبیاء و معصومینؑ کی حجّت ہیں؟ لہٰذا علما، روشنفکر حضرات اور محققین کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی مدد کو پہنچیں اور اسلام کو اس غربت سے نجات دلائیں کہ جو اسے دامن گیر ہو چکی ہے۔ اب اس سے زیادہ ذلت و حقارت کو برداشت نہ کریں۔ عالمی لٹیروں کی قیادت زبردستی کی قیادت کا بت پاش پاش کر دیں بصیرت و سیاست کے ذریعے اپنا منور و مقتدر چہرہ آشکار کریں۔ نیز اس سفر میں دو چہرے والوں، علما نما افراد اور دنیا کے بدلے دین بیچنے والوں اور قیل و قال کرنے والوں کو اپنے سے دور کر دیں اور اجازت نہ دیں کہ علمائے سو اور ظالموں کے چاپلوس اُمّتِ اسلامی کے روحانی راہنماؤں اور رہبروں کے بجائے لوگوں کی قیادت سنبھال لیں اور ان پر مسلّط ہو جائیں اور علمائے اسلام کی روحانی منزلت و مقام سے سوءِ استفادہ کریں۔ ۱۴

حج ۔ مرکزِ معارف اسلامی

اسلامی معاشروں کا سب سے بڑا دکھ یہ ہے کہ ابھی تک انھوں نے بہت سے احکامِ الٰہی کا حقیقی فلسفہ نہیں سمجھا۔ حج کہ جو اس قدر اسرار و عظمت کا حامل ہے ابھی تک ایک خشک عبادت اور بے حاصل و بے ثمر حرکت کی صورت میں باقی ہے۔

مسلمانوں کی ایک بڑی ذمّہ داری یہ ہے کہ وہ حج کی حقیقت کو سمجھیں اور غور کریں کہ آخر کیوں ہم ہمیشہ اپنے کچھ مادّی و روحانی وسائل اسے برپا کرنے کے لئے صرف کرتے ہیں۔ جاہلوں، خودغرض شارحوں یا وظیفہ خواروں نے ابھی تک فلسفہ حج یہ بتایا ہے کہ یہ ایک اجتماعی عبادت ہے اور زیارت و سیاحت کے لئے ایک سفر ہے۔ حج کو اس سے کیا سروکار کہ کیسے جیا جائے، جہاد کیسے کیا جائے اور سرمایہ داری اور اشتراکی دنیا کا مقابلہ کیسے کیا جائے! حج کو اس سے کیا سروکار کہ مسلمانوں اور محروموں کے حقوق ظالمین سے واپس لئے جائیں! حج کو اس سے کیا کام کہ مسلمانوں پر موجود روحانی و جسمانی دباؤ کے بارے میں چارہ اندیشی کی جائے! حج کو اس سے کیا کام کہ مسلمان ایک عظیم طاقت اور دنیا کی تیسری قوّت کے طور پر اُبھریں! حج کو اس سے کیا سروکار کہ مسلمانوں کو ایجنٹ حکومتوں کے خلاف اُبھارا جائے بلکہ حج تو صرف قبلہ و مدینہ کی زیارت کے لئے ایک تفریحی سفر ہے اور بس۔ جبکہ حج انسان کی صاحبِ بیت سے قربت اور اس سے اتصال کے لئے ہے۔ حج صرف چند حرکات، اعمال اور الفاظ کا نام نہیں۔ خشک الفاظ و حرکات کے ذریعے انسان اللہ تک نہیں پہنچتا۔ حج معارفِ اسلامی کا وہ مرکز ہے کہ جس سے زندگی کے تمام زاویوں کے لئے سیاستِ اسلامی کا مفہوم اخذ کرنا چاہیئے۔ حج مادّی و روحانی رذائل سے پاک ایک معاشرے کی تشکیل کا پیغام دیتا ہے۔ حج ایک انسان کی عشق آفرین زندگی کے تمام حصّوں اور دنیا میں ایک کمال یافتہ معاشرے کی تجلّی و تکرار سے عبارت ہے۔ مناسکِ حج مناسکِ زندگی ہیں۔ اُمّتِ اسلامی کا تعلق کسی بھی نسل اور قوم سے ہو اسے ابراہیمیؑ ہو جانا چاہیئے تاکہ اُمّتِ محمدیؐ سے اس کا ارتباط ہو سکے اور وہ ایک اور متحد ہو جائے۔ حج اس توحیدی زندگی کی تنظیم، تمرین اور تشکیل کا نام ہے۔ حج مسلمانوں کی مادّی و روحانی صلاحیتوں اور قوتوں کے اظہار کا مرکز اور پیمائش کا معیار ہے۔ حج قرآن کی مانند ہے کہ جس سے سب بہرہ یاب ہوتے ہیں لیکن مفکّر، غوطہ اور اُمّتِ اسلامی کے دردآشنا اگر اس دریائے معارف میں اپنا دل اُتاریں اور اس کے احکام و سیاستِ اجتماعی کے قریب ہونے اور

گہرائی میں اُترنے سے نہ ڈریں تو اس دریا کے صدف سے ہدایت، رُشد، حکمت اور حریت کے زیادہ گوہر ان کے ہاتھ لگیں گے اور اس کی حکمت و معرفت کے آبِ شیریں سے تاابد سیراب ہوتے رہیں گے لیکن کیا کیا جائے اور اس غمِ بے پایاں کو کہاں لے جایا جائے کہ حج قرآن ہی کی طرح مہجور و متروک ہو چکا ہے۔ جیسے وہ کتابِ زندگی اور صحیفۂ کمال و جمال ہمارے خود ساختہ پردوں میں پنہاں ہو چکا ہے۔ اس خلقت کا یہ گنجینہ جس طرح ہماری کج فکریوں کے ڈھیر میں دفن اور پوشیدہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی انس، ہدایت، زندگی اور حیات بخش فلسفہ کی زبان وحشت، مرگ، اور قبر کی زبان تک گر چکی ہے۔ حج کا بھی یہی حال ہوا ہے۔ لاکھوں مسلمان ہر سال مکہ جاتے ہیں، رسولِ اکرمؐ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور جناب ہاجرہ کے نقشِ قدم پر اپنے قدم رکھتے ہیں لیکن کوئی نہیں کہ جو اپنے آپ سے پوچھے کہ ابراہیم اور محمد علیہم السلام کون تھے اور انھوں نے کیا کیا، ان کا مقصد کیا تھا اور وہ ہم سے کیا چاہتے تھے؟ گویا جس ایک چیز کے بارے میں نہیں سوچا جاتا وہ یہی ہے۔ یہ امر مسلّم ہے کہ جو حج بے روح و بے تحرّک ہو، جس میں قیام نہ ہو، جو بے برائت ہو، جس میں وحدت نہ ہو اور وہ حج کہ جس کے ذریعے کفر و شرک منہدم نہ ہو حج ہی نہیں۔

مختصر یہ کہ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ حج اور قرآنِ کریم کے احیاء کی کوشش کریں اور سعی کریں کہ یہ دونوں ان کے عرصۂ حیات میں لوٹ آئیں نیز اسلام کے فرض شناس محققین کو چاہیئے کہ فلسفۂ حج کی صحیح اور حقیقی تفسیر پیش کر کے درباری علما کے خرافات پر مبنی سارے تانے بانے دریا میں اٹھا پھینکیں۔ ۱۵

حج کے دوران اسلامی جمہوریہ کے نورانی چہرے کو روشن کریں

ایران کے محترم حجاج اور حرمین شریفین کے زائرین کو یہ بات جاننا چاہیئے کہ وہ ایک ایسے مُلک سے خانۂ خدا، رسول اللہؐ کے حرم شریف اور فرزندان رسول صلوات اللہ علیہم کی قبورِ مطہر کی طرف جا رہے ہیں کہ جس نے اسلامی مقاصد کی خاطر اور اپنے عزیز وطن سے ظالموں کو نکال باہر کرنے کے لئے قیام کیا ہے۔ ساری دُنیا کے مسلمان بھائیوں کی نظریں ان پر لگی ہیں۔ خبر رساں ایجنسیاں، افتراء پرداز پروپگنڈا مشینریاں اور دشمنانِ اسلام کمین میں بیٹھے ہیں اور نگاہیں ان کی گفتار و کردار پر لگائے ہوئے ہیں۔ وہ اس امر کے درپے ہیں کہ رائی کا پہاڑ بنا لیں اور ذرا سی بات پوری دنیا میں اُڑا دیں۔ لہٰذا ان کی ذرّہ بھر خطا و لغزش اور معمولی سا انحراف نہ فقط خداوند بزرگ اور اس کے عظیم الشان رسولؐ کے پیشِ نظر

ہے بلکہ حرمین شریفین کے دیگر زائرین کے سامنے بھی ہے اور اپنے نتائج کے اعتبار سے گناہِ کبیرہ اور خطائے عظیم ہے۔

کیونکہ ان کے بعض اعمال و گفتار نہ فقط حرمین شریفین کی حرمت کے خلاف ہیں۔ بلکہ اسلامی جمہوریہ (ایران) کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہونے کا بھی باعث ہیں۔ اسلامی جمہوریہ کہ جس نے اللہ کی حکومت اور قرآن و سنت کے مقدس آسمانی احکام کے اجراء کے لئے قیام کیا ہے خدانخواستہ ان کے بعض اعمال و کردار کی وجہ سے اُس کا غلط تعارف ہو اور اس کے نتیجے میں وہ کیڑے نکالنے والے عیب جو کہ جو کسی بہانے کی تلاش میں ہیں اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے خلاف باتیں اڑائیں اور اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے نورانی چہرے کو دگرگوں کر کے پیش کریں۔ اس کا گناہ ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا جبکہ وہ عبادت اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے گئے ہیں۔[۱۴]

آپ اس کامران ملک سے حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں کہ جس نے سال ہا سال شاہی نظام کے ظلم سہے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کی عنایت اور بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ کی دعائے خیر کی برکت سے جس نے جانکاہ مصیبتوں سے گزر کر غلامی کی زنجیریں توڑ دی ہیں اور ہزاروں شہیدوں و جانبازِ اسلام کے راستے میں پیش کئے ہیں۔

آپ ایک ایسی قوم کے پیغام بر ہیں کہ جس نے اس ملک کو نجات دلائی ہے کہ جو مشرق اور اس سے بڑھ کر مغرب کے زیرِ اثر الحاد، فساد اور فحشاء میں غرق ہو رہا تھا اور جس نے طاغوتی حکومت کی جگہ اسلامی حکومت قائم کر دی ہے۔ یہ وہ قوم ہے کہ جس کا عزم ہے کہ نہ فقط اسلامی ممالک تک اپنے اسلامی انقلاب کا پیغام پہنچائے بلکہ مستضعفینِ عالم کو اسلام عزیز اور حکومتِ عدلِ اسلامی سے آشنا کریں۔

آپ اُن عوام کے نمائندے ہیں کہ جن کے انقلاب کی عمر اگرچہ کم ہے اور دو بڑی طاقتوں کے مقابلے میں جنھیں طاقت فرسا مصیبتیں درپیش ہیں، مشرق و مغرب کے دونوں بلاکوں سے جن کا مقابلہ ہے اور ساتھ ہی دو ظالم گروہوں سے وابستہ دہشت گردوں کی خراب کاریوں کا بھی جنھیں سامنا ہے اس کے باوجود انھوں نے صرف اور صرف اسلام کی برکت اور نورانیت کے باعث استقامت دکھائی ہے۔ اس عالم میں انھوں نے دنیا کے مشرق و مغرب میں موجود اسلامی ملکوں اور مظلومینِ عالم کو ہر جگہ پر ایک دفعہ جھنجھوڑ دیا ہے اور انھیں اسلام کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اس قوم نے کمزور سطح پر ہی سہی دنیا والوں تک اسلام کی آواز

پہنچا دی ہے اور اُن کی نگاہوں کو اپنی طرف پھیر لیا ہے۔
بیت اللہ الحرام کے آپ محترم حاجی اس قوم کے پیغام بر اور اس ملک کے نمائندے ہیں۔ اس صورت میں آپ کی حیثیت بڑی حساس ہے اور آپ کی ذمہ داری سنگین ہے۔ یا انشاء اللہ کہ جیسا کہ اُمید ہے آپ اچھے کردار اور اپنے اسلامی و انقلابی اخلاق کے ذریعے سب کو جذب کریں گے، اسلامی انقلاب کا چہرہ جیسا ہے اسے دنیا کی قوموں کے سامنے ویسا ہی پیش کریں گے اور اپنے برادرانہ اور محبت آمیز برتاؤ کے ذریعے ایران کے عظیم انقلاب کی طرف انھیں متوجہ کریں گے اور ذرائع ابلاغ کے خود غرضی پر مبنی فاسد پروپیگنڈوں کو عملاً ناکام بنا دیں گے اور اس صورت میں آپ کا حج مقبول اور اَجر دو برابر ہوگا۔ یا پھر خدا نخواستہ بعض نے خبر مذکورہ طریقے کے برخلاف عمل کریں گے، اُمید تو یہی ہے کہ ایسا نہیں کریں گے۔ وگرنہ وہ اللہ کے حضور میں، اس کے گھر اور مسلمانوں کے قبلہ کے پاس گناہِ عظیم کے مرتکب ہوں گے۔ یوں وہ بیت اللہ الحرام کے حاجیوں کی صف سے اور قبرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بقیع میں ائمہ معصومینؑ کی قبور کے زائرین کی صف سے خارج ہو جائیں گے اور گناہ کا بار لادے اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ ۱۷

بہر حال ایرانی زائرین کو چاہیئے کہ وہ حج کے تمام مراحل میں اپنی تاثیر اور فریضے کی طرف متوجہ رہیں کیونکہ ان کے تمام اعمال و کردار پر دوستوں اور انقلاب دشمنوں کی گہری نظریں ہیں۔ انقلاب دشمن اس ٹوہ میں ہیں کہ ہماری سرزمین کے عوام کے الٰہی تقدس و مقام کو خراب کرنے کے لئے کوئی چھوٹی سی چیز ہی ان کے ہاتھ لگ جائے۔ جبکہ انقلاب کے حامی اور دوست اس قوم کی روش، سیرت اور خصوصیات سے آشنائی چاہتے ہیں کہ نصرتِ خدا سے جس کے نام کا ڈنکا ساری دنیا میں بج اُٹھا ہے۔
حج مسلمان اقوام کے باہمی تعارف کا بہترین موقع ہے۔ یہاں پر مسلمان دنیا بھر کے اپنے دینی و اسلامی بھائی بہنوں سے آشنائی حاصل کرتے ہیں۔ مسلمان اس گھر میں جمع ہوتے ہیں کہ جو تمام اسلامی معاشروں اور ابراہیمؑ حنیف کے پیروکاروں کا گھر ہے۔
رنگ و نسل اور قوم و ملت کے تمام تر امتیازات کو چھوڑ کر وہ اس سرزمین اور اپنے اوّلین گھر کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔ یہاں پر وہ اسلام کے اخلاقِ کریمہ کا مظاہرہ کرتے ہیں، مجادلہ و نمائش کو ترک کر کے اخوتِ اسلامی کی پاک فضا قائم کرتے ہیں اور اُمّتِ محمدیؐ کے تشکل کی ایک تصویر پوری دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ۱۸

بھائیوں اور بہنوں کو جاننا چاہیئے کہ امریکہ اور اسرائیل اسلام کی اساس کے ہی دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ اسلام اور کتاب و سنّت کو اپنے راستے کا کانٹا اور اپنی لوٹ مار میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہی کتاب و سنّت ہے جس کی پیروی کرتے ہوئے ایران کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا اور انقلاب کے لئے تحریک چلی کہ جو کامیاب ہوگئی۔ آج ایران' ایرانی حکومت اور حزب اللہ کے خلاف سازش درحقیقت اسلام اور کتاب و سنّت کو محو کرنے کی سازش ہے۔ ایران کا نام تو فقط بہانے کے طور پر لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ شاہ کے زمانے کے ایران کے بہت حامی تھے' جس کی حکومت ان کی جانثار تھی' جس نے ہر شعبے میں ایران کو اُن سے وابستہ (DEPENDENT) کر دیا تھا اور جو اسلام کے خلاف سازش پر عمل درآمد کرتا تھا۔ آج کے ایران کے یہ لوگ مخالف ہیں جس نے بالخصوص اپنے سے وابستہ ان کے مفادات پر کاری ضرب لگائی ہے اور ان کے ایجنٹوں اور نمک خواروں کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کیا ہے۔ دوسری طرف ان کا دشمن حقیقی اسلام ہی ہے۔ ہاں البتّہ وہ اس اسلام کے حامی ہیں کہ جو بعض حکومتوں اور ان سے بدتر ملاؤں کا ساختہ پرداختہ ہے۔ وہ اسلام بھی ان کا حامی اور ان کے مفادات کا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ایرانی حاجیوں کی مظلومانہ آواز کو ان کے حلقوم ہی میں دبا دیتے ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں جبکہ ایرانی حاجی یہ آواز مرکزِ وحی میں بلند کرتے ہیں اور اُس مقام پر جو اس ارشاد کا مقام نزول ہے۔

"اذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر انّ اللہ بریءمن المشرکین ورسولہ"

(حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے انسانوں کو پکار کر کہا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے بیزار ہیں۔)

لہٰذا عصرِ حاضر میں حاجیوں کی یہ الٰہی ذمّہ داری ہے کہ اگر وہ کہنے والوں سے کوئی ایسی بات سُنیں کہ جو مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی بُو دیتی ہو تو اس کا انکار کر دیں۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ مقاماتِ مقدسہ پر کُفّار اور ان کے سرغنوں کے خلاف اظہارِ برائت کو اپنے فرائض میں سے سمجھیں تاکہ ان کا حج ابوالانبیا حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حج قرار پائے وگرنہ اُن کے بارے میں یہ حدیث صادق آئے گی:

"ما اکثر الضجیج واقل الحجیج" ۱۹

دشمنوں کی ناپاک سازش کو ناکام بنا دیں

آج جبکہ تمام مسلمانانِ عالم کے باہم نزدیک ہونے کا وقت قریب آپہنچا ہے، بڑی طاقتوں کے ناپاک چنگل سے نجات کے لئے تمام اسلامی مذاہب میں ہم آہنگی پیدا ہو رہی ہے اور ایران سے اتحاد، خدائے عظیم پر بھروسے اور اسلام و توحید کے پرچم تلے جمع ہونے کی وجہ سے شرق، غرب کے ستمگروں کی بالادستی کا خاتمہ ہو گیا ہے تو شیطان بزرگ نے اپنے چوزوں کو جمع کیا ہے تاکہ ہر ممکن حیلے سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرے، اُمّتِ توحیدی اور برادرانِ ایمانی میں اختلاف و دشمنی پیدا کرے اور اپنے لئے تسلّط اور لوٹ مار کا راستہ زیادہ سے زیادہ ہموار کرے۔ شیطانِ اعظم کو یہ خوف ہے کہ کہیں ایران کا اسلامی انقلاب دیگر اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں میں برآمد نہ ہو جائے اور یوں اس کے زیرِ تسلّط ممالک پر سے اس کی بالادستی ختم نہ ہو جائے۔ جب اس کے اقتصادی بائیکاٹ اور فوجی حملے سے بن نہیں پڑی تو اب دوسرے حیلے اختیار کر رہا ہے تاکہ ہمارے اسلامی انقلاب کی تصویر مسلمانانِ عالم کے سامنے بگاڑ کر پیش کرے، مسلمانوں کو آپس میں لڑا دے اور خود اسلامی ممالک میں اپنے مظالم اور لوٹ کھسوٹ جاری رکھے۔

اِدھر ایران کی بے پناہ کوشش ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے مابین اتحاد پیدا ہو اور اسلامِ بزرگ اور توحید کا پرچم سربلند ہو۔ اُدھر امریکہ کے ایک خبیث مُہرے اور سابق شاہِ معدوم کے ایک دوست کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اہلِ سنّت کے فقہا اور مفتیوں سے عزیز ایرانیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ حاصل کرے۔ ان میں سے بعض مہروں نے کہا ہے:

"ایرانی جس اسلام کا ذکر کرتے ہیں وہ اس اسلام سے مختلف ہے جس کے ہم قائل ہیں۔"

ہاں ایرانیوں کا اسلام اُن کے اس اسلام سے مختلف ہے کہ جو سادات اور بیگن جیسے امریکی ایجنٹوں کی پشت پناہی کرتا ہے، اللہ تعالےٰ کے حکم کے برخلاف اسلام دشمنوں سے دوستی کرتا ہے اور مسلمانوں کے مابین تفرقہ اندازی کے لئے کسی کوشش اور افترا پردازی سے دریغ نہیں کرتا۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان تفرقہ پردازوں کو پہچانیں اور ان کی ناپاک سازش کو ناکام بنادیں۔ ۲۰

اللہ تعالیٰ اور رسولِ عظیم الشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج اکبر کے دن آواز بلند کرتے ہیں کہ اللہ اور رسولؐ مشرکین سے بیزار ہیں:

"واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ"

اس زمانے میں امریکی پالیسی نہ تھی اور نہ شیطانِ اعظم کے مفادات پورے کرنے والے درباری ملاّ کہ جو فتویٰ دیتے کہ العیاذ باللہ خدا اور رسولؐ نے مناسکِ حج کے خلاف حکم دیا ہے اور ان مناسک کے خلاف عمل کر رہے ہیں اور ضروری ہے کہ حج ان امور سے دُور ہو۔ جس روز ولی اللہ الاعظم امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظاہر ہوں گے اور کعبہ سے ندائے عدالت بلند کریں گے اور ظالموں اور کافروں کے خلاف آواز اٹھائیں گے یہی مُلاّ ان کی تکفیر کریں گے اور ظالموں کی پشت پناہی کریں گے۔[۲۱]

علمائے مذاہب جمع ہوکر اسلام کے مفادات کے بارے میں سوچیں

اس وقت جبکہ حاجی بیت اللہ الحرام میں ہیں، باعثِ افسوس ہے کہ ایسے وقت پر بعض انتہائی نافہم اور انتہائی موذی مُلاؤں نے غلط قسم کی تحریریں اور رسائل تقسیم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جن میں شیعوں، ائمہ شیعہ اور طریقۂ شیعہ کے خلاف جسارت کی گئی ہے۔ ایسے وقت پر کہ جب طرفین کے عقلاء اور عقلائے مذاہب باہم جمع ہیں، علمائے مذاہب آپس میں جمع ہیں اور اسلام کے مفادات کے لئے سوچنا چاہتے ہیں ایسے رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ جیسے انھوں نے امریکہ کے لئے کوئی خطرہ دیکھا ہے اور واویلا شروع کر دیا ہے۔ جو احمق مُلاّ ایسے موقع پر بعض شیعہ مقدسات کے خلاف جسارت کرتا ہے۔ اس کوشش میں ہے کہ اس کے مدمقابل بھی کوئی پیدا ہو جائے اور وہ بھی کچھ کہے اور یوں جس موقع پر مسلمانوں میں وحدت پیدا ہونی چاہیئے اختلاف پیدا ہو جائے۔ واقعاً اسلام ایسے طرزِ فکر اور ایسے طرزِ عمل کا کیا کرے؟ اسلام ان ملاّؤں کا کیا کرے کہ جو علما کی شکل اختیار کر کے عوام میں پھیل گئے ہیں؟ یہ ایک مصیبت ہے کہ اس موقع پر کہ جب مسلمان سوچ بچار کر رہے ہیں۔ ایک مُلاّ دیکھتا ہے کہ بعض جوان اس اجتماع کی طرف مائل ہو رہے ہیں، ایران کی طرف مائل ہو رہے ہیں وہ کہتا ہے کہ میری ذمّہ داری ہے کہ کہوں: یہ مشرک ہیں، یہ مجوس ہیں، یہ ایسے ہیں، یہ ویسے ہیں اور انھوں نے بعض مقدسات کی توہین کی ہے۔ یہ سب استعماری خدمت، بڑی طاقتوں کی خدمت اور اسلام ومسلمین کے خلاف کام کے علاوہ اور کیا ہے؟ ہمیں ان مسائل کے

بارے میں سوچنا چاہیئے۔ مسلمانوں کو ان مسائل کے بارے میں سوچنا چاہیئے اور ان افراد کے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ جو مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر دینے کے درپے ہیں۔ ۲۳

اسلام کے فرض شناس علما کو چاہیئے کہ اس عظیم خطرے کے بارے میں بات کریں کہ جو چھوٹے مُلّاؤں، علمائے سو اور درباری مُلّاؤں سے اسلامی معاشروں کو لاحق ہوا ہے۔ کیونکہ یہی وہ جاہل ہیں کہ جو جابروں کی حکومت اور ایجنٹ لیڈروں کے ظلم کی توجیہ کرتے ہیں۔ مظلوموں کے صحیح حقوق کی ادائیگی میں حائل ہوتے ہیں اور جہاں ضرورت سمجھتے ہیں اللہ کے مجاہدوں اور حریّت پسندوں کے خلاف کفر و فسق کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ اللہ سب اسلامی اقوام کو ان نااہلوں اور دین فروشوں کے شر در اور ظلمت سے نجات عطا کرے۔ ۲۳

جناب حجت الاسلام شیخ محی الدین انواری اور جناب حجت الاسلام شیخ فضل اللہ محلاتی
(دونوں کا فیض باقی رہے)

چونکہ ایک عظیم اسلامی فریضے کہ جو عظیم انسانی، روحانی، سیاسی اور اجتماعی مقصد کا حامل ہے۔ یعنی بیت اللہ الحرام کے حج کے فریضے کی انجام دہی کے دن نزدیک ہیں اور ضروری ہے کہ ایران کی ملتِ شریف کے باشکوہ انقلاب کے ذریعے اسلامی جمہوریہ قائم ہونے کے ساتھ یہ مقدس فریضہ آثارِ طاغوت سے پاک ہو کر اسلامِ حقیقی کی طرف لوٹ آئے لہٰذا آپ کو بیت اللہ الحرام کے حجاج کا سرپرست مقرر کرتا ہوں۔ مختلف وفود کے صالح، فرض شناس اور باایمان افراد میں سے باصلاحیت افراد کا انتخاب کریں اور اُن کے ساتھ مل کر حج سے مربوط تمام امور کی نگرانی کریں تاکہ اسلامی جمہوریہ کی حکومت کے دوران میں انشاء اللہ تعالےٰ اس مقدّس فریضہ پر اس کے روحانی مفہوم کے ساتھ عمل درآمد ہو۔ ۲۴

جناب حجت الاسلام شیخ محمد رضا توسّلی محلّاتی (دامت افاضاتہ)

حج کے عظیم فریضے کی ہر ممکن بہتر ادائیگی، اس الٰہی فریضے سے مربوط تمام امور کی انجام دہی اور کاروانوں کو زیادہ سے زیادہ اسلامی بنانے اور ان کے انتظامی معاملات کی انجام دہی کے لئے جنابِ عالی کو بیت اللہ الحرام کے حجاج کا سرپرست مقرر کرتا ہوں تاکہ آپ جناب حجت الاسلام

سیّد علی ہاشمی گلپائیگانی کے ساتھ مل کر اور وفود کے صالح، فرض شناس اور باایمان افراد میں سے باصلاحیت افراد کا انتخاب کرکے حج سے مربوط تمام امور کی نگرانی کریں۔ حج سے متعلق امور اگر ہلال احمر وغیرہ جیسے اداروں میں سے کسی سے مربوط ہوں تو حکومتی اداروں کے منتخب عہدیدار آپ کی تائید سے مقرر ہوتے چاہئیں۔ اور آپ کی ذمّہ داری ہے کہ اس کام کے لئے مسلمان اور فرض شناس افراد کا انتخاب کریں۔[۲۵]

اس سفر میں موجود علمائے محترم جو میرے کہنے پر مشرف ہو رہے ہیں وہ بھی اور دوسرے بھی جنابِ عالی کی تائید فرمائیں اور حجاج محترم کی ذمّہ داری ہے کہ آپ کی ہدایات پر کان دھریں اور جو خطوط آپ اُن کے لئے معیّن کر دیں ان کی اطاعت کریں اور اُن سے تجاوز نہ کریں تاکہ انشاء اللہ یہ عظیم فریضہ بامقصد طور پر ادا ہو اور اس کے مختلف پہلوؤں پر عمل درآمد کیا جاسکے۔

واضح ہے کہ وہ عہدیدار حضرات کہ جن کا کام اس فریضے سے اور حجاجِ محترم سے مربوط ہے۔ کاموں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے مامور ہیں کہ آپ کے ساتھ تعاون کریں اور آپ کے ارشادات سے استفادہ کریں۔[۲۶]

علما حضرات عوام کو مسائل حج سکھائیں

چاہیئے کہ آپ علما حضرات کسی کمی کی صورت میں لوگوں کو صبر کی نصیحت کریں۔ افراد (پہلے سے حجاز میں) گئے ہیں اور انھوں نے کام انجام دیئے ہیں، انھوں نے زحمتیں اُٹھائی ہیں اور اب بھی اٹھا رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر زحمت نہیں اُٹھا سکتے۔ مقدور بھر اور اپنی توان کے مطابق انھوں نے زحمت اٹھا کر کام انجام دیا ہے۔ وہاں پر موجود مشکلات کے باوجود رہنے کا انتظام کیا ہے لیکن اس سے زیادہ وہ نہیں کر سکتے اگر کسی وقت لوگ دیکھیں کہ کسی چیز کی کمی ہے تو یہ اس لئے نہیں ہے کہ یہ حضرات کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ کر نہیں سکے اور جب کر نہ سکتے ہوں تو کیا کریں؟ کیا یہ کہیں کہ حضرات! ہم آپ کے لئے کسی بڑی جگہ کا بندوبست نہیں کر سکتے لہٰذا حج پر نہ آئیے؟ یا وہاں پر تفریح گاہ مہیا نہیں کر سکتے اور نہ جانے کیا کیا؟ یا نہیں، بلکہ آئیے اور کچھ اُن زحمات کی طرف توجہ کیجئے کہ جو غریب و فقیر لوگ اٹھاتے ہیں۔

سلہ : صحیت الاسلام موسوی خوئینی ہا۔

بہرصورت یہ کاروانوں میں موجود علما کا فریضہ ہے، یعنی اُن کے فرائض میں سے ایک ہے۔ اُن کا ایک اہم فریضہ عوام کو مسائلِ حج یاد کروانا بھی ہے۔ آدمی بہت دیکھتا ہے کہ لوگ حج پر جاتے ہیں، زحمت اُٹھاتے ہیں۔ لیکن حج کے مسائل نہیں جاتے۔ وہاں پھر مشکل میں پھنس جاتے ہیں۔ جب لوٹ آتے ہیں تو کئی سال بعد پوچھتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا تھا کیا ہمارا حج درست ہے یا نہیں؟ ہم نے یوں نہیں کیا تھا کیا یہ درست ہے یا نہیں؟ کیا ہم ابھی تک مُحرم ہیں یا نہیں؟

علما حضرات کو چاہیئے کہ عوام کے ساتھ نشست رکھیں، درس دیں، لوگوں کو آدابِ حج، واجباتِ حج اور مُحرمات حج یاد کروائیں۔ آداب نہ ہوں تو نہ ہوں، تاہم لوگوں کو واجبات اور مُحرمات کی تعلیم دیں۔ لوگوں کی بھی ذمّہ داری ہے کہ اگر علما درس کہیں تو مسائل حج سُنیں اور انھیں یاد کریں تاکہ بعدازاں مشکل میں نہ پڑجائیں کہ جب واپسی ہو تو کہیں میرا طواف صحیح تھا یا نہیں؟ جب آپ نے مسئلہ یاد کرلیا تو پھر درست ادا ہوگا اور کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ یہ بھی سب کا ایک فریضہ ہے۔ علما کو یہ فریضہ وہاں پر ادا کرنا چاہیئے اور عوام کو بھی مسائلِ حج یاد کرنے کے درپے رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ فقط حج پر چلے جائیں پھر جو ہوتا ہے ہو، نہیں حج پر جانا کہیں اور جانے سے مختلف ہے۔ انسان زیارت پر جاتا ہے وہ اگر صحیح طور پر ادا نہ ہو تو اشکال پیش نہیں آتا لیکن یہاں پر اشکال پیش آتا ہے اور انسان بعدازاں مُحرم ہی باقی رہتا ہے۔ حج دوبارہ بجالانا پڑتا ہے۔ انھیں مسائل کے باعث مشکل پیش آتی ہے۔ آپ خود اپنی خاطر مسائل کی جستجو کریں، انھیں یاد کریں اور اشتباہ و خطا میں نہ پڑیں۔ مبادا بعدازاں آپ کی زحمت کا سبب بن جائے۔ ایک مسئلہ تو یہ ہے۔

ایک اور مسئلہ کو جو کاروانوں میں موجود علما حضرات ہی کو چاہیئے کہ عوام کو بتائیں وہ یہ ہے کہ وہاں پر انجام پانے والے امور، حج کے موقع پر انجام پانے والے سیاسی امور کسی تنظیم کے تحت ہونے چاہئیں۔ اگر ہر کوئی خود سے کچھ کرنا چاہے تو ایسا ہرج مرج ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ ہر اَمر میں کوئی نظم ہونا چاہیئے۔ اگر کسی اَمر کے لئے اجتماع منعقد کرنا چاہئیں تو امورِ حج کے عہدیدار کو پروگرام دینا چاہیئے۔ باقی سب کو اس پروگرام پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہر گروہ میں ہر کوئی خود سے اپنے ذوق کے مطابق کچھ کرنا چاہے تو وہاں پر مصیبت بن جائے گی۔ کیونکہ ذوق بہت مختلف ہوتے ہیں۔ اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ ایسے امور بعض اوقات اسلامی جمہوریہ کے لئے بدگمانی کا باعث بنتے ہیں۔ ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے کہ جو اسلامی جمہوریہ (ایران) کے لئے بدنامی کا باعث بنیں۔ پوری دنیا میں موجود پروپگنڈے کرنے والے ہمارے خلاف اور اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف پروپگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ میں

خود سے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے کہ اُن کے ہاتھ کوئی بات لگ جائے۔ اور وہ اسے لے اُڑیں اور پھر اُسے جتنا چاہیں بڑھا چڑھالیں۔ یہ بھی ایک ضروری مسئلہ ہے ہر کاروان میں موجود ہر شخص سے یہ بات کہنا چاہیئے کہ تمام کام کسی تنظیم اور پروگرام کے تحت ہونے چاہئیں۔ ہرج ومرج پیدا نہ ہوجائے۔ ایسا نہ ہو کہ جس کے جو دل میں آئے عمل کرنے لگے۔ اس مسئلے کی طرف بھی لکھاب کو بہت توجہ رکھنا چاہیئے۔ عازمینِ حج کو اس امر کی طرف بھی توجہ کرنا چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ اُن کا حج معصیت سے مخلوط ہوجائے۔ سب کچھ اسلام ہونا چاہیئے اور سب کچھ عبادت ہونا چاہیئے۔

مظاہرے بھی عبادت کے طور پر ہونے چاہئیں نہ کہ معصیت کے طور پر۔ نعرے بھی عبادت کے طور پر ہوں، معصیت کے طور پر نہیں۔ یہ سب کچھ یوں ہو کہ خدا کے لئے قرار پائے۔ جو کچھ کسی کے مَن میں آئے، جس کسی سے بھی بدگوئی کرنا چاہے۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ایک صحیح منصوبے کے تحت ہونا چاہیئے۔ [۲۷]

ضروری ہے کہ نظم و ترتیب اور آدابِ اسلامی کو مناسب طور پر اور پوری طرح سے ملحوظ رکھیں۔ ایسے خود ساختہ نعروں سے سختی سے اجتناب کریں کے جو ممکن ہے تمام اسلامی ممالک اور بالخصوص اسلامی جمہوریہ کے شریکِ زائرین کے خلاف بدگمانی پیدا کرنے اور اُن کی آبرو کو نقصان پہنچانے کے لیئے منحرفین کی طرف سے القا کیئے جائیں اور ان نعروں اور شعار کی پیروی کریں کہ جو مظاہرے کے ذمّہ دار حضرات کی طرف سے میرے نمائندہ حجت الاسلام آقائے کروبی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بلاواسطہ حکم سے لگائے جائیں اور ان سے تجاوز نہ کریں۔

اگر کچھ لوگ کبھی بغیر اجازت نعرے بلند کریں تو اُن کی تقلید نہ کریں اور انھیں نصیحت کریں۔

اگر وہ اصرار کریں تو انھیں اپنے سے دور بھگادیں اور صرف مقرر شدہ جلوس میں شرکت کریں۔ خودسرانہ جلوس نہ نکالیں۔ جان لیں کہ اگر ان کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے اور معین حدود سے تجاوز کے باعث تمام ممالک یا اسلامی جمہوریہ کے حاجیوں کی آبرو کو نقصان پہنچا تو وہ اللہ تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے اور ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ انھیں جاننا چاہیئے کہ پوری دنیا سے اس مقدس مقام اور نزولِ وحی کی جگہ پر عظیم اجتماع کا ایک اہم فلسفہ مسلمانانِ عالم کی باہم پیوستگی اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآنِ کریم کے پیروکاروں کی عالمی طاغوتوں کے مقابل وحدت

کا استحکام ہے۔ بعض زائرین کے اعمال کی وجہ سے اگر خدا نخواستہ اس وحدت میں خلل واقع ہو اور تفرقہ پیدا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی اور خداوندِ قادر کے عذاب کا موجب ہوگا۔[۲۸]

جو لوگ سوغات کے نام پر ناروا خرچ کرتے ہیں یا حج سے واپسی پر تکلفات اور حد سے متجاوز دعوتیں کرتے ہیں انھیں چاہیئے کہ یہ اخراجات اپنے بیمار اور محتاج بہن بھائیوں پر کریں تاکہ اللہ تعالےٰ انھیں اجر و برکت عنایت فرمائے۔[۲۹]

اس برس کہ جب انقلابِ اسلامی کے دوران میں ہمارے بھائی بہنوں کو طاغوتی حکومت کے ہاتھوں بہت ظلم و ستم برداشت کرنا پڑا ہے اور انھیں بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے نیز واقعاتِ انقلاب کے بہت سے معذور افراد بھی ہیں، انھیں مدد کی بہت ضرورت ہے۔ جو لوگ مستحب حج بجالانا چاہتے ہیں انھیں چاہیئے کہ وہ رقم ان بھائی بہنوں کی ضرورت پر صرف کریں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا ثواب مستحب حج سے کہیں زیادہ ہے۔[۳۰]

الحمدللہ اسلامی جمہوریہ ایران نے مختلف قوموں، نسلوں اور ملکوں کے زائرین خانۂ حق میں سے بلکہ خود سعودی عرب میں اپنے بہت سارے سچے اور وفادار دوست پیدا کر لیئے ہیں کہ جو ہماری سچائی کے گواہ ہیں اور اس کی شہادت دیں گے۔ خادم الحرمین کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتلِ عام کے مختلف پہلو بتانے کے لئے اور یومِ حادثہ کے تلخ حقائق کو دنیا کے عوام تک پہنچانے کے لئے وہ ہماری مدد کریں گے۔ کتنا اچھا ہے کہ ابھی جبکہ ہمارے عزیزوں کے لاشے زمین پر پڑے ہیں صدام، اُردن کا (شاہ) حسین اور مراکش کا (شاہ) حسن آلِ سعود کے ظلم کی حمایت کرکے اُن کے ساتھ ہم آہنگی کا اعلان کر رہے ہیں۔ گویا سعودی عرب نے کوئی بہت بڑا مورچہ سر کر لیا ہے سینکڑوں نہتی عورتوں اور نہتے مردوں کو قتل کرکے انھیں گولیوں کا نشانہ بنا کر اور ان پاک جسموں کو پامال کرکے گویا اس نے کوئی بہت بڑی فوجی کامیابی حاصل کر لی ہے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں جبکہ دنیا اس غم میں سوگ نشین ہے اور رسولِ خاتمؐ کا دل شکستہ ہے۔[۳۱]

فصل دهم

مختصر اقوال

برائت از مشرکین

اصولاً برائت از مشرکین حج کے سیاسی فرائض میں سے اور اس کے بغیر ہمارا حج، حج ہی نہیں۔

صحیفہ نور: جلد ۲۰، ص ۲۰۲

حج کے موقع پر برائت از مشرکین وہ سیاسی۔عبادی پکار ہے کہ جس کا امر رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔

جلد ۱۸، ص ۹۰

جو حج بے روح و بے تحرک ہو جس میں قیام نہ ہو، جو برائت سے خالی ہو، جو وحدت سے عاری ہو اور جو کفر و شرک کے انہدام کا باعث نہ بنے وہ حج ہی نہیں۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

آج مشرکین و کافرین کے خلاف ہماری صدائے برائت ظالموں کے خلاف پکار ہے اور یہ اس اُمّت کی پکار ہے کہ جس کی جان مشرق و مغرب کے مظالم سے لبوں پر آگئی ہے۔ ان ظالموں

کا سرغنہ امریکہ اور اس کے حواری ہیں۔ یہ اس اُمت کی پکار ہے کہ جس کا گھر، وطن اور دولت سب کچھ یہ ظالم لوٹ کر لے گئے ہیں۔

صحیفۂ نور، جلد ۲۰، ص ۱۱۲

ہماری صدائے برائت اُن سب لوگوں کی پکار ہے جو امریکہ کی فرعونیت اور اس کی ہوسِ اقتدار کو اب مزید برداشت نہیں کر سکتے۔

جلد ۲۰، ص ۱۱۳

ہماری صدائے برائت اُن بھوک کے ماروں، محروموں اور پابرہنوں کے فقر و تہی دستی کی پکار ہے کہ جن کی دن رات کی خون پسینے کی کمائی دولت کے بین الاقوامی بچاری اور لیٹرے لوٹ کر لے گئے ہیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۱۳

ہماری فریاد برائت اپنے مکتب اور عزّت وناموس کے دفاع کی پکار ہے۔ یہ پکار اپنے ذخائر اور دولت و ثروت کی حفاظت کی پکار ہے اور یہ اُن اقوام کی دردبھری پکار ہے کہ کفر و نفاق کے خنجر نے جن کا دل زخمی کر دیا ہے۔

جلد ۲۰، ص ۱۱۳

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ برائت کے مظاہروں میں شرکت اور ایران کی بہادر ملّت سے ہم آہنگی کے اعلان کے بعد اپنے ممالک اور اسلامی سرزمینوں سے استعمار کو رمی کرنے (اور مار بھگانے) کی فکر کریں۔

جلد ۲۰، ص ۱۱۴

ہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ ہم نے خدائے کعبہ سے جو میثاق باندھا تھا اس پر پورے اُترے ہیں اور مشرکین کے خلاف اظہارِ برائت کی بنیادیں ہم نے اپنے ہزاروں شہیدوں کے خون سے استوار کی ہیں۔

جلد ۲۰، ص ۲۳۲

جو کوئی بھی کفر و شرک کے خلاف صدائے برائت بلند کرے گا۔ عالمی استکبار کی منطق میں اس پر شرک کا الزام لگے گا بلعم باعوروں کی اولاد یہ مفتی اور مفتی زادے اس کے خلاف قتل و کفر ہی کا حکم صادر کریں گے۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

ضروری ہے کہ بیت اللہ الحرام کے حاجی اس اجتماعِ عام اور انسانوں کے عظیم سمندر میں ظالموں اور ستمگروں کے خلاف جس قدر اونچی ہو سکے صدائے برائت بلند کریں۔

جلد ۲۰، ص ۲۱

بیت اللہ الحرام اور کعبہ معظمہ عزیز زائروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے تاکہ وہ حج کو سیاسی تنزل اور بنیادی انحراف سے بچا کر ابراہیمیؑ و محمدیؐ حج کی طرف لے جائیں، اسے حیاتِ نو عطا کریں، مشرق و مغرب کے بتوں کو توڑ ڈالیں اور "قیامِ ناس" اور برائت از مشرکین کی حقیقت کو آشکار کریں۔

جلد ۱۹، ص ۱۹۷

برائت از مشرکین کا اعلان کرتے ہوئے ہمارا عزم عالم اسلام کی توانائیوں کی آزادی کا تھا اور ہے اور خداوندِ عظیم کی مدد سے، فرزندانِ قرآن کے ہاتھوں یہ کام ہو کر رہے گا۔

جلد ۲۰، ص ۲۳۱

ہم اس بات پر زور دیتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ کم از کم خانۂ خدا اور حرمِ امنِ الٰہی میں مسلمان ظالموں کی ہر طرح کی قید سے آزاد ہوں اور ایک عظیم مظاہرے کے ذریعے اس چیز کے خلاف اعلانِ برائت کریں کہ جس سے وہ متنفر ہیں اور اپنی نجات کے لئے ہر ممکنہ ذریعے سے استفادہ کریں۔

جلد ۲۰، ص ۲۴۰

دنیا بھر کے مختلف گروہوں اور مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے تمام زائرین جو اس مقامِ مقدس پر جمع ہوتے ہیں اگر اللہ کی پکار کا جواب دیں اور ہم آواز ہو کر ظالموں اور ستمگروں کی خدمت کریں تو انشاء اللہ ستم کے محل گر جائیں گے۔

جلد ۱۹، ص ۱۹۸

مکہ و مدینہ میں برپا ہوتے والے برائت کے مظاہرے روس اور امریکہ کے پٹھوؤں کی نابودی پر تمام ہوں گے۔

جلد ۲۰، ص ۲۴۲

ممکن نہیں کہ ہمارے حاجی حج پر جائیں اور عالمی استکبار کے خلاف مظاہرے نہ کریں۔

جلد ۲۰، ص ۲۴۳

مکہ و مدینہ کے مظاہروں کا نتیجہ سعودی عرب کی تیل کی پائپ لائنوں کی بندش کی صورت میں نکلے گا۔

جلد ۲۰، ص ۲۴۳

حج کے سیاسی پہلو

ان عظیم مناسک کا سب سے زیادہ متروک اور غفلت زدہ پہلو سیاسی پہلو ہے۔ خائنوں کا ہاتھ اسے متروک بنانے میں سب سے زیادہ کارفرما رہا ہے، آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔

جلد ۱۹، ص ۴۳

حج کا ایک عظیم فلسفہ اس کا سیاسی پہلو ہے۔ مجرم ہاتھ ہر طرف سے اسی پہلو کے خلاف مصروفِ کار ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ ان کے پہلو دار پروپیگنڈوں نے مسلمانوں پر بھی اثر کیا ہے جس کی وجہ بہت سے مسلمان سفرِ حج کو مصالحِ مسلمین سے خالی ایک خشک عبادت سمجھتے ہیں۔

جلد ۱۸، ص ۶۶

جمعہ، جماعت اور دیگر اجتماعات جن میں خاص طور پر حج کا قیمتی اجتماع شامل ہے بہت سے سیاسی پہلوؤں کے حامل ہیں۔ ان میں اسلام اور مسلمانوں کی بنیادی اور سیاسی مشکلات سے آگاہی شامل ہے۔

جلد ۹، ص ۲۲۵

تمام مسلمان بہن بھائی اس طرف توجہ رکھیں کہ حج کا ایک اہم مقصد مسلمین کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا اور رشتۂ اخوت کو مضبوط کرنا ہے۔

جلد ۹، ص ۱۷۶

اس علاقے کے اور دیگر علاقوں کے جو درباری مُلّا یہ کہتے ہیں کہ حج کو سیاسی پہلوؤں سے خالی ہونا چاہیے وہ رسول اللہؐ کی مذمت کرتے ہیں۔

جلد ۱۸، ص ۶۷

اے خطباء! اے مصنفین! عرفات، مشعر، منیٰ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے عظیم اجتماعات میں اپنے علاقوں کے سماجی و سیاسی مسائل اپنے ایمانی بھائیوں تک پہنچائیں اور اُن سے نصرت طلب کریں۔

جلد ۱۰، ص ۲۲۲

سَراپا سیاست یہ عظیم کانفرنس کہ جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر منعقد ہوتی ہے اور جس میں دنیا کے ہر گوشہ و کنار اور دور دراز علاقوں سے لوگ جمع ہوتے ہیں انسانوں کے منافع اور قیامِ عدل کے لئے ہے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بت شکنی کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ہے۔ یہ طاغوت شکنی اور فرعونوں سے نجات کے لئے جہادِ موسوی کو جاری رکھنے کے لئے ہے۔

جلد ۲۰، ص ۱۸

ہم سب کو یہ جاننا چاہیئے کہ دنیا بھر سے اس مقدس مقام اور مرکزِ وحی پر جمع ہونے کا ایک عظیم اجتماعی فلسفہ مسلمانانِ عالم کی باہمی پیوستگی اور عالمی طاغوتوں کے خلاف رسولِ اسلامؐ اور قرآنِ کریم کے پیروکاروں کے اتحاد کا استحکام ہے۔

جلد ۱۹، ص ۲۰۱

حج اس لئے ہے تاکہ مسلمانوں کی سال بھر کی مشکلات کا جائزہ لیا جائے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

جلد ۱۸، ص ۶۶

حج اسلامی اقوام کی باہمی شناسائی کا بہترین موقع ہے۔ اس موقع پر مسلمان دنیا بھر کے اپنے دینی و اسلامی بھائی بہنوں سے آشنا ہو سکتے ہیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۳۱

کعبہ اور حریم ممالک اسلامی کے حرم پر سے شیطانی تسلّط کا خاتمہ ضروری ہے۔

جلد ۱۷، ص ۲۹

حریم مقدس اسلام اور کعبہ سے بڑے، درمیانے اور چھوٹے (ادنیٰ وسطی اور عقبہ) شیطان کو مار بھگانا چاہیئے۔

جلد ۱۷، ص ۲۹

حج جس روز سے معرضِ وجود میں آیا ہے اس کے سیاسی پہلو کی اہمیت اس کے عبادتی پہلو سے کمتر نہیں ہے۔ یہ سیاست اور عبادت کا امتزاج ہے۔

جلد ۱۸، ص ۶۶

اے دُنیا کے مسلمانوں اور محرومو! ہاتھوں میں ہاتھ دو، اپنا رُخ خدائے بزرگ کی طرف

کرو، اسلام کی پناہ لو اور ستمگروں اور قوموں کے حقوق پر تجاوز کرنے والوں پر ٹوٹ پڑو۔

جلد ۱۰، ص ۲۲۱

ہم انشاءاللہ اجازت نہیں دیں گے کہ کعبہ و حج کے اس عظیم منبر سے کہ جو بام انسانیت کی بلندیوں پر ہے اور جہاں سے مظلوموں کی آواز سارے عالم میں پہنچنی چاہیئے اور جہاں سے آواز توحید بلند ہونی چاہیئے۔ امریکہ، سوویت یونین اور کفر و شرک سے دوستی کی آواز بلند ہو۔

جلد ۱۰، ص ۲۲۱

آج عالم اسلام امریکہ کے ہاتھوں میں اسیر ہے۔ آپ دُنیا کے مختلف براعظموں میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے اللہ کا یہ پیغام لے جائیں کہ وہ خدا کے سوا کسی کی غلامی اور بندگی کو قبول نہ کریں۔

جلد ۹، ص ۲۳۲

یہ عظیم الٰہی اجتماع کہ جسے اللہ کی قدرتِ لایزال کے سوا کوئی اور منعقد نہیں کر سکتا۔ اس میں مسلمانوں کی عمومی مشکلات کا جائزہ لے کر باہمی مشاورت سے انھیں حل کرنے کی کوشش کی جانا چاہیئے۔

جلد ۱۵، ص ۱۲۳

حج کے اس مقدس اجتماع میں اوّلاً اسلام کے بنیادی مسائل کا جائزہ لیا جانا چاہیئے اور ثانیاً اسلامی ممالک کے مخصوص مسائل پر تبادلۂ خیال کیا جانا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ملکوں کے اندر استعمار اور اس کے ایجنٹوں کے ہاتھوں مسلمان بھائیوں پر کیا گزر رہی ہے۔

جلد ۱، ص ۱۵۷

اے خانۂ خدا کے زائرو! لیفٹ اور رائٹ کی قوتوں خصوصاً لٹیرے اور متجاوز امریکہ اور مجرم اسرائیل کی سازشوں سے دنیا والوں کو آگاہ کرو۔

جلد ۱۰، ص ۲۲۲

وہ گھر کہ جو قیام کے لئے قائم ہوا ہے، وہ بھی انسانوں کی خاطر تمام انسانوں کے قیام کے لئے، وہاں پر اسی عظیم مقصد کے لئے اجتماع ہونا چاہیئے۔

جلد ۱۹، ص ۴۲

ہو سکتا ہے کہ عابد نما جاہل کہیں کہ خانۂ حق اور کعبہ معظمہ کی حرمت نعروں، مظاہروں،

جلوس اور اعلانِ برائت سے پامال نہیں کرنی چاہیئے اور حج عبادت و ذکر کا مقام ہے نہ کہ صف آرائی اور اور رزم آرائی کا اور چہ بسا کہ الزام تراشں علما دلوں میں یہ بات ڈالنے کی کوشش کریں کہ معرکہ آرائی اظہارِ برائت اور جنگ وجدل دنیا داروں اور دنیا پرستوں کا کام ہے اور سیاسی مسائل میں دخل اندازی اور وہ بھی ایّامِ حج میں علما کے شایانِ شان نہیں ہے جب کہ ایسی باتیں کرنا بذات خود ایک مخفی سیاست ہے اور عالمی لٹیروں کے مقاصد کی تکمیل ہے۔

جلد ۲۰، ص ۱۱۱

ہر ملک کے باشندوں کو چاہیئے کہ اس مقدس اجتماع میں مُسلمانانِ عالم تک اپنی قوم کی مشکلات پہنچائیں۔

جلد ۱، ص ۱۵۷

وہ حج کہ جو اللہ تبارک وتعالےٰ چاہتا ہے اور جس کا اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ حج پر جائیں تو مختلف علاقوں کے مسلمانوں کو بیدار کریں اور انھیں باہم متحد کریں۔

جلد ۱۸، ص ۶۸

یہ مسجد الحرام اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کی دیگر مساجد جنگ، سیاست اور اجتماعی امور کا مرکز رہی ہیں۔

جلد ۱۸، ص ۶۷

یہ بیتِ معظم انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے، انسانوں کے قیام اور ہمہ گیر تحریک کے لئے ہے اور لوگوں ہی کے مفادات کے لئے ہے۔

جلد ۱۹، ص ۴۳

حج معارفِ اسلامی کا ایک ایسا مرکز ہے کہ جس سے زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے اسلامی سیاست کا مفہوم اخذ کرنا چاہیئے۔

جلد ۲۰ ص ۲۲۸

لوگوں کو اور اسلامی معاشروں کو ہم آواز ہونے کی دعوت دینا اور مسلمانوں کے مختلف طبقات کے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کرنا اس عظیم اجتماع کے مقاصد میں شامل ہے۔ خطیبوں، مقرروں اور مصنفوں کو اس اہم کام کے لئے اقدام کرنا چاہیئے۔

جلد ۹، ص ۲۲۵

اعمالِ حج کا فلسفہ

بیت اللہ کے گرد طواف اس امر کی علامت ہے کہ خدا کے سوا کسی کے گرد گردش نہ کریں اور رجم عقبات شیاطینِ جنّ وانس کو رجم کرنا ہے۔

جلد ۹، ص ۲۲۶

حجرِ اسود کو چھوتے ہوئے اللہ سے بیعت کریں کہ آپ اُس کے، اس کے رسولوں کے، صالحین کے اور حریت پسندوں کے دشمنوں کے دشمن ہوں گے۔ وہ جو کوئی بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں ان کی اطاعت و بندگی نہیں کریں گے۔ اپنے دل سے خوف و ہراس کو دور کر دیں کیونکہ اللہ کے دشمن کہ جن کا سرغنہ شیطانِ اعظم ہے، ہی ذلیل ہیں اگرچہ انسانوں کے قتل و غارت کے ہتھیاروں میں انھیں برتری کیوں نہ حاصل ہو۔

جلد ۲۰، ص ۱۸

یہ غم کہاں لے جائیں کہ حج قرآن کی طرح مہجور ہو چکا ہے۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

دسیوں لاکھ مسلمان ہر سال مکہ جاتے ہیں اور رسول اللہؐ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسماعیلؑ اور جنابِ ہاجرہؑ کے نقشِ قدم پر اپنے قدم رکھتے ہیں لیکن کوئی نہیں کہ جو اپنے آپ سے پوچھے کہ ابراہیم و محمد علیہم السّلام کون تھے، انھوں نے کیا کیا، ان کا مقصد کیا تھا اور انھوں نے ہم سے کیا تقاضا کیا؟

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

بار بار لبیک کہنا اُسی کی طرف سے حقیقت رکھتا ہے کہ جس نے گوشِ جاں سے ندائے حق سنی ہو اور جو اسمِ جامع کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی پکار کا جواب دیتا ہو۔

جلد ۱۹، ص ۲۲

اُمتِ اسلامی کے افراد کسی بھی قوم و نسل سے ہوں انھیں ابراہیمیؑ ہونا چاہیئے تاکہ اُمتِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُن کا تعلق ہو سکے اور ایک ہو جائیں۔ حج اسی توحیدی زندگی کی تنظیم تمرین اور تشکل کا نام ہے۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

شعور و عرفان کے ساتھ آپ مشعرالحرام اور عرفات جائیں اور ہر موقف و مقام پر حق اور حکومتِ مستضعفین کے وعدوں پر اپنے اطمینانِ قلب میں اضافہ کریں۔ سکوت و سکون کے ساتھ آیاتِ حق میں غور و فکر کریں۔ عالمی استکبار کے چنگل سے محروموں اور مستضعفوں کی نجات کے بارے میں سوچیں اور ان مقدس مقامات پر دُعا کریں کہ ہمیں نجات کی راہیں میسّر آئیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۸

خون میں ڈوبا حج

حرمِ امنِ الٰہی کے حرمت کی پامالی کا جرم ایسا کام نہیں کہ جسے دُنیا کے فرض شناس مسلمانوں کے دِل کبھی بھی بھلا سکیں یا وہ کبھی بھی اس پر خاموش ہو سکیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۸

مکہ کہ جو مقامِ مقدّسِ الٰہی ہے وہ کہ جو مقدّس ترین مقاماتِ الٰہی میں سے ہے۔ اب جبکہ اس کی حُرمت پامال کی گئی ہے دُنیا کے مسلمانوں کے لئے باعثِ ننگ ہے کہ وہ بیٹھے تماشا دیکھتے رہیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۵

آج حرم، حرم ہے لیکن انسانوں کے لئے نہیں بلکہ امریکہ کے لئے اور جو امریکہ کو لبیک نہ کہے اور خدائے کعبہ کی طرف اپنا رُخ کرے وہ انتقام کا مستحق قرار پاتا ہے۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

وہ خون کہ جو ہماری ملّت کے سمندر صفت عظیم دِل سے سرزمین حجاز پر بہہ گیا ہے۔ اسلام کی سچّی سیاست کے تشنہ کاموں کے لئے ایک ایسا زمزمِ ہدایت ہے جو قوموں اور آئندہ نسلوں کو سیراب کرے گا۔ اور ظالم اس میں غرق ہو کر مریں گے۔ ہم نے ان سب مظالم کو امریکہ کے کھاتے میں جمع کر دیا ہے۔ اللہ کی مدد سے مناسب موقع پر ہم اُس سے اِس کا حساب لیں گے اور نمرودوں، شیطانوں اور قارونوں سے فرزندانِ ابراہیمؑ کا انتقام لیں گے۔

جلد ۲۰، ص ۱۳۵

زائرینِ بیت اللہ کا قتل استکباری سیاستوں کی حفاظت اور خالص محمدیؐ اسلام کا

نفوذ روکنے کے لئے ہے۔

جلد ۲۰، ص ۲۳۱

حجاز میں عظیم ترین اسلامی اور عالمی مقامات کی حُرمت پامال کی گئی ہے۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۴

ایران کی عزیز و دلاور قوم مطمئن رہے کہ حادثۂ مکہ عالمِ اسلام میں عظیم تبدیلیوں کی بنیاد بنے گا۔ اس سے اسلامی ممالک کے فاسد نظاموں کی تباہی کے لئے فضا ہموار ہوگی اور یہ عالم نما لوگوں کے مسترد کئے جانے کا باعث بنے گا۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۳

حرمتِ کعبہ کی پامالی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس سے یوں ہی گزر جایا جائے۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۴

ہم مسئلہ قدس سے صرفِ نظر کریں، صدام سے صرفِ نظر کریں اور سب کہ جنھوں نے ہم سے برائی کی ہے صرفِ نظر کریں۔ لیکن واقعۂ حجاز سے صرفِ نظر نہیں کر سکتے۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۴

ہمیں یہ ننگ و عار قبر میں نہیں لے جانا چاہیئے کہ ہم تھے اور ہم نے دیکھا، ہماری موجودگی میں عظیم ترین ظلم ہوا اور وہ اب بھی اُلٹا ہم سے طلب کار ہیں۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۴

حادثۂ مکہ عالمی لٹیروں کی اس بنیادی سیاست سے جدا نہیں کہ وہ حریت پسند مسلمانوں کا قلع قمع کر دینا چاہتے ہیں۔

جلد ۲۰، ص ۲۳۱

انشاء اللہ ہم مناسب وقت پر امریکہ اور آلِ سعود کے بارے میں اپنا غم نکالیں گے اور اس عظیم جُرم کا داغِ حسرت ان کے دلوں میں بٹھائیں گے اور ہم لشکرِ کفر و نفاق پر حق کی کامیابی اور نااہلوں اور نامحرموں کے ہاتھوں سے کعبہ کی آزادی کا جشن مناتے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوں گے۔

جلد ۲۰، ص ۲۲۸

اہم یہ ہے کہ حاجی کو جاننا چاہیئے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ کس کے بلاوے پر جا رہا ہے۔

کس کا مہمان ہے اور اس دعوت کے آداب کیا ہیں۔ نیز اسے جاننا چاہیئے کہ ہر خود غرضی اور خود پرستی کے مخالف ہے، ہجرت الی اللہ کے منافی ہے اور روحانیت حج کو ختم کر دیتی ہے۔

جلد ۱۹، ص ۱۹۹

زائرین محترم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان مقامات مقدسہ پر نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر کے دوران میں قرآن کریم سے ارتباط سے غفلت نہ کریں کہ جو صحیفۂ الٰہی اور کتاب ہدایت ہے۔

جلد ۲۰، ص ۱۹

مکہ وہ مقام ہے کہ جس کے خدمت گزار تمام انبیاء رہے ہیں اور آج مکہ ایک ایسے ملحد گروہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہے کہ جو اصلاً نہیں سمجھتا کہ کیا کرنا چاہیئے۔

جلد ۲۰، ص ۱۴۵

کعبہ معظمہ ان بتوں کو توڑنے کا یگانہ مرکز ہے۔

جلد ۱۸، ص ۸۷

بیت اللہ الحرام وہ پہلا گھر ہے کہ جو انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ سب کا گھر ہے۔ اس پر کسی شخص، حکومت یا گروہ کو حق تقدم حاصل نہیں ہے۔

جلد ۱۹، ص ۴۳

حج کے روحانی مراتب کہ جو دولت جاوداں ہیں اور انسان کو اُفق توحید و تنزیہ کے قریب کر دیتے ہیں اس وقت تک حاصل نہ ہوں گے جب تک حج کے احکام عبادت صحیح و مناسب طور پر پورے کے پورے بجانہ لائے جائیں۔ حجاج محترم کاروانوں کے علماء کرام کو اپنی تمام تر کوشش مناسک حج سیکھنے اور سکھانے پر صرف کرنی چاہیئے۔

جلد ۱۹، ص ۴۴

بیت اللہ الحرام کے بہت سے حاجی کہ جو فریضۂ حج کی بجا آوری کے لئے جاتے ہیں انہیں چاہیئے کہ اس مقام مقدس پر وہ دشمنوں کی سازشوں کے خلاف یا للمسلمین (اے مسلمانو امدد) کی آواز بلند کریں جبکہ وہ غفلت کے باعث بازاروں میں امریکی، یورپی اور جاپانی چیزوں کی جستجو میں پڑ جاتے ہیں اور یہ عمل کہ جو حج اور حاجیوں کی حیثیت کے منافی ہے اس سے صاحب شریعت کا دل دُکھاتے ہیں۔

جلد ۱۹، ص ۲۰۴

کہیں ایسا نہ ہو کہ علما، کاروان، کاروانوں کے سربراہ اور دیگر حاجی اس سفر کو سفرِ تجارت بنالیں اور اس سفر میں تجارتی امور ان کے پیشِ نظر ہوں۔ یہ سفر، سفر الی اللہ ہے نہ کہ دنیا کی طرف سفر۔ اسے دنیا سے آلودہ نہ کریں۔

جلد ۹، ص ۲۳۸

حجاز میں حاجیانِ محترم کو جو سامانِ فروخت پیش کیا جاتا ہے اس میں سے امریکہ سے آنے والے سامان کی خریداری اسلامی مقاصد کے خلاف ہے اور بنیادی طور پر یہ کام اسلام کے مخالف ہے۔ اس کی خریداری دشمنانِ اسلام کی مدد اور ترویج باطل ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

جلد ۲۰، ص ۲۳

فہرست آیات و روایات

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم : سورہ محمد آیت ۷ ص ۱۵ - ۹۲
ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ : سورہ توبہ آیت ۳ ص ۹۵ - ۹۶ - ۱۰۲
الست بربکم قالوا بلیٰ : سورہ اعراف آیت ۱۷۲ ص ۱۰۲
أجعلتم سقایۃ الحآج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ
لایستوون عند اللہ : سورہ توبہ آیت ۱۹ ص ۱۲۵ - ۱۴۲
ان اوّل بیت وضع للناس ببکۃ مبارکاً : سورہ آل عمران آیت ۹۶ ص ۱۵۷
ان تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ ثم تتفکروا : سورہ سبا آیت ۴۶ ص ۱۶۴ - ۱۱۴
جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس : سورہ مائدہ آیت ۹۷ ص ۱۰۱
فاستقم کما امرت : سورہ ہود آیت ۱۱۲ ص ۲۸
لقد صدق اللہ ورسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین سورہ فتح آیت ۲۷، ص ۱۴۹
واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا : سورہ آل عمران آیت ۱۰۳ ص ۱۵ - ۸۰
ویزکیھم ویعلمھم الکتاب : سورہ جمعہ آیت ۲ ص ۵۴
وللہ علی الناس حج البیت : سورہ آل عمران آیت ۹۷ ص ۶۶ - ۶۹

قل انما ھو الہ واحد وانني بریٔ مما تشرکون، سورہ انعام آیت ۱۹ ص ۱۰۶
ولا تنازعو فتفشلوا تذھب ریحکم، سورہ انفال آیت ۴۶ ص ۱۱۴
ولتنذر ام القریٰ ومن حولھا: سورہ انعام آیت ۹۲ ص ۱۲۳
واذن فی الناس بالحج یأتوک رجالاً وعلی کل ضامر یأتین من کل فج عمیق، سورہ حج آیت ۲۷
ص ۱۲۳ - ۱۳۹ - ۱۵۱
وطھر بیتی للطآئفین والقآئمین والرکع السجود: سورہ حج آیت ۲۶، ص ۱۲۳
واذآن من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ، سورہ توبہ
آیت ۳ ص ۱۲۳ - ۱۶۹ - ۱۷۱
وکان اللہ عفواً غفوراً: سورہ نساء آیت ۹۹ ص ۱۲۵
وجہت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفــاً وما انا من المشرکین: سورہ انعام آیت ۷۹، ص ۱۲۵
وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا: سورہ نسآء آیت ۱۶۷، ص ۱۵۱
تبیان لکل شیءٍ: سورہ نحل آیت ۸۹، ص ۴۴

روایات

	ص
من ینادی یاللمسلمین فلم یجبہ فلیس بمسلم: اصول کافی ج ۲ ص ۱۶۳،	۹۱ - ۱۱۹
مااکثر الضجیج واقل الحجیج: بحار الانوار ج ۲۷ ص ۱۸۱،	۹۷
مااکثر الضجیج واقل الحجیج: بحار الانوار ج ۲۷ ص ۱۸۱،	۱۲۴ - ۱۶۹
ادبنی ربی فاحسن تأدیبی نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۹۲	۴۵

فہرستِ حوالہ جات

فصلِ اوّل کے حوالہ جات

	صحیفہ نور	صفحہ	تاریخ شمسی	تاریخ عیسوی
ایران میں مقیم سعودی طلبا کے ایک وفد سے امام خمینیؒ کا خطاب	جلد ۱۰	۱۱۶-۱۱۷	۱۱/۸/۵۸	۲/۱۱/۷۹
اسلامی ممالک کے سفراء سے امام خمینیؒ کا خطاب	۱۳	۱۲۳	۲۸/۷/۵۹	۲۰/۱۰/۸۰
حجاج بیت اللہ کی سرپرستی کے لئے حجۃ الاسلام موسوی خوئینی ھا کے نام امام خمینیؒ کا فرمان	۱۶	۲۳۷	۱۴/۵/۶۱	۵/۸/۸۳
حج کاروانوں کے علما سے امام خمینیؒ کا خطاب	۱۶	۲۵۴-۲۵۵	۳۱/۵/۶۱	۲۲/۸/۸۲
مسلمانانِ عالم کے نام عید قربان اور حج کی مناسبت سے ایک پیغام	۱۹	۴۱-۴۲	۷/۶/۶۳	۲۹/۸/۸۲
مسلمانانِ عالم کے نام عید قربان اور حج کی مناسبت سے ایک پیغام	۱۹	۴۲	۷/۶/۶۳	۲۹/۸/۸۳
عید قربان کی مناسبت سے مسلمانانِ عالم کے نام پیغام	۱۹	۴۲-۴۳	۷/۶/۶۳	۲۹/۸/۸۲
مسلمانانِ عالم کے نام ایک پیغام، حج کی عظیم سیاسی کانفرنس کے اہتمام اور عید قربان کی مناسبت سے	۱۹	۴۲	۷/۶/۶۳	۲۹/۸/۸۳

حجاج بیت اللہ کے نام ایک پیغام	۱۹	۱۹۷، ۲۵/۵/۶۳، ۱۶/۸/۸۵
حجاج بیت اللہ کے نام ایک پیغام	۱۹	۱۹۸، ۲۵/۵/۶۳، ۱۶/۸/۸۵
حجاج بیت اللہ کے نام ایک پیغام	۲۰	۱۷-۱۸-۶۹، ۱۶/۵/۶۵، ۷/۸/۸۶
سانحہ مکہ کی برسی اور سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر ۵۹۸ کی قبولیت کی تاریخ کی مناسبت سے پیغام	۲۰	۲۲۸-۲۲۹، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸
زائرین حرم کے نام پیغامِ برائت	۲۰	۱۲۳-۱۲۲، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۸/۸۷

فصل دوم کے حوالہ جات

احکامِ اسلامی کے عبادی وسیاسی پہلوؤں کے بارے میں خطاب	۲	۲۳۲، ۶/۸/۵۷، ۲۸/۱۰/۷۸
حج کاروانوں کے علما اور سربراہوں کے اجتماع سے خطاب	۹	۲۲۷-۲۲۸، ۸/۷/۵۸، ۳۰/۹/۷۹
حج کاروانوں کے علما کے اجتماع سے خطاب	۱۶	۲۵۵-۲۵۶، ۳۱/۵/۶۱، ۲۲/۸/۸۲
عیدِ قربان کی مناسبت سے امام خمینیؒ کا پیغام	۱۷	۳۰-۳۱، ۲۹/۶/۶۱، ۲۰/۹/۸۲
مسلمانانِ عالم کے نام عید قربان کی مناسبت سے پیغام	۱۹	۴۴، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے فرمایا	۱۹	۵۴، ۱۵/۶/۶۳، ۶/۹/۸۴
عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے فرمایا	۱۹	۵۵-۵۶، ۱۵/۶/۶۳، ۶/۹/۸۴
حجاج بیت اللہ کے نام پیغام	۱۹	۱۹۹-۲۰۰، ۲۵/۵/۶۴، ۱۶/۸/۸۵
حجاج بیت اللہ کے نام پیغام	۱۹	۲۰۰-۲۰۱، ۵/۶/۶۴، ۲۷/۸/۸۵
امام خمینیؒ کے خطاب سے	۱۹	۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱، ۵/۶/۶۴، ۲۷/۸/۸۵
زائرین بیت اللہ کے نام پیغام	۲۰	۱۹، ۱۶/۵/۶۵، ۶/۸/۸۶
زائرین بیت اللہ کے نام پیغام	۲۰	۱۹-۲۰، ۱۶/۵/۶۵، ۶/۸/۸۶

فصل سوم کے حوالہ جات

اسلام کے سیاسی وعبادی پہلوؤں کے بارے میں خطاب	۳	۱۲۰، ۲۱/۸/۵۷، ۱۲/۱۱/۶۸
عوام کے ایک اجتماع سے خطاب	۹	۱۳۶، ۲۵/۶/۵۸، ۱۶/۹/۶۹

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے امام خمینیؒ کا پیغام	۱۷	۲۸-۲۹، ۲۹/۶/۶۱، ۲۰/۹/۸۲
وزارتِ ارشاد اسلامی اور ادارۂ حج و زیارت کے عہدیداروں سے ایک خطاب	۱۸	۷۱-۷۲، ۲۶/۵/۶۲، ۱۷/۸/۸۳
حج اور عید قربان کی مناسبت سے مسلمانانِ عالم کے نام پیغام	۱۹	۴۶، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
مُلک کے اعلیٰ ترین عہدیداروں اور مسلمان ممالک کے سفیروں سے عید قربان کی مناسبت سے خطاب	۱۹	۵۴-۵۵، ۱۵/۶/۶۳، ۶/۹/۸۴
حجۃ الاسلام کروبی کے نام امام خمینیؒ کا فرمان	۱۹	۱۹۱، ۲۸/۴/۶۴، ۱۹/۷/۸۵
زائرین خانہ خدا کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۲۱-۲۲-۲۳، ۱۶/۵/۶۵، ۷/۸/۸۶
زائرین بیت اللہ کے نام پیغام امامؒ (پیامِ برائت)	۲۰	۱۳۰-۱۳۱، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷

فصل چہادم کے حوالہ جات

زائرینِ بیت اللہ کے نام پیغام	۱	۱۵۶، ۱۹/۱۱/۴۹، ۸/۲/۷۱
زائرینِ بیت اللہ کے نام پیغام	۱	۱۵۷، ۱۹/۱۱/۴۹، ۸/۲/۷۱
اسلام کے سیاسی وعبادی پہلوؤں کے بارے میں خطاب	۳	۱۲۳-۱۲۴، ۲۱/۸/۵۷، ۱۲/۹/۷۸
کویت کے برادران وخواہران کے ایک وفد سے خطاب	۸	۲۷۷، ۳/۶/۵۸، ۲۵/۸/۷۹
فرائض حج کے حوالے سے پیغام	۹	۱۷۹، ۲۹/۶/۵۸، ۲۰/۹/۷۹
عوام کے ایک اجتماع سے خطاب	۹	۲۰۴، ۳۱/۷/۵۸، ۲۶/۹/۷۹
خانۂ خدا کے زائرین کے نام پیغام	۹	۲۲۵، ۷/۷/۵۸، ۲۹/۹/۷۹
دینی واعظوں اور خطیبوں کے ایک اجتماع سے خطاب	۱۳	۱۵۴-۱۵۵، ۱۴/۸/۵۹، ۵/۱۱/۷۹
ائمہ جمعہ کی عالمی کانفرنس کی انتظامیہ اور شرکاء اور ملکی عہدیداروں سے خطاب	۱۷	۱۳۹، ۱۲/۱۰/۶۱، ۲/۱/۸۳
زائرینِ بیت اللہ کے نام امامؒ کا پیغام (پیامِ برائت)	۲۰	۱۲۴-۱۲۵، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
زائرینِ بیت اللہ کے نام امامؒ کا پیغام (پیامِ برائت)	۲۰	۱۳۱-۱۳۲، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷

فصلِ پنجم کے حوالہ جات

عیدالفطر کی مناسبت سے خطاب	۸	۲۶۴-۲۶۵، ۲/۶/۵۸، ۲۴/۸/۷۹
عوام سے خطاب	۹	۱۳۶-۱۳۷، ۲۵/۶/۵۸، ۱۷/۹/۷۹
حجاج بیت اللہ کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۹	۲۲۶، ۷/۷/۵۸، ۲۶/۹/۷۹
حج کاروانوں کے علما سے خطاب	۱۶	۲۵۶، ۳۱/۵/۶۱، ۲۲/۸/۸۲
عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے پیغام	۱۷	۲۷، ۲۸، ۲۹/۶/۶۱، ۳۰/۹/۸۲
وزارتِ ارشاد کے وزیر اور عہدیداروں، ادارۂ حج و زیارت میں نمائندہ امامؒ ایرانی حجاج کے سرپرست اور حج کاروانوں کے علما سے خطاب	۱۸	۶۶-۶۷ ۶۸، ۲۶/۵/۶۲، ۱۷/۸/۸۳
مجلسِ خبرگان کے نمائندوں اور اسپیکر سے ملاقات کے دوران خطاب	۱۹	۱۹۰-۱۸۹، ۲۵/۴/۶۲، ۱۶/۷/۸۵
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۱۹	۲۰۳-۲۰۳، ۲۵/۵/۶۳، ۱۶/۷/۸۵
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۱۹	۲۰۴-۲۰۳ ۲۰۵، ۲۵/۵/۶۳، ۱۶/۷/۸۵

فصل ششم کے حوالہ جات

حجاج بیت اللہ اور دنیا کے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر امام خمینیؒ کا پیغام	۱۸	۹۱-۹۰، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
دنیا کے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر پیغام	۱۹	۴۴، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
دنیا کے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر پیغام	۱۹	۴۶، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
دنیا کے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر پیغام	۱۹	۴۷-۴۶، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۱۹	۱۹۹-۱۹۸، ۲۵/۵/۶۴، ۱۶/۸/۸۵
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۱۹	۲۰۲-۲۰۱، ۲۵/۵/۴۵، ۱۶/۸/۸۵
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۲۱-۲۰، ۱۶/۵/۶۵، ۷/۸/۸۶
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۱۲-۱۱۱، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۱۳، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۱۲-۱۱۳، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
وزارتِ ارشاد اسلامی اور حج و اوقاف اور امورِ خیریہ کے سرپرست سے ملاقات کے دوران خطاب	۲۰	۲۰۳، ۲۲/۱/۶۷، ۱۱/۴/۸۸
مکہ کے خونین واقعے اور قرارداد نمبر ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کے موقع پر امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۲۳۰-۲۳۱، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸

فصلِ ہفتم کے حوالہ جات

روزِ عرفہ کی مناسبت سے پیغام	۱۰	۲۲۱-۲۲۲، ۳۰/۸/۵۸، ۲۰/۱۱/۷۹
دنیا کے مسلمانوں اور حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام	۱۵	۱۲۳-۱۲۴، ۱۲۵-۱۲۶، ۱۵/۶/۶۰، ۵/۹/۸۱
عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے امام خمینیؒ کا پیغام	۱۷	۲۹-۳۰-۳۱، ۲۹/۶/۶۰، ۲۰/۹/۸۲
وزارتِ ارشاد کے وزیر، عہدیداروں اور ادارہ حج و زیارت میں نمائندہ امام، ایرانی حجاج کے سرپرست اور حج کاروانوں کے علما سے خطاب	۱۸	۶۸-۶۹، ۲۶/۵/۶۲، ۱۷/۸/۸۳
حجاج بیت اللہ الحرام اور عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے مسلمانوں کے نام پیغام	۱۸	۸۷-۸۸، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
حجاج بیت اللہ الحرام اور عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے مسلمانوں کے نام پیغام	۱۸	۹۰، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
حجاج بیت اللہ الحرام اور عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے مسلمانوں کے نام پیغام	۱۹	۴۳-۴۴، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
مکہ میں خونین قتلِ عام اور قرارداد ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کے موقع پر خطاب	۲۰	۲۳۲-۲۳۳، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸
مکہ میں خونین قتلِ عام اور قرارداد ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کے موقع پر خطاب	۲۰	۲۳۳-۲۳۴، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸

فصل ہشتم کے حوالہ جات

سعودی عرب کے ایک مذہبی وفد کے ارکان سے امام خمینیؒ کا خطاب	۶	۵۰، ۱/۲/۵۸، ۲۱/۴/۷۹
سعودی عرب کے بادشاہ خالد بن عبدالعزیز کے خط کا جواب	۱۵	۱۸۶-۱۸۷، ۱۸/۷/۶۰، ۱۰/۱۰/۸۱
حکومت کے کارکنوں سے خطاب	۱۸	۵۵-۵۶، ۱۱/۵/۶۲، ۲/۸/۸۲
حجاج بیت اللہ الحرام اور دنیا کے مسلمانوں کے نام عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے امام خمینیؒ کا خطاب	۸	۹۴-۹۵، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
مکہ کے خونین واقعہ کے بارے میں حجۃ الاسلام کروبی کو امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۳۵ ۱۳۴، ۱۲/۵/۶۶، ۳/۹/۸۷
مکہ کے خونین واقعہ کے بارے میں حجۃ الاسلام کروبی کو امام خمینیؒ کا پیغام	۲۰	۱۳۵-۱۳۶ ۱۳۷، ۱۲/۵/۶۶، ۳/۹/۸۷
ہفتہ حکومت کی مناسبت سے صدر، وزیر اعظم اور کابینہ سے ملاقات کے دوران	۲۰	۱۴۴-۱۴۵، ۱/۶/۶۶، ۲۳/۸/۸۷
ہفتہ حکومت کی مناسبت سے صدر، وزیر اعظم اور کابینہ سے ملاقات کے دوران	۲۰	۱۴۶-۱۴۷، ۱/۶/۶۶، ۲۳/۸/۸۷
حجاج کے امور کو مکمل کرنے کے بارے میں حجۃ الاسلام کروبی کی اجازت کے بارے میں جواب	۲۰	۱۴۸، ۱۸/۵/۶۶، ۹/۹/۸۷
مکہ کے خونین قتل عام اور قرارداد نمبر ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کی مناسبت سے امامؒ کا پیغام	۲۰	۲۲۷ ۲۲۸، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸
مکہ کے خونین قتل عام اور قرارداد نمبر ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کی مناسبت سے امامؒ کا پیغام	۲۰	۲۲۹ ۲۳۰، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸
مکہ کے خونین قتل عام اور قرارداد نمبر ۵۹۸ کے قبول کرنے کی سالگرہ کی مناسبت سے امامؒ کا پیغام	۲۰	۲۳۱، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸

فصل نہم کے حوالہ جات

پاکستانی حجاج کے ایک گروپ سے خطاب	۱۳	۱۶۳، ۱۶/۸/۵۹، ۷/۱۱/۸۰
سفرِ حج سے واپسی پر پاکستانی فوج کے افسروں سے خطاب	۱۰	۲۲۳، ۳/۹/۵۸، ۲۴/۱۱/۷۹
زائرین بیت اللہ کے نام پیغام	۱۸	۸۸، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
وظائفِ حجاج کے حوالے سے پیغام	۹	۱۷۶، ۲۹/۶/۵۸، ۲۰/۹/۷۹
وظائفِ حجاج کے حوالے سے پیغام	۹	۱۷۶، ۲۹/۶/۵۸، ۲۰/۹/۷۹
مسئلہ حج اور زائرین بیت اللہ کے امور کے بارے میں علما کے نام فرمان	۱۴	۲۷۳، ۲۰/۳/۶۰، ۱۰/۶/۸۱
حجت الاسلام والمسلمین موسوی خوئینی ہا کو حجاج کی سرپرستی کے بارے میں فرمان	۱۶	۲۳۷، ۱۴/۵/۶۱، ۵/۸/۸۲
زائرینِ بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۲۰	۲۱، ۱۶/۵/۶۵، ۷/۸/۸۶
زائرینِ بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۱۳	۸۱، ۲۱/۶/۵۹، ۱۲/۹/۸۰
زائرینِ بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۱۳	۸۳، ۲۱/۶/۵۹، ۱۲/۹/۸۰
زائرینِ بیت اللہ الحرام کے نام پیغام	۲	۱۷۲، ۲۷/۷/۵۷، ۱۹/۱۰/۷۸
اسلامی ممالک کے سفرا سے ملاقات کے دوران خطاب	۱۳	۱۲۳، ۲۸/۷/۵۹، ۲۰/۱۰/۸۰
"پیامِ برائت" زائرینِ بیت اللہ کے نام	۲۰	۱۲۶، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
وظائفِ حجاج کے حوالے سے پیغام	۲۰	۲۲۸، ۲۹/۴/۶۷، ۲۰/۷/۸۸
زائرینِ بیت اللہ کے نام پیغام	۱۸	۹۳، ۱۲/۶/۶۲، ۳/۹/۸۳
حج اور عیدِ قربان کی مناسبت سے پیغام	۱۹	۴۵، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
"پیامِ برائت" زائرینِ بیت اللہ کے نام	۲۰	۱۳۱، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
حج اور عیدِ قربان کی مناسبت سے پیغام	۱۹	۴۶، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
زائرینِ بیت اللہ کے نام پیغام	۱۳	۸۰، ۲۱/۶/۵۹، ۱۲/۹/۸۰
حج اور عیدِ قربان کی مناسبت سے پیغام	۱۹	۴۴، ۷/۶/۶۳، ۲۹/۸/۸۴
ملکی عہدیداروں اور اسلامی ممالک کے سفرا سے عید قربان کی		

مناسبت سے خطاب	۱۹	۵۴، ۱۵/۶/۶۳، ۶/۹/۸۴
"پیامِ برائت" زائرین بیت اللہ کے نام	۲۰	۱۲۷، ۶/۵/۶۶، ۲۸/۷/۸۷
وظائفِ حجاج کے حوالے سے پیغام	۹	۱۷۶، ۲۹/۶/۵۸، ۲۰/۸/۷۹
حجت الاسلام توسلی محلاتی کے نام پیغام	۱۲	۲۴۶، ۲۷/۴/۵۹، ۱۸/۷/۸۰
حجت الاسلام موسوی خوئینی ہا کو حجاج کی سرپرستی کے بارے میں فرمان	۱۶	۲۳۷، ۱۴/۵/۶۱، ۵/۸/۸۲
حج کاروانوں کے علما اور دیگر عہدیداروں سے خطاب	۱۶	۲۵۴، ۳۱/۵/۶۱، ۲۲/۸/۸۲
حجاج بیت اللہ کے نام پیغام	۱۹	۳۰۱، ۲۵/۵/۶۴، ۱۶/۸/۸۵
وظائفِ حجاج کے حوالے سے پیغام	۹	۱۷۷، ۲۹/۶/۵۸، ۲۰/۹/۷۹
مکہ کے خونین حادثہ کے موقع پر حجۃ الاسلام کروبی کو پیغام	۲۰	۱۳۴، ۱۳/۵/۶۶، ۳/۸/۸۷